

وَجِبْرَالصِّرَاطِ

فِي مَسَائِلِ الصَّدَقَاتِ وَالصَّوْمِ

(فارسی)

تصنیف

عبدالحق صاحب دہلوی
مفتی محمد رفیع عالم ہزاروی



مؤسسۃ اشرف

بلاہور پاکستان

نام کتاب _____ وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط
 تصنیف _____ فاضل اجل مولانا علامہ قاضی محمد فیض عالم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ
 اشاعت دوم _____ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
 صفحات _____ ۱۶۰
 تعداد _____ ۵۰۰
 مطبع _____
 باہتمام _____ حافظ نثار احمد قادری
 قیمت _____ ۷۵

ملنے کا پتا

✿ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

✿ مکتبہ رضویہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور فون 7226193

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

”وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط“

یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی، حیلہ اسقاط اور صدقات کے مسائل پر فارسی زبان میں یہ بہترین کتاب ہے جو صوبہ سرحد، افغانستان، بلوچستان اور کشمیر کے علماء میں نہایت درجہ مشہور اور مسلم ہے، ان ہی علاقوں میں حیلہ اسقاط کا رواج ہے جو صدقہ و خیرات ہی کی ایک قسم ہے۔

اس کتاب کے مصنف حضرت علامہ مولانا محمد فیض عالم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور میں اہل سنت و جماعت کے نامور علماء میں سے تھے، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے مخلصانہ تعلقات تھے، ان کے رسالہ مبارکہ ”بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاة الجنائز“ پر قاضی محمد فیض عالم ہزاروی کی مبسوط تقریظ جامعہ اسلامیہ، ہری پور میں راقم کی نظر سے گزری تھی۔ کتاب کے ٹائٹیل پر مصنف کا نام اس طرح درج ہے:

محمد بن المدعو بفیض عالم بن محمد بن المدعو بلان جیون بن الشیخ علاء الدین

الفنجابی الہزاروی الخنفی الاویسی غفر ذنوبہم وستر عیوبہم وجعل وجوہہم ناضرة

إلی ربہا نظرة

اس تحریر سے پتا چلتا ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نام محمد مثلاً جیون تھا (یاد رہے کہ یہ صاحب نور الانوار و صاحب تفسیرات احمدیہ ملا جیون نہیں ہیں جو عالمگیر کے استاذ تھے) اور آپ کے دادا کا نام شیخ علاء الدین ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ اصلاً پنجابی تھے۔ بعد ازاں ہزارہ میں آباد ہو گئے۔

افسوس کہ قاضی محمد فیض عالم رحمہ اللہ تعالیٰ کی نہ تو تاریخ پیدائش معلوم ہو سکی ہے اور نہ ہی تاریخ وفات، قاضی عبدالدائم داکم سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ، ہری پور نے ”حیات صدریہ“ میں ان کے مختصر حالات لکھے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ قاضی محمد فیض عالم ان کے دادا قاضی فیروز الدین (۱۲۷۳ھ — ۱۳۳۸ھ) کے ماموں تھے۔ چونکہ قاضی فیروز الدین صاحب کے والدین بچپن میں فوت ہو گئے تھے اس لئے ان کے ماموں قاضی محمد فیض عالم ہزاروی انہیں اپنے پاس کوٹ نجیب اللہ لے آئے، پھر جب قصبہ درویش منتقل ہوئے تو انہیں بھی ساتھ لے آئے، ان کی پرورش اور تعلیم کا اہتمام کیا اور جب وہ جوان ہوئے تو اپنی صاحبزادی محترمہ خدیجہ کا ان سے نکاح کر دیا۔

قاضی محمد فیض عالم کوٹ نجیب اللہ کے رہنے والے تھے، قصبہ درویش (متصل ہری پور) کے خان اعظم قضا کر کے انہیں اپنے پاس درویش لے آئے، چنانچہ آپ نے درویش میں تدریس، افتاء، قضاء اور تصنیف کا کام شروع کر دیا، تیس چالیس طلباء ہر وقت تحصیل علم کے لئے آپ کی مسجد میں موجود رہتے تھے۔ درویش ہی میں آپ کا حرار ہے۔

آپ کے علم و فضل کی شہرت دور دور تک پہنچی ہوئی تھی، اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسالہ ”بذل الجواز“ پر قاضی محمد فیض عالم ہزاروی کی مبسوط تقریظ ہے، نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے تشریف لائے تو چودہ دن قباء میں قیام فرمایا، اس دوران جمعہ ادا نہیں فرمایا، جبکہ جمعہ مکہ معظمہ میں فرض ہو چکا تھا، نبی اکرم ﷺ نے پہلا جمعہ مدینہ منورہ میں ادا فرمایا، اس سے احتناف کے مذہب کی دلیل ملتی ہے کہ جمعہ کے لئے معسر شرط ہے، دیوبند کے شیخ الحدیث انور شاہ کشمیری بیان کرتے ہیں:

و اول من استدل به المولوی فیض عالم الہزاروی (فیض الباری، ج ۱ ص ۲۳)

سب سے پہلے مولوی فیض عالم ہزاروی نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

قاضی محمد فیض عالم ہزاروی روحانی طور پر حضرت اولیس قرنی سے فیض یاب تھے، ان سے اکثر و بیشتر ملاقات رہتی تھی۔ اسی لئے آپ اپنے نام کے ساتھ ”اولیسی“ لکھا کرتے تھے۔

آپ کی حق گوئی اور جرأت کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ ایک دفعہ ایک عورت کسی دور دراز پہاڑی گاؤں سے بھاگ کر رئیس کے گھر آگئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا ہے، رئیس نے قاضی صاحب کو کہا کہ آپ اس کا نکاح میرے نوکر سے کر دیں، قاضی صاحب نے یہ کہتے ہوئے نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ صرف عورت کے دعوے پر نکاح نہیں پڑھایا جاسکتا، چند افراد کو اس کے گاؤں بھیجیں اگر ثابت ہو گیا کہ یہ عورت سچی ہے تو اس کا نکاح پڑھا دیا جائے گا۔

رئیس نے گاؤں کے ایک دوسرے امام کو بلوا کر نکاح پڑھوایا، قاضی صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے گاؤں کے عوام کو مسجد میں جمع کیا اور فرمایا: جب تک طلاق یقینی نہ ہو کسی منکوحہ عورت کا دوسری جگہ نکاح پڑھانا قطعی حرام ہے اور جو شخص حرام قطعی کو حلال سمجھ کر عمل میں لے آئے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے اور اس کی بیوی اس پر حرام ہے، اس لئے رئیس کی بیوی تو اس پر حرام ہے ہی، جو شخص اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھے گا اس کا بھی یہی حکم ہے۔

رئیس کو اطلاع ملی تو وہ انتہائی برہم ہوا اور اس نے اعلان کر دیا کہ کوئی شخص قاضی صاحب سے میل جول نہ کرے

اور نہ ہی ضروریات زندگی کی کوئی چیز انہیں پہنچائے۔ عوام نے رئیس کے خوف سے بظاہر میل جول ترک کر دیا، لیکن جس لوگ سو جاتے تو عورتیں رات کی تاریکی میں ضرورت کی چیزیں ان کے گھر پہنچا دیتیں۔

چند دن ہی گزرے تھے کہ گاؤں کے قریب ایک شخص قتل ہو گیا، یوں معلوم ہوتا تھا کہ رئیس کے ایما پر قتل ہوا ہے۔ انگریز کا دور حکومت تھا، رئیس گرفتار ہو گیا، ضمانت پر رہا ہوا، مقدمہ چلا تو سب شہادتیں اس کے خلاف تھیں۔ اسے محسوس ہو گیا کہ میرا بچنا مشکل ہے اور یہ سب قاضی صاحب کی ناراضگی کے سبب ہے۔ قاضی صاحب کے پاس حاضر ہو کر معافی مانگی اور درخواست کی کہ دعا فرمائیں تاکہ اس مصیبت سے جان چھوٹ جائے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ ان شاء اللہ تعالیٰ“۔ چند دن بعد ہی شہادتوں کو نامکمل قرار دیتے ہوئے جج نے بری کر دیا۔

قاضی صاحب کے خفی تھے اور غیر مقلدوں کے سخت مخالف، آپ نے غیر مقلدین (وہابیوں) کے خلاف متعدد کتابیں لکھیں۔ چند ایک کے نام یہ ہیں:

- ۱۔ نبراس الصالحین فی دفع مطاعن غیر المقلدین: غیر مقلدین کے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات
- ۲۔ حل مشکلات المغیث فی مایتعلق بالفقہ والحديث: یہ بھی غیر مقلدین کے رد میں ہے اور اس کے اس خیال کے بخی ادھیڑ دئے ہیں کہ حدیث اور فقہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔
- ۳۔ البراہین القطعیة لتعیین الاوقات المغربیة: مغرب کے صحیح وقت کی تحقیق اور غیر مقلدین کے اس خیال کے رد کے سورج کے نگا ہوں سے اوجھل ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔
- ۴۔ نبراس البررة عنداء الجمعة فی حکومت الکفرة: اس مسئلے کی تحقیق کہ انگریز کے دور حکومت میں جہاد جائز ہے یا نہیں؟

- ۵۔ وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط: میت کے لئے ”حیلہ اسقاط“ کرنے کے جواز پر لکھی گئی اہم ترین کتاب۔ (حیات مدنیہ، ص ۳۲-۳۳) یہی کتاب ہدیہ قارئین کی جارہی ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں تین منزلیں ہیں، موضوع کتاب کے مطابق سب سے اہم تیسرے منزل ہے جس میں فوت شدہ نمازوں اور روزوں کے اسقاط کی کیفیت اور حیلہ اسقاط کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے باب سولہ مسائل پر مشتمل ہے، اس میں بیان کردہ مسائل میں سے چند مسائل یہ ہیں:

○ روح کے نکلنے کے وقت ائمہ مجتہدین اپنے مقلدین کی اور مشائخ طریقت اپنے مریدین کی امداد کرتے ہیں۔

○ صدقہ، دعا اور زیارت کے لئے تاریخ کا معین کرنا سنت ہے۔

○ مشائخ کے عرسوں کے لئے تاریخ مقرر کرنا۔

○ کھانا سامنے رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔

○ اولیاء اللہ کی نذر نیاز کا بیان جیسے عوام بلکہ بعض خواص بھی کرتے ہیں۔

○ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کا بیان جسے گیارہویں شریف کہتے ہیں۔

○ اولیاء و علماء کے مزارات پر گنبد بنانا۔

○ اولیاء کرام کی قبروں پر غلاف چڑھانا، جھنڈے نصب کرنا اور چراغ جلانا۔

○ اللہ تعالیٰ کے ولی کے نام پر مشہور کئے ہوئے جانور کا ذبح کرنا۔

○ قبر پر جمع ہو کر قرآن پاک پڑھنا۔

○ اولیاء اللہ سے استعانت اور استمداد اور ان کو پکارنا۔

○ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ کہنا۔

○ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنا جائز ہے۔

○ عالم قبر اور برزخ میں سماع موتی

○ خاتمہ: صوفیہ کرام خصوصاً مشائخ چشت کے سماع کا بیان۔

غرض یہ کہ اس کتاب میں وہ مسائل بیان کئے گئے ہیں جن میں آج بھی اختلاف اور سر پھول کی کیفیت ہے۔

(وجیز الصراط، فہرست، ص ۳-۲)

یاد رہے کہ یہ کتاب قاضی صاحب نے حضرت مولانا مولوی نور اللہ پیوی اور حضرت خواجہ خواجگان خولجہ

عبدالرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی فرمائش پر لکھی تھی، قاضی صاحب خود فرماتے ہیں:

وذلك بالتماس عمدة الاذکیاء والتعارفین حضرت مولوی نور اللہ صاحب

پنیوی و حضرت فقیر عبدالرحمن صاحب چھوہروی (وجیز الصراط ص: ۵)

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آج سے تقریباً سو سال پہلے علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت کے وہی عقائد و

معمولات تھے جو آج ہیں۔

کتاب کے آخر میں قاضی صاحب نے اپنی اولاد اور متعلقین کے لئے وصیت تحریر کی ہے، جو تقریباً چار صفحات پر مشتمل ہے، اس کے چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں:

○ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی رعایت اور تمام اوامر و نواہی میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو تمام کاموں سے مقدم رکھیں اور صبح صادق سے پہلے غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر درود شریف، تسبیح اور استغفار میں مشغول ہوں، نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن کی تلاوت جتنی ہو سکے ضرور کریں، اللہ تعالیٰ کے کلام کو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان بہترین وسیلہ اور رابطہ تصور کر کے دل کی گہرائی سے اس کے ساتھ محبت کریں۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بکثرت درود و سلام کا ہدیہ پیش کریں اور چوبیس گھنٹوں میں پانچ سو سے کم نہ پڑھیں، ہر نماز کے ساتھ ایک سو بار پڑھیں، زیادہ جتنا پڑھ سکیں پڑھیں۔ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کثرت کے ساتھ درود شریف پیش کرنا دین و دنیا کے مطالب کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جسے شک ہو تو تجربہ کر کے دیکھ لے۔

إِذَا لَمْ تَرَ الْهَيْلَالَ فَسَلِّمْ

(وجیز الصراط، ص: ۱۳۹)

لِأَنَّ سِرَّ رَأُوهُ بِالْأَبْصَارِ

○ اگر تمہیں پہلی رات کا چاند دکھائی نہ دے تو ان لوگوں کی بات مان لو جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

○ علم تفسیر وحدیث کو اکابر مقلدین ماہرین شارحین کی تطبیق کے مطابق پڑھیں، مثلاً ابن ہمام، جلال الدین سیوطی، علامہ یعنی، ابن حجر عسقلانی، علی قاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ۔

○ رئیس الجہدین، امام اعظم نعمان بن ثابت کے مذہب کو ٹھنڈی میٹھی غنیمت جان کر فقہ کی مروج کتابوں کے

مطابق راجح کو مروج سے الگ کریں، اور متداول کتب مثلاً ہدایہ اور اس کی شروح، درمختار اور اس کے حواشی

کے مصنفین کے ارشاد کے مطابق مسائل معلوم کریں اور ان پر عمل کریں۔

○ ناقص اور بے کار غیر مقلدین اور دیگر گمراہ فرقوں کی خواہش نفس پرینی گفتگو اور قیل و قال سے اجتناب کریں۔

○ ہر عمل میں عامۃ المسلمین علماء، اولیاء اور عام اہل سنت و جماعت کا طریقہ اختیار کریں اور راہ شذوذ اختیار

کرنے والے علماء مثلاً ابن تیمیہ حرانی، ابن حزم، ابن قیم، قاضی شوکانی، عبد الوہاب نجدی، محمد اسماعیل دہلوی

اور ان کے پیروکاروں کو جو اکثر مسائل میں مذاہب اربعہ کے اجماع کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں، اور

کو مخالف حق جان کر ان سے مکمل اجتناب کریں، فرقہ شاذہ (وہابیہ) کی قیل و قال، چرب بیانی، حدیث

خوانی اور ان کے اعمال پر فریفتہ نہ ہوں۔ (وجیز الصراط: ۱۵۰-۱۴۹)

اگر کوئی فاضل اس کتاب کا اردو ترجمہ کر دیں تو اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی اہم اور اتنی عمدہ کتاب صرف ایک دفعہ چھپی، دوسری دفعہ اس کی طباعت کی نوبت کیوں نہ آئی؟ حالانکہ کوئٹہ اور پشاور سے بے شمار کتب چھپ رہی ہیں، جواب بالکل واضح ہے کہ یہ ناشرین عموماً دیوبندی ہیں یا غیر مقلدین وہابی، وہ اس کتاب کو کیوں شائع کریں گے؟ جب کہ یہ ان کے عقائد کے مطابق نہیں ہے، رہے اہل سنت و جماعت تو انہیں دوسرے کاموں سے ہی فرصت نہیں ہے، نہ ہی ان کی توجہ اس حقیقت کی طرف ہے کہ زندہ قومیں اپنے بزرگوں کے آثار خصوصاً ان کی تصانیف کی حفاظت دل و جان سے کیا کرتی ہیں۔ علامہ محمد اقبال دل دردمند رکھتے تھے، انہوں نے کس کرب سے کہا تھا:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی

جو دیکھیں جا کے یورپ میں تو دل ہوتا ہے سپارہ

لیکن سوال تو یہ ہے کہ نقارخانے میں طوطی کی آواز کون سنے گا؟

محمد عبد الحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور پاکستان

و ناظم شعبہ تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت پاکستان

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

۲۸ جون ۲۰۰۲ء



فهرست و علم اجالی کتاب جزیره الصراط فی مسائل الصدقات و الاسقاط

۲	باب اول در بیان اسقاطیست بعضی بلتعلق به مثل بر چند منازل و مواقت
۲	مترل اول در و شش مواقت اند
۲	موقف اول در بیان دلیل مثبت اصل فدیة روزه نماز و غیره -
۳	موقف ثانی در بیان اعذار مسقطه اسقاط -
۴	موقف ثالث در بیان اقسام مامور به
۴	موقف رابع در بیان سبب قضا که قضا بان واجب شده است -
۴	موقف پنجم در بیان اینکه تاخیر طعمه و باز وقت خود بغیر از غرض صحت گناه تاخیر نمیکرد -
۴	موقف ششم در بیان فرق میان تحقیقت ادا و قضا
۵	مترل دوم درین هفت موقف اند
۵	موقف اول در بیان عوارض مبیح دامن صوم
۶	موقف دوم در بیان حکم فطر که بشنیدن طبل از شهر گمان مجید افطار کرده باشد
۷	موقف سوم در بیان اعذار یک افطار مریض و غیره را مبیح اند
۷	موقف چهارم در بیان اعذار یک کار گزار را افطار مبیح میکند اند
۸	موقف پنجم در بیان اعذار مبیح افطار مسافر و شیخ فانی و عجز فانی و غیره -
۸	موقف ششم در بیان آنکه اگر طاقت فدیة ریب رط افلاس ندرت استغفا کند
۹	موقف هفتم در بیان حد که اگر روزه دار قبل از ان بر نهیت برای کفار نهیت
۱۰	موقف هشتم در بیان حد که بعد از تخمین و تکفین دیون مانده جاری خواهد شد
۱۰	مترل سوم درین چهار ده موقف اند -
۱۱	موقف اول در بیان کیفیت اسقاط نماز روزه و دیگر واجبات فوتی

۱۴	موقف دوم در بیان فضل صحت اسقاط و صحت حیل و وقت عم ایضا حاضر
۱۵	موقف سوم در بیان دلالت ثبوت حیل اسقاط و غیره
۱۶	موقف چهارم در بیان دلالت فدیه جمیع صلوات و غیر ما بیک
۱۹	موقف پنجم در بیان وقت اولویت ادا فدیه اسقاط -
۲۰	موقف ششم در بیان شمار قدم میت و وقت حمل او
۲۲	موقف هفتم در بیان کفن نویسی و عهدنامه -
۲۶	موقف هشتم در بیان آنکه بعد از فراغ دفن میت دست برداشته و مالکند بر اثر میت
۲۸	موقف نهم وقت دهنگی از قبر تلقین میت کرده بعد از آن روند -
۲۹	موقف دهم سنگ گلان که آن درین بلاد شناخته میگونی بعد از فراغت دفن میت یک بطرف مردیک بطرف پاستاده کنند -
۳۱	موقف یازدهم در تقبیل قبر والدین اشباحی و حیوانی با یار و حیوانی مثل اسانده و غیره
۳۲	موقف دوازدهم گل بر گها و سبزه بر قبر بعد از دفن نهادن رویانیدن سنت است
۳۳	موقف سیزدهم حکم نان یا هلوای همراه جنازه بزن که آن را نوش قبر میگویند
۳۴	موقف چهاردهم ایضا عهدک با امام خود بسته باشند در ادا امر سوگات خود پیش او
۳۴	باب دوم در بیان صدقات و ادعیات غیره درین باب مسائل اند
۳۵	مسئله اول فیکله مسلمان قریب الموت شود و مال داشته باشد سنت است که اقارب او الوصیت خیرات بعدش بگویند -
۳۵	مسئله دوم عمدترین اوقات صدقه و خیرات برای میت هموں ذرفقات او است
۳۶	مسئله سوم عمدترین صدقه برای میت هر جا اطعام طعام سنت بطریق عموم
۳۶	فرض تکلم و حدیث و ذواتش عمل بر حدیث گذاشته نشود -
۳۶	هر چه میشکند مثل برجم نشریحی یا اعمال قیامت و برنج از مشروبات نهارانیانند
	باشد آن مرفوع حکمی است -
۳۶	ف در غربت وصحت مناه من حیث الاطلاق نیست -

۶۸	مسئلہ چہدین مشائخ طریقت مقلدین میں برین خود ملاوحت منع ہر دفعہ ہو سکتی ہے
۶۹	مسئلہ پنجم بایدانت کا طعام در خیرات میت از عائد خیرات مفید است اگر بوجہ اللہ باشد۔
۵۲	ف حکایت عجیب مروی از فقیر ابو الیث در بیان صدقہ از میت۔
۶۰	مسئلہ ششم تعیین تاریخ برائے صدقہ و دعا و زیارت سنون است۔
۶۱	ف تعیین تاریخ برائے اعراس مشائخ و بیان او۔
۶۴	ف و کج حیرت برائی دان یازدهم حضرت پیر سیکھولا نامہ القادر الہیاتی رضی اللہ عنہ
۶۸	ف و کج احادیث کہ دلالت بر تخصیص اوقات اعمال خیرات میکند۔
۷۰	مسئلہ ہفتم طعام اللہ پیش فرمائی نہادہ دست برداشتہ دعا کردن۔
۷۲	مسئلہ ہشتم در بیان نذر و نیاز اولیا اللہ کہ عوام بلکہ بعض خواہم ہم میکنند۔
۷۶	مسئلہ نهم در بیان عرس غوث انقلابین کہ آن را یازدهم میگویند۔
۷۸	بیان حکم صدقہ نقلی کہ خوردن اوصافت درین زمانہ و اغنیاء مطلقا جائز است
۷۹	بیان اینکه اذن خوردن صدقہ ولجہدین زمان پرگشی ہفتم اوصافت جائز است
۸۱	مسئلہ دہم در بیان جواز بنا گنبد و غیرہ بر قبور اولیا و علماء
۸۲	مسئلہ یازدهم در بیان انداختن ستور غلاف و جھنڈا و افرودختن چراغ بر قبور اولیا۔
۸۴	مسئلہ از دہم در بیان ذبح نمودن جانور شہر کہ روہ بنام ولی اللہ
۹۱	مسئلہ سیزدہم خواندن قرآن بر قبر جمع شدہ۔
۹۵	ف در بیان تخصیص روز و غیرہ برائے خیرات و صدقات۔
۹۹	مسئلہ چہار دہم در بیان استغاثت و استغاثہ بصالحین نثار الیثان
۱۱۰	ف در بیان حال حدیث اعینونی یا عماد اللہ۔
۱۱۱	مسئلہ پانزدہم در بیان جواز گفتن یا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ
۱۲۷	مسئلہ شانزدہم در بیان سماع مومنین در عالم قبر و در نسخ
۱۳۵	خاتمہ الکتاب بیان سماع غنا کہ سادات صوفیہ خصوصاً حضرت شیخ متینونند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي يقبل عن عباده التوبة والمعدن والتقير ويفوز المساكين
والمال الكثير ويعلم عباده الجليل اذا لم يجدوا مخلصاً وسبباً لا يضره من عندك
وفضلان من جنابه وعناية كثيرة الكثير والصالح والمسلم على من ارسل رؤفاً
بالحسنين ورحيماً شفيقاً شفيقاً وعلى اله وصحبه الذين اذعنوا لنا سبيل الخير
والصدقات اليه منا فصيحاً وبينوا لنا طريق الوسائل والتوسل اليه بالصالحين
انها انا بلية فاصبر على من هو كامل الفقه والعرفان سيدنا ومولانا جميع اهل الفقه
والامان بوجيئة نعمان عليه من الله طهرون وعلى كل من كان عياله في الفقه
والايمان اما بعد فهدى رسالة جامعة وبها نال نفعاً موسومة بلوجيز
الاصراط في مسائل الصدقات والاستقاط وفتحها العبد المتسك
بجهد الله المتين كثير المظالم محمد بن ابي بصير عمير بن ولدنا محمد المدعو بـ
جويون بن مولانا الشير علاء الدين الفجائي الفارسي الحنفي الاوسبي خفر
قد ترمم وصنعه عليهم وحمل وجهها فخر الى ربها انما امرتهم من استفاض من
طوره تمكثها وكتابه وجعلها محتوية على البابين وعامة وذلك بالتاريخ
الاذكياء والعارفين حضرت مولوي نور الله صفا بيني في حضرت فقير عبد الحميد
صاحب جلوسى با اتنا في الدنيا حشنة وفي الاخرة تحسنة وقناع عذاب النار
هو حسنا ونعم او كليل نعم المولى نعم التصير باب اول ريسان اسقاط
ميت واحضرت بالمتعلق به ودين مثل ست بر چند منازل ومواقف مثل
اول درویش موقت اندر موقت اول بايلاست كرض او شده است اسقاط

باب اول در بيان اسقاط و بطور ايجاز
شكر
اول

روزه بغيره وهو قول تعالى وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين وقول علماء
متفق انه درين كه نماز مشعل و زه است استسنا تا زير كه نماز هم است از زه و خلاف
فيما بين ايستان درين است كه آيا نماز هر روز مشعل و زه بگردد است يا نه و در مشعل و زه يك
روز است بلج قول ثانی است كه في الظواهر على راقى الفلاح پس اگر بعضی برای ادائے
نماز اشاره بگردن نمینموند و حرکت از آن وقت نماز اندك را كه آن نماز يك شب را روز
يا كم از دست و اگر فتيمة زرايد شد نماز يك شب را روز هر بعضی می فتمه مضمون خطاب قدرت
بر او باشد و در پس بايد كه قضا كند آن نماز را در يك ركعت قال في الهداية و
النسفة هو الصحيح و حال آنكه صاحب ما يجرم نموده است برخلاف باقي الهداية ركعت خود
كه تجسس في ركعت باينكه ساقط ميشود و قضا از ركعتي اگر عجز و انحراف في شرب كمال او اشاره
بگردن نمینموند و فتيمة زرايده اند از پنج نماز اگر چه مضمون خطابي في مشعل و زه عليه و
در خطا و صي حاشية راقى الفلاح گفته كه للعتبر ما صحه في التحسين نه متاخر و نیز الصحيح
ابن قول نموده است قاضی غنی في قاضی بخان و كلاهما لا صحه لان عجز العقل لا يكفي
لتوجيه الخطاب قال الكمال في الصحيح قاضی بخان في الحيط واختاره شيخنا
مسلم نحوها في ده و فخر الاسلام الشريفي و زهير به گفته كه وهو ظاهر الرواية و عليه
الفتوى كذا في صحيح الدرارية و در خلاصه گفته كه وهو المختار صح في المنابع و قال
هو الصحيح كما في التاثيرا خانية و البديل ثم و جزم بهما ولو بالوجه صاحب الفتوى الصفة
فيها و در شرح طحاوي گفته كه ولو عجز عن الايماء و تحريك الايس سقطت عند الصلوة
و شرعيا بل في راقى الفلاح گفته كه والعبارة عند اختلاف الترجيح بما عليه اكثر وهم القائل
تلون بالسقوط ههنا حرم الله تعالى اجمعين اعاد علينا من بركاتهم و مدد لهم اول
قد نقل عليه الفتوى هو من أكد الفاظ الترجيح ومع ذلك هو ظاهر الرواية فلا
بدات يكون الحكم والغنيابه والعمل في نفسه و بجلا نه حرقا للايجامحها لتعلا
بالموجح للتروك للمتوخ حاصل بعد درين مقام است كه مسأله اصل بر چاه است
اول آنكه اگر حال مريض عجز و انحراف است تا شش نماز آن سيقبلت الى اللان تا ساقط

میشود از وقتضایین نماز با اجماعاً و هم آنکه عاجز گشته است از ادا نماز مگر آنکه اندازشش و
 حال آنکه آن عاقل است قضا کند اجماعاً سوم آنکه عاجز گشته است از ادا نماز با تمامتشش نماز
 و حال آنکه آن عاقل است درین مدت چهارم آنکه عاجز شده است از ادا نماز با آنکه اندک
 اندازشش نماز و آن معیقل است در مدت مذکور پس درین هر دو وجه اختلاف متشایح است
 بعضی گفته اند که لازم است بر آن قضا و این است مختار صاحب بدو هر بدیه و بعضی
 گفته اند که لازم نمیشود بر آن و اینست اختیار بزرودی الصغیر و در سحر از قنیه آمده است
 که اگر بعضی نماز ادا کردن نمیتواند مگر با او از مثل او و او و نحو او واجب است بر آنکه ادا کند نماز را
 باین حالت و اگر نبوده است زبان او یک شبانه و ز پس ادا کرد نماز گنگ بعد از آن گفتند
 شد ز زبان او اعاده آن نماز بر نیت هکذا فی حاشیه المطحط و نیه علی الرقی القلاح شرح
 نور الایضاح و آن محکم است از ادا نماز با اشاره سر جائز نیست آن را که ادا نماید پندیده
 چشم دل او بر او و چون نقل نمیکند خلف سجده بسوی این است یا چنانچه نمیکند بسوی دست
 زیرا که نیت چشم دل او بر او بسو اولیت از نیت دست پا و قوله علی الصلوة والسلام
 یصله المریض تا ثمان فان لم یستطع فقا عدا وان لم یستطع فعله قفاه یومی ایما فان
 لم یستطع فادله خلف بقبول العذر منه و امام زفر علیه الرحمة فرموده است که اگر ادا و بسر کردن
 نمیتواند تا مایه که اشاره چشم ادا نماید و اگر چشم ادا کردن نمیتواند تا اشاره دل اجاسازد
 و موافق قول امام زفر یک روایت از امام ابی یوسف رحمه الله علیه نیز آمده و دلیل ایشان
 اینست که هرگاه چشم در سر نماز این جهت حکم سر خواهند گرفت و صورتیکه داشته باشد چشم
 و اگر قدرت ادای نماز هم اشاره چشم نداشته باشد تا افاضش باشد دل کند زیرا که نیت نماز که
 بدون آن نماز صحیح نمیشود یعنی میشود پس نماز نیز قائم کرده میشود بدل در حالت عجز با غیر
 و دلیل اکثر آنکه اینست که نصب خلف نمون بصر عقل ممنوع است با آنکه بعضی روایت است
 با ادا نماز با اشاره سر بخلاف قیاس پس دیگر حکم برین قیاس کرده نمیشود و هکذا فان المطحط
 عن التیید موقف تانی اختلاف کرده اند علماء ما رحم الله منی قوله صلی الله علیه و آله و سلم
 یقبل المذموم من بعضی گفته اند در تفسیر او بقبول عذر تاخیر و بعضی بقبول عذر تاخیر بقبول

و بعضی
 روایت است

تفسیرش بقبول عذر تاخیر نموده قسمت بجزوم قضا و کس تفسیرش بقبول عذر تاخیر
 حکم کرده است بعد قضا و قائل این اگر کسی گرفتار باشد که عذر شرعی اندک باشد یکی
 از آن مقرب است مثل مسافر میگردند با وجوب عبادات و دیگر صحت بسیار مثل
 نوم یا ساقط نمیکرد با این چه شی از عبادات دست بردارند و با این عبادات است این
 وقتیکه بسیار گرد و طلق ایها میشود الا بقا صر که نوم طلق میشود و آنجا صوم زکوة مستحب
 نیست چه عبادات و تا مشغولان دورست بخلاف جنون که این لها عتدی نند پس بقا کرده
 شد در عکس عبادات موقت مثلث با اینست که طلع پست قسمت ادا و قضا و
 اعاده ادا بجهت دفع است یکی کمال چنانچه نماز و وقت مستحب با جهت منونه و دیگر
 قاصد چنانچه نماز منفر و غیر از شرعی برای احتیاج است زیرا که وقت فریب که ادا با جهت
 بود و منقوض شد است تمام ادائیه قضا و آن حرکات افعال است که لاحق بعد از
 فرغ امام خود کما می آید این را از غیبت میگویند که وقت خود بجا آورده شد و غیبت
 قضا از غیبت گویند که حاصل لازم کرده بطا و ای بی عیب است تا هر وقت شایین
 ماسترم موقت چهارم حتی نماید که قضا عند تحقیق واجب بان سبب که وقت است
 آن ادا پس بجز عبادت و قضا تسلیم عین واجب مگر آنکه ادا که است آن تسلیم عین واجب
 در وقت آن واجب و قضا که است آن تسلیم عین واجب بعد از خروج وقت است و
 بناه الراجح و گفته اند که قضا بسبب هر چه واجب میشود مودی مثل واجب و غیر
 خلاف ظاهر میشود ذکر الطحاوی موقت پنجم وضع باد که تاخیر باز وقت او بجز
 عذر شرعی گناه کبیر است از ادا و قضا نمیشود بلکه از ادا و توبه یا بجز بجز در چنانچه
 عذر شده است آن حدیث صحیح است قضا منحل است گناه ترک آن گناه تاخیر باشد اگر گناه
 منحل آن طلع که اعاده است در وقت ثانی همان نموده میشود و بجا نبوده و کرم که در نما
 جمعه می بزمین عتدی خواهد آمد انشاء الله تعالی پس اعاده بجا آوردن مثل آن طلع
 در وقت آن سبب است که غیر از نماز است قضا کل صلوات ادیت حکم که ادا تقریباً
 این جموعاتی وقت و اما بعد فند با هکذا ذکر الطحاوی موقت ششم

وقت

تسلیم

موقت

موقت

بدانکه قضا عنده الفقهاء استقاط واجب است بمثل آنچه که نزد مکلف است کما قال الله
 تعالى پس از استقاط واجب معلوم شد که سنت متصرف بقضائیه شود و اگر از امور بی لفظ واجب
 ماهی الاکم گرفته شود پس بدل کرده شود آن را بلفظ عبادت و گفته میشود در هر سه تعریف
 که ادا که هست آن بجای آوردن عبادت در وقت آن عبادت است و آعاده که هست بجای
 آوردن مثل آن عبادت بر اے خلل که غیر از قسوست و غیر از نبودنی گستره شروع است
 و قضا که هست آن بجای آوردن عبادت بعد از وقت آن عبادت پس بر بیست و نه سنتها یک
 ادا کرده شوند در وقت خود این را ادا خواهیم گفت و آنچه اذن داده است جناب سالت آب
 صلواته علیه عالی که در مجسم باطلاق لفظ قضا بر سنت فخر که در غیر وقت خود بجای آورده شوند و در
 نظر که قبلیاندا که بجای آورده شوند بعد از فرض الظهور پس اطلاق لفظ قضا بر اینها در هر دو صورت
 مجازست زیرا که اینها ادا کرده شدند در وقت خود سوال اگر کسی گوید که وقت ادا می این
 سنتها قبل از فرض بود پس بعد از آن قضا خواهد بود و جواب آنکه قضا عبادات بر دو
 قسم است یکی قضا از وقت است و یکی قضا از محل پس این قضا از محل واقع شد است زیرا که
 محل این سنتها قبل از فرض بود و گوید علی علیه السلام از محل خویش فوت شد بجای آنرا آمدند و علی هذا
 لا یحتاج الی الزکات تکفیات و کیکنان الفصل بید الله لئولئیه من لیشاء و الله
 وسمع علیهم هذا کیفیک فی هذا للقامل انشاء الله الملک العلام و ان شئت
 زیاده علی لک فارحم الی کتب الفقیره و الله ولی التوفیق و بید از مه التحقیق

منازل دهر درین هفت موافقت اند موافقت اول بدانکه حواض بانهاد آشتن
 روزه هبل شود چند چیز است مرض و سفر و اکره و عمل و صرع و جوع و مفرط و عطش شدید
 و هر چه پس جائزست برای مریضه که مخالف بود بر نفس خود از زیادتی مرض زیادتے
 از جهت کسبت باشد یا کیفیت یا از دراز شدن مرض اگر روزه بدارد که افطار نماید زیرا که
 زیادتی مرض و دراز می صحت مورت باکت اند پس واجب شد احراز از اینها پس شخصی که
 سبب و تند دست بود در وطن غالب او اند که من عنقریب بیمار خواهم شد و آثار بیماری در بدن
 خود دریافته است نیز بلقی افطار برای او میباح نمود و علامه سیبسی گفت که جائز نیست

تاریخ و موقوفات

و در لفظ العظیم

و قطران را و او درین قول تاریخ صاحب خیر مشهور است که آن افطار را در این حالت مباح
 نموده و در مختار گفته که افطار درین حالت مباح است و دو قسم است آورده که آن
 للمرض ملحق بالمريض و حسن بن علی الشرنبلالی در مرآتی الفلاح شرح نور الایضاح
 گفته که دمن له ذوبه حصه او عاده حیض لا یأس بیفطره علی ظن وجوده محشی او که جعل
 طحطاوی می است از قول لا یأس فاده نموده که آن الاصلی ان لا یفطر حتی یتحققا و شرنبلالی می
 فطر را معلل ساخته است بقول خود که ان ما ثبت بحکم الغلبه کالکامن پس اگر متعرض افطار
 نمود یا بیاطه ظن بعد از آن مرض یا حیض یافته نشد اختلاف کرده اند علی ما وجههم الله در لزوم
 کفار و صحیح آنست که لازم نمیشود برین هر دو چنانچه در مرآتی الفلاح و طحاوی در مختار
 نصیح این قول نموده اند و در طحاوی و مرآتی الفلاح گفته که اگر نازی بجنبه ظن معلوم
 کرد که مراد از جنگ کافران رفتن ضرورت خواهد یافت و بمقابله دشمن خواهد رفت
 و مراد ضعفی حاصل خواهد شد و امر قتل و مسافر هم نبود عازرست آن افطار پس بعد از
 افطار حبسی از سبب فتن برای جنگ موقوف ساخت در لزوم کفار بر و نیز اختلاف
 مذکور متحقق است لیکن مخمدم لزوم است چنانچه در مختار تصریح این نموده -
 موقوف دوام اگر اهل بات طبل شنیدند بنا بر صحیح نسیم رمضان افطار کردند برین ظن که
 این طبل امیر شهرست و برای عید طبل زدن در آن شهر معتاد بود و ایشان آن را طبل
 عید گمان کردند پس بعد از افطار معلوم شد که آن طبل برای عید نبود بلکه برای امری دیگر
 بود پس کفار بر ایشان لازم نخواهد شد قال فی مرآتی الفلاح و الطحاوی اهل
 الرستاق اذا سمعوا صوت طبل امیر محدینه ذلك الرستاق علی صلوات بعد اذ تم
 انهم یضربونه یوم العید یوم الثلاثین فظنوا ان طبل حمید فافطروا ثم تبین انه
 لغيره لا کفاته علیهم لانهم لم یفصدوا الجناية انتهى اینست احکام مریض و اگر
 مرضه و حامله خوف داشته باشد بر نفس خود یا بر ولد خود بی باشد یا رضاعی که بسبب
 زوزه داشتن نقصان عقل یا مرض یا بلاکت بحال ایشان یا بولد ایشان میرسد جائزست
 این هر دو را افطار و درین باب مطلق خون معتبر نیست بلکه باحت افطار آن خوف

موقوف بر این ظن

اجابت میشود که علیها ظن بجزیه سابقه متحقق شده باشد زیرا که این ظن بمنزله یقین است یا غیر
 داده باشد حکیم مسلم حاذق عادل به بیماری کند که الهی بران تکمال بر گرفته که مسلم حاذق
 که فسق از وظایف هر شده باشد و بعضی عدالت طیب باشد و دانسته اند موقوف سوم
 چهارست نوشیدن دوا در حالت روزه فرضی بر کسی مضر ضعیف اگر طیب آن را
 خبر داده که این دوا استطلاق بطن رطوبت را مانعست از آن رطوبت استطلاق بود و
 اقطار برای این جائزست لقوله علی الصلوة والسلام ان الله وضع عن المسافر
 الصوم و منظر الصلوة و من الجلی و المرحم الصوم هکذا فی المواق و قال و من
 قید بالمستأجره للأرضاع فهو محدود و هانچو جائزست اقطار بعد از حمل و رضاعت جائز
 است بعد از تشنگی سخت و اگر کسی مفرط که از آن خوف هلاکت باشد یا خوف نقصان عقل یا خوف
 و آفات بعضی حواس لیکن اگر صائم نفسش را ناحق در امور غیر ضروری برید بر تشنگی و اگر سنگی سانسید
 اقطار در فضیلت نیز جائزست لیکن با کفار علی الصبح و اگر با تعاب نفس خود نبود کفار
 هر روز لازم نمیشود بلکه قضا کند که ذانی الطوط و می موقوف چهارم و در
 قهتانی از خزانه نقل کرده که اگر در متنگار حر باشد یا بعد از شخصی که برای بند نمودن آب
 جوی برای کسی کشیدن جوی رفته بود چون گرمی سخت غم و خوف هلاکت کرد بر نفس خود
 پیش جائزست اقطار ایشان را چنانچه جائزست اقطار صیقل کثیر را و قتیکه ضعیف میشوند
 بمسب نچتن خوراکی یا ضعیف شدند به سبب ستن چانه ها نمایی فی الطحطا دیتة ذکر
 القهستانی هم الخزانة مانعته ان العمل الخادم اذا العبد والذاهب للسدا لتهرا و
 کوبه اذا اشتد الحر و خاف الهلاك فله ان الاقطار کثرة اذامة منفعت للبخ و غسل
 الاضوا دیتی و همچنین جائزست اقطار سفری را که شروع نمود در سفر قبل از طلوع صبح صافی زیرا که
 اگر بعد از طلوع غیر شروع کرد در سفر اقطار جائزست و اگر اقطار نمود بعد از طلوع فجر کفار
 هر روز لازم نیاید فالالسید رحمه الله اگر بعضی شد بعد از طلوع فجر درین صورت اقطار افضل است
 در پرده نماید که روزه مسافر افضل است از اقطار اگر مضر بود نبود زیرا که فطر حضرت است
 روزه غیر محبت لقوله تعالی وان تصوموا خیر لکم مگر قتیکه خوف هلاکت بر نفس خود داشته باشد

موقوف
 اول
 دوم

موقوف
 سوم
 چهارم

در روزه داشتن پس در آن حالت قضا واجبست کمافی البحر و ستا فرخیز میان افطار و صوم
 وقتی خواهد بود که اگر عام رفیقان او مفسطین هم نبودند و مشترکین در نفقه هم نبودند اگر
 اکثر ققارا و مفسطین یا مشترک در نفقه بودند پس افضل برای او قنارست موافقا لجماعه
 الرفقاکمافی الجاهیره و النهر و تخفنه الانجار و اگر مسافر تنها در سفر بود پس آن منخبت میان
 صوم و افطار لیکن صوم افضلست موقت تا تمام از مسافر اینجا آن مسافرت که شروع
 کرده باشد در سفر شرعی که نماز در آن قصر کرده شود اگر چه براسه معصیت بود.

موقوف
 بر
 صوم

عندنا لان الفقه المجا ولا یجدم المشرع حجة افاد اللمطاط صحیح و در منزلت با قضا
 صوم شیخ فانی و عجز فانیه را وقتیکه عاجز شده نذا و الیکن اگر عجز ایشان را می نامد و در وقت
 شود برایشان فدییه هر روزه بقدر فطره عید و اگر کبل از برگ قدرت یافته تا قضا و چه شیخ و
 برایشان همون قدر که قادر بودند بر قضا کردن در آن روز او همین حکمست و حق آن
 کسکه نذر کرده است صوم الی دهر بلا و عاجز شد از بجا آوردن آن بسبب مشغول شدن
 بمعیشت خود پس افطار نماید و فدییه دهد براسه روزه زیرا که قانر نیست بر قضا لیکن تحقیق
 اینست که قید عجز وضعف انفاقی است اگر قادر صائم الی دهر با وجود قدرت نیز افطار نماید
 تا هم بر فدییه لازم نخواهد شد ذکره فی المراقی و الطحاوی و قهستانی از زمانی م قفل کرده که اگر
 مریض نماید شرا حصول صحت که بآن قادر بجوم شود افطار کند و فدییه دهد براسه هر روز و
 نیز گفته که اگر مریض قادر نبود بر روزه داشتن بسبب گرمی پس باید که قضا کند آن را در زمان
 قال اللمطاط و افاد القهستانی عن الکرمانی ان للمریض اذا تحقق الباس من الصحه

موقوف
 بر
 صوم

التي یقید معها علی الصوم فعليه الفدیة لكل یوم فان لم یقید علی الصوم لشدته
 الحما فطره و فنییه فی لشدته کمافی البحر انتهى موقوف ششم اگر قدرت نمانند
 برای او فدییه آنکسانیکه فدییه دادن بمقابله روزه برای ایشان جائز بود بسبب مفاسی
 مفسطین استغفار کنند بدرگاه خدا تعالی و طلب کنند از ترک مواخذه لانه بلایغفور
 الی حکم و فدییه دادن جائز نیست مگر از آن روزه که اصل بنفسه باشد نه بدل از غیر حتی که اگر واجب
 شد بر شخصی کفار لیکن یا قتل یا افطار و بناقت چیزی را که بآن ادا کفاره نماید

بسبب عسرت مثل عتی غلام و اطعام مساکین و کسوة ایشان حال آنکه آن شخص شیخ فانی
 بود یا آن کس بود که روزه نداشتته بود یا وجود قدرت تا حدیکه شیخ فانی شد حاضر
 نیست این شخص را که قدریه در زبراکه روزه دین صحتها بدل از خیر است و آن تکفیر بالمال
 است و لذا الا يجوز للصیبر الى الصوم الا عند العجز عما یکنف به من المال و مقت
 هفتقم آن مخدور که قبل از زوال این عذر را می مذکوره مثل مرض سفر و رضع و
 عمل نخوه ببرد و واجب نیست بر آن وصیت کردن برای کفار و ما افطره لغوات
 احداک عدته من ایام أخر و اگر یافته است قدرت بر قضاء یعنی عذر رفته است ثمة از ایام
 أخر یافته است پس باید که قضا کند یا آن قدر که قدرت یافته است و اگر با وجود قدرت زوال عذر
 قضا کرد و واجب شود بر آن وصیت بقدر اقامت اگر مسافر بود بقدر صحت اگر در بیض بود و
 هكذا البیاض من الاخذار اتفاقا علی الصبح بین الشیخین و همچنین و در بر چند می گفتند
 که ینبغی ان لیستثنی الا یام المزمیه لانه عاجز فیها شرعا لیس اگر فوت شد از موقوفه
 روزه بعد از آن یافت قدرت بر ادای و پنج روزه و او اگر در آن پنج روزه قدریه پنج روز
 از او کرده خواهد شد زیرا که اولین قدر عده از ایام أخر یافته بود پس قدریه نیز این قدر لازم
 خواهد شد و قانده لزوم قضا نیست که با آن وصیت برای طعام و واجب میشود و اگر شخصی مذکور
 روزه هجده می یابد که کامل در حالت بیماری و گفته بود که اگر من تندرست شدم روزهای
 یکماه کامل خواهم داشت پس تندرستی یافت یکروز یا زیاده از آن لازم خواهد شد
 وصیت بر و برای اطعام ماه کامل نیز بخین و نزد عمره قضا ایام تندرستی خواهد کرد یا
 بر لای ادای قدریه آن ایام وصیت خواهد نمود و **موقف هشتم** باید
 دانست که اگر شخصی وصیت کرده بود بوقت مرگ بر ادای قدریه از واجبات فوتیه پس
 وصیت او در ثلث مال او نافذ خواهد شد بشرطیکه در ترک دین از دیون عبادت بود اگر در
 ترک دینی بود از دیون عبادت پس آنوقت واجب شود از ثلث آن مال که باقی مانده است
 از دیون این وقتی خواهد بود که اگر آن را داشت بود و اگر وارث نداشت تا نافذ خواهد
 شد وصیتش در جمیع آنچه باقی مانده است از دین قال فی الطحطاوی و ینفذ لوصیه من

موقف سوم

موقف چهارم

الثالث بشرط ان لا يكون في الترتيب من حيون العلاج حتى لو كان ينفذ ذلك
 من ثلث الباقي الا اذا لم يكن له ولا ثلث فجر ينفذ من جميع ما بقى انتهى و اگر
 میست و حییت کرده بود و مال نگذاشت قرض گرفته شود نصف صاع و دواوه شود میسین
 یا میسین نصف صاع و بر وارث یا بنجشما و را باز باز کر کند تا آنکه تمام شود برای هر
 روزه نصف صاع و بدون از حییت اطعام بر وارث لازم نمیشود مگر آنکه بتر ع کند
 از جانب خویش برای میست در جمیع از کفاره قتل صید بود یا از کفاره زمین لیکن عشق
 عید از جانب او در کفاره او جائز نخواهد شد مافی من الزام الوکالی الی الیه

عن السيد قبيح زيانة تحقيق ذلك في المنزل الا في ان قتله الله تعالى مثل
 سوم درین ۴ اوقات انده وقت اول در کیفیت استقامت نماز روزه و دیگر واجبات شرح
 اهمیتت بدانکه اگر مریض بود در حالت بیماری قادر نبود بر ادا کردن نماز یا شاره سر
 واجب نمیشود بر ادا حییت کردن برای مداخی فدیة ازین نماز یا اگر چه آن نماز یا مخی فوتیه
 اندک بودند از یک شمار روز نماز و بینه من قوله صلوات الله علیه الله و صحیح مسلم فان لم یستطع
 فالله احق بقبول العذر منه زیرا که قدرت بر قضا نداشتت بسبب نیافتن زمانه قضا
 نیزه و آنکس تفسیر میکند قبول عذر را بجز از تاخیر زیرا که منفسر این نمیگوید لزوم قضا
 را مگر ما در آن زمانه که گنجایش قضا در آن منصوص است و آن زمانه یافته نشد و لزوم حییت
 که هست آن فرع است لزوم قضا را و نیزه آنکس که تفسیر کند قبول عذر را بسقوط ظاهر است
 و همین حکم است در روزه رمضان اگر مریض یا مسافر افطار کردند در آن و بمروند قبل از اقامت
 وصحت زیرا که نیافتند عده از ایام آنریس و حییت برایشان واجب نخواهد شد و قس
 حلیه البواقی اکامن عذر البیحة للاقطار پس واجب میشود و حییت برائے فدیة و
 روزه بر آنکس که افطار نموده است بعد از نیافتن عده از ایام آنریس و یا افطار نموده است
 بغير عذر و عده از ایام آنریس یافته زیرا که درین صورت اگر چه قصور از جانب اوست لیکن
 امید عفو از جانب باری عزیم است که بسبب فدیة عفو خواهد فرمود از قصور نموده عاجز که
 حامی و ناصر و بغیر از ذات باری تعالی نیست و همین عفو عظیم خویش گم گشته گان

نماز روزه و قضا

وادی اسراف را صییت انعام داد که بعبادت الی الذین انشأوا علی انفسهم لا یقتطروا
 من ذمیرة اللوات الله یغفر الذنوب جمیعاً و بر زمایش تا وقت موت نند درین
 حکم داخل است و زره فرضی شد یا کفارہ بکین یا قتل خطایا ظهاریا جماعتی بر احرام یا قتل
 محرم صید یا روزنه منوره افاده الشربیلالی فی شرح الملوما فی ذقالغ الذ المختار من
 العواضد و الخالص الب ماکان عمادة بدینة فات الصی بطعمه بعد موتة عن کل
 واجب کالقطر و لما یتک التزکوة یتخرج عند الاقد الواجب المکیة کالجریج عند وجلا
 من الالمیت انتهى و قال الشربیلالی و علی هذادین صدقة القطر و النفقة
 الواجبة و الخراج و الجزیة و الکفالات المالیة و الحبیبة یا بخر و الصدقة المنذ و لا
 و الا حکاف المتذرعن صومه لاهن اللبث فی المسجد قد لزومه و هو صحیح و لم
 یتکلف حتی اشرف علی الموت کان علیه ان یوصی الصوم اعتکاف کل یوم بنصف
 صاع من ثلث ماله و ان کان مریضا وقت الا بیجاب و لم یبرأ حتی مات
 فلا نفی علیه فاذا الهم یت به الثلث تو قعت التزاد علی اجازات الوارث انتهى
 پس واجبت بر ولی میت و ان آنست که متصرف باشد و مال میت بسبب راشت
 یا بسبب صییت که اخراج کند از طرف آن میت از ثلث مال که گذاشتم مرده است
 زیرا که حق او در ثلث مال او بود و در حالت مرض و بتلشین حق و ارث متعلق نخواهد
 شد پس نافذ نخواهد شد و صییت در حق و ارث تهر اعلی الوارث مگر در ثلث اگر
 وصییت کرده مرده است و اگر وصییت نکرده مرده است تا لازم نیست بر وارث اخراج
 ثلث مال و اگر تبرع کند از نزد خود و تا جاهلتر خواهد بود و برین قیاس است وین صدقة
 فطر یا نفقة و اجبه و خراج و جزیره و غیره یکما ذکرنا برائی روزه هر روزه طعام یک مسکین
 بقول صلے الله علیه و آله و صحبه سله من مات و علیه صوم شهر فلیطعم عنه مکان
 کل یوم مسکین و همچنین اخراج کند برای نماز هر وقت از فرض یومیة الیهی حتمی که
 برائے و تزییز بریر که در فرض علی اندر دو ماه هر تحقیق نقص وارد شده است در
 حد صوم و نماز مثل صوم است یا استحسان مشایخ زیرا که نماز اهرست از صوم نیم

چه نموده است
 در وقت فوت
 وصییت بر ولی
 میت است
 و اگر وصییت
 نکرده باشد
 بر ولی میت
 اخراج ثلث مال
 میت است
 و اگر وصییت
 نکرده باشد
 بر ولی میت
 اخراج ثلث مال
 میت است
 و اگر وصییت
 نکرده باشد
 بر ولی میت
 اخراج ثلث مال
 میت است

بیشتر از آنکه بر آن روز در وقت نماز است و در وقت نماز است و در وقت نماز است

صالح اندگندم یا آرد آن یا سبزی آن یا یکبصر از خرما یا کشمش طبعاً یا قیمت اینها و این
 افضل است زیرا که حاجات فقرا تنوع میباشند پس قیمت از جهت نظر بر حال ایشان تعیین
 و اگر خود میت در حالت مرض نصیبت نکرده بود حتی که بگوید تبرع نمود از جانب
 اولی او یا تبرع نمود شخصی اجنبی بر اوست او جائز است انشاء الله تعالی که آن بجهت مال
 فی نسیج الودايت بالا طعام فی الصوم یجزیه ان شاء الله تعالی من غیر مجرم و فی
 البصانه به مجرم بالا اجزاء کذا فی المواقی و اگر تبرع نمود کسی فحاشا خورشید از جانب
 صحیح نخواهد شد مگر با جناب و وصیت او برای اعتناق که آن جائز است و اگر وصیت
 کرده است صحیح گناینده خواهد شد از منزل او از ثلث مال او اگر مال او از منزل بزرگ
 کافی باشد و اگر از منزل کافی نشود تا از هر جا که کافی شود بکماند و اگر تبرع حج برای او کردن
 خواهد تا باینکه از هر جا که خواهد بکند از منزل میت ضروری نیست و اوست باشد یا غیر و اوست
 و صحیح نیست ولی و غیر ولی مگر روزه دارد از جانب میت یا نماز خواند از جانب او بقوله
 علیه الصلوة والسلام لا یصح احد عن احد ولا یصله احد عن احد و لکن یطعم
 عنه و ما در حق قول صل الله علیه و آله و صحبه من بعد و یطعمه من بعد من بعد من بعد
 الله علیه و آله و صحبه من بعد و علیه بیام صام عنه ولیه فمستحکماً
 فی الیهات و غیره هکذا قال الطحطاوی و غیره و اگر در آن باشد آن مال که میت آن وصیت
 کرده بود برای آن واجبات که بر میت بود دنیا ثلث مال او کافی نشد برای آن واجبات
 یا وصیت نکرده بود آنچه چیز و کسی تبرع نمود بر اوست اما زوارت و غیره و اوست چیزی اندک
 که آن کافی نیست و از جمع واجبات فوتیه پیش جلد برای برمی لازم کردن میت از جمع
 ما علیه نیست که اولاً مقرر کنند این مقدار ریسر را برای چیزی از نماز یا روزه یا غیره تا که بزرگ
 میت بود و بدین مقدار را بکسینی بقصد استنطاق آن چیز که رو کرده شود از میت
 پس ساقط خواهند شد واجبات فوتیه از ذمه میت باین قدر پس بعد از قبض فقیر به بخشد
 آن مقدار را بولی یا اجنبی و قبض کند ولی یا اجنبی تا که بقیه تمام شود و مالک گردد و
 باز بخشد مگر بول یا اجنبی برای استنطاق میت متبرعاً و بقیه پس ساقط خواهند شد از

صورت جلد استنطاق میت

میت بقدر آن مقدار نیز باز بخند فقیر برای قلی یا برای جنبی قبض کنند لی یا جنبی
 پس باز بدین قلی یا این فقیر مترعاعن الیت و این چنین کند بار بار تا آنکه ساقط
 شود از وضوء میت آن واجبات فوتیه که در ظن این کس بر آن میت لازم بودند لهذا
 هو المخلص في ذلك انشاء الله تعالى ممنوكم وهو في الدر المنتهى انهم اذا
 الاداء الاخراج عنه بحسب عمره بغلبة الطن ويجوز مذكرا الصبا وهي تتاخره
 في الغلام وتسعة في لائحه ويجز عنه بفتها ان كان عندهم ما يكفي والا
 قد فم مراد انتهى قال المطحطا وذلك لاحتمال نقصان صلوة بترك ركن او
 شرط فان الكتبه من التام لا يحین اداءها ودر شرح کتبه فازی گفته که واجبست
 بر کسی که ساقط نشده از زملة شراجه و صوم صلوة آنکه وصیت کند زود موت خود
 یا در فدیة آنها هر قدر که بر دمساش مانده و واجب میشود بر او نه که بر بند مساکین
 یا از ثلث مال ببیدل هر نماز فوتیه از نماز پنجگانه و ترو ببدله هر روزه نصف صاع
 گندم یا یک صاع از جو یا خرما نرود و از امام شافعی رحمه الله تعالی یک صد و اگر وصیت
 کند لازم نیست و لیکن مستحبت و از آنان که تبرع کنند برائے آن میت و
 کفایت میکند میت را انشاء الله تعالی این چنین گفته است امام محمد در زیادات
 کذا فی اصول فخر الاسلام و شرح شیخ ابن العمامه اگر نگذارد اول راقضه گیرند و روزه
 نصف صاع و بسکین بپند پس از آن تصدق کنند آن مسکین بر عارضة و باز بد
 آن امرت بسکین ببدله واجبات فوبیه و همین طریق کنند تا آنکه تمام شود فدیة کذا
 فی الخلاصة و کبیر مستحبست که ادا کنند فدیة را بر سبیل تبرع در صورتیکه نماز و روزه
 از میت فوت شده باشد بے لزوم قضا با امید قبول از عفو و فضل کریم عم حسانه
 و متعارف چنانست که حساب کنند اول سالها عمیت را هر قدر که باشد و ادنی
 مدت بلوغ نزد او مرد و دو آرمه سال و در زن نه سال است آن قدر وضع کنند
 که این مدت تمام تکلیف از شایع است و باقی را مقابل هر شش نماز واجب هر
 شب هر روزه صاع کامل گیرند و ماهی که کامل از رمضان شتی روزه پنجمار کنند

کفایت میکند میت را انشاء الله تعالی این چنین گفته است امام محمد در زیادات
 کذا فی اصول فخر الاسلام و شرح شیخ ابن العمامه اگر نگذارد اول راقضه گیرند و روزه
 نصف صاع و بسکین بپند پس از آن تصدق کنند آن مسکین بر عارضة و باز بد
 آن امرت بسکین ببدله واجبات فوبیه و همین طریق کنند تا آنکه تمام شود فدیة کذا
 فی الخلاصة و کبیر مستحبست که ادا کنند فدیة را بر سبیل تبرع در صورتیکه نماز و روزه
 از میت فوت شده باشد بے لزوم قضا با امید قبول از عفو و فضل کریم عم حسانه
 و متعارف چنانست که حساب کنند اول سالها عمیت را هر قدر که باشد و ادنی
 مدت بلوغ نزد او مرد و دو آرمه سال و در زن نه سال است آن قدر وضع کنند
 که این مدت تمام تکلیف از شایع است و باقی را مقابل هر شش نماز واجب هر
 شب هر روزه صاع کامل گیرند و ماهی که کامل از رمضان شتی روزه پنجمار کنند

نماز پنج وقتی و دو آثار برائے و ترو بہین حساب برائے یک ماہ بنہ من میرسد
برائے یک سال بیک صد ہشت من برائے روزہ یک ماہ رمضان یک نیم من نیم
میشود پس مجموع یک صد و نیم من گردید و من چہل آثار است بعد از آن
یا نمازہ حساب مذکور یک سال بہ قدر کہ سین عمرش مقرر کنند بہمان حساب
آن قدر گندم معین نمایند و حصہ صلوٰۃ و صوم مؤدی از ان ساقط نمودہ
آنقدر گندم کہ باقی ماند یا قیمت آن بچمتا جان مسکینان یا بیک کس کہ مالک
نصاب نباشد بہ ہندہ اگر ثلث مال او کافی نباشد پس رشتہ نبر عا از طرف خود
مقدار آن را کامل کردہ ادا کنند و اگر قیمت آنقدر مال نگذاشتہ باشد و رشتہ ہم مفقود
نماند کہ ادای آن کنند پس درین وقت در ادائیگی فدیہ جیلہ نمایند بہین منطاک ہر تھلک گندم
مقرر کردہ باشند در عوض قرآن مجید یا شئی قیمتی مثل ملام و اربید و جز آن کہ مالک آن
کس نباشد بخصو مسلمانان بہ دست گرفتہ بمسکینی بفروشد چنانچہ کہ این مصحف مجید را
در عوض اینقدر گندم بہ دست تو میفروشم و آن مسکین آن را قبول کند و دو کس گواہ باشند
پس آن قرآن از آن مسکین شد و ادا کنند مفرہ بر و لازم آمد بعد از آن بلع قرآن
بشتری یعنی بقیہ گوید کہ بر ذمہ فلان میت این فلان نماز نامی پنجگانہ و واجبات
چندین مدت و روزہ نامی شہر رمضان از بعضی حقوق خدا تعالی کہ واجب الادا بود
بابت فدیہ قرائت آنما کہ حالا ادا ادای آن عاجز است من ترا آنقدر گندم خود را کہ عوض
این مصحف بر تو فرض است و حقوق فدیہ آن فلان متوفی بنمودم قبول کردی آن
مسکین گوید قبول کردم بہین طور سہ تہہ پس از حضرت زیند عفار امید را سخت
کہ آن بہت را بفضل و کرم عمیم خود نجات بخشید و برای سجدہ سہو و سجدہ تلاوت دو
آثار گندم و بولے کفار و مین بہت آثار گندم حساب نمودہ بہمان نمازہ بر آن پہلے
فرایند گذارنی زاد الاخرتہ ہو وقت سووم باید داشت کہ عمارات مکہ
درین مسئلہ علی رغم بعض جمعا آوردہ شد کہ ایشان منکر این طریق سقاط اند
و میگویند کہ این طریق از طرف خود بعضے ملایان وضع نمودہ در بیچ کتابے اشے

موقوف سووم از منزل سووم

از آن نیست و اشترت در انکار این جمیله و ایستند و میگویند که این محض لغو و بیفایده
 است بلکه با خصمیتعالی مکر و دغا نمودن است و این فرقه جهال نمی فهمد که در جوار جمیله
 قرآن وارد شده است و از مجتهدان بن مثل امام محمد و غیره رحمة الله علیهم اجمعین همین
 امر ابواب فصول منقول اند و در شباه و نظائر و در ملقط کتاب الجیل و کتاب
 المتخارج ازین مراد است در شباه و نظائر گفته که قال فاملتقطقال ابوسلیمان
 کذبوا علی محمد لیس له کتاب الجیل وانما هو الهرب من الحرام و التخاصص منه
 حسن قال الجموی محشی الاشباه قال فالتراخانیة منذهب علمائنا ان کل جمیله
 تختال بها الرجل لا یطال حق الفیرا ولا دخال شبهه تفرقه ففی مکرهة یعنی تحمیما و فی
 العیون جامع الفتاوی لا یبعه ذلك و کل جمیلة یختال بها الرجل لیتخاصص بها
 عن حرام و لیتوصل بها الی حلال فیهی حسنة و هو ما نقل عن الشعیبی کلا بأس
 بالجمیلة فیما یجیل و قال الله تعالی وخذ بیدک ضعفنا فاضرب به و لا تحنث
 هذا تعلیم المخلص یوب علی الصلوة و السلام عن عیینه التي خلف لیضرب
 امرأته ما نه عوذ و قد تعلق محمد بهذه الآیة فی مسائل الجیل و الخصاص و قد لم
 یتعلق بها فی جمیلة قیل لان حکمها منسوخ و عامته المشاخر علی انه لیس بمنسوخ
 و تکلموا فها بینهم فی البرفیه قال بعضهم ان یاخذ الخالف مائة عود و یسوی
 رؤس الاحواد قیل الضرب و عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قد
 وقعت وحشة بین هاجرة و سادة فخلت سارة ان ظفرت بها قطعت عضوا
 منها فارسل الله تعالی جبرئیل علیها السلام الی ابراهیم علی الصلوة و السلام
 ان یصلح بینهما فقالت سارة ما جمیلة یمیتی فارحی الله تعالی الی ابراهیم علیه
 الصلوة و السلام ان یامر سارة ان تنقب اذنی هاجرة لئن ثم ثقیوب الاذان
 کذا فی التارخانیة انتهی و در حدیث صحیح متفق علیه آمده عن ابی سعید الخداری
 قال جاء بلال الی النبی صلی الله علیه و سلم یمیرر فی فقال له یصلى الله علیه و سلم
 من این هذا قال کاز عندنا تمردی فبعت منه صاعین بصاع فقال اؤة عین

در خصوص مالان حلقی الجیل نیست لیس فی کل سلاطین جمیلة یوب علی السلام و عینها بامر الله تعالی فان تعلق بذلك امره

الربوا عين الربوا لا تفعل ولكن اذا ادت ان تشتري قيم التمريم اخر ثمة
 اشتريه قال العلامة على القادي في اللزات شرح المشكوك لهذا الحديث كمال الذي قبله
 صريح في جواز الجملة في الربوا وهو الذي قال به ابو حنيفة والشافعي رضي الله عنهما
 ويأنه انه صلى الله عليه وسلم امره ان يبيع الردى بالدراهم ثم يشتري بها الحديد
 فخلد السباقي يدل على انه ليس في ذمته والا ليبينه له انتهى الحديث كقولنا في حديث
 ومثوقه واقع است ابن است من ابى سعيد الى امر برون من رسول الله صلى الله عليه
 وسلم استعمل رجلا على خبير في كونه خبير فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكل تمر خبير
 هكذا قال لا والله يا رسول الله اننا لناخذ نضاع من هذا بالصاعين بالصاعين
 بالثلاث فقال لا تفعل بجمع بالدراهم ثم اتبع بالدراهم جديا وقال في البزير
 مثل ذلك متفق عليه وقد روى هذا الحديث الامام محمد في صوطائه وقال
 بعض المهرة من معاصرينا في تعليقاته قوله بقره الخاشاة بما تجنب بها
 عن الربوا مع حصول المقصود اجمعه جماعة من فقهاءنا وغيرهم على جواز الجملة في
 الربوا ويواظبها فروعها والحق ان العبرة في امثال هذا على النية فانما اكل امرؤ ما روى
 انتهى وقال بعض محنبيه قوله بجمع الخ ذلك جملة شرعية في دفع الربوا ومن
 هذا علم شرعية الجملة انتهى ونيز علامة على القادي وشرح مشكوة تحت
 حديث ابى حميد الساعدي كما استعمل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من اذنيقال له
 ابن اليتيمة الحديث آوروه ان من القوا على المنقره ان لولوا سائل حكم القاصد في جملة
 الطاعة طاعة ووسيلة المعصية معصية فابو حنيفة والشافعي وغيرهما من بزر الجملة
 من الجاهلير يا حوا الجملة عند حسن النية وتخليص المسلم المبتلى الذي
 ضاق الامر عليه وشاق في الربوا وغير لان النبي صلى الله عليه وسلم
 عامله على خبير وقد قال له ان يشتري صاع تمر جيد بصلع ردى
 جملة يخرجه عن الربوا وهي ان يبيع الردى بدراهم ولا يشتري
 بها الحديد انتهى ملخصا ورواين ماجه حديثي صريح وجواز جملة روى باخر ورواين

معزول به حال که محمد در سب نشاء فرق محدث است و فایده نمی شود در لغت معنی آن است
 المقتی نیز آورده که فان من تصدک فی جیلة فی جازة یکا شیهة و بلاه مسدا
 فیها التخلیص المستفتی بها من حرج جاز ذلك بل استحبت قد ارشاد الله تعالی
 بنیته ابوب علیه السلام الی التخلص من الحنث بان یاخذ بیک ضعفًا فیضرب
 بالمواة ضربته و احث و ارشاد بنی صلوات الله علیه سلم الی حرج التبرید لهم قرا اخر
 فی تخلص من الوباء نحن الخاریج ما خلع بها من الماثره واقول الحیل و اوقعه فی
 الخی و اسقطما اصحاب الله تعالی و رسوله من الحنث اللانتم و قد حکم العا قضا ابن القیم
 فی اعلا الموقعین من النوعین فاعلک لا تظفر بجلنتی غیر ذلک الکتب انتهى بر حنث
 محمد و سب ایشان را می رفع حرج نیز جو رحید بلکه استجابک یا بیان خود تسلیم بخود یا شیخ خود
 شد تا شش رسانید منهنز نقلیش جامی بیت و لعل در قوبینش و محل چون چرا
 در عملش نمائند موقوف چهاره از منزل سووم باید دانست
 که فدیر جمیع صلوات و روز بایکی از مساکین و ادن جاز است سواسی
 از کفاره یمن که نص در عدد او واقع شده است و همچنین است کفاره ظهار بر
 خدا تعالی فرموده است فنن له یستطعم فاطعام ستین مسکینا قال العلامة مشر
 نهالی فی مرانی القلام و محشیه العلامة الطحطاوی و یجوز اعطاءه فی صلوة و صیام
 ایام لو احد من الفقرا جلة بخلات کفارة الیمن حیث لا یجوز ان ینفذ فی الواحد
 اکثر من نصف صاع فی یوم النص علی العس فیها و کذا ما نص علی عدا و کفاره
 کفارة الظهار علی ما ذکره المنصف فان الله تعالی قال فنن له یستطعم فاطعام
 ستین مسکینا و اگر آن مال اسقاط را بفقیری دادند و آن فقیر را کسی بنید بدستقل
 شد بان مال پس ظاهر نیست که آن فقیر مالک آن مال میگردد و از وجب را بگیرند لیکن در
 حقیقت بان مال حقوق بوقی مساکین حاضرین صحاب عهد از آن مساجد و خاوم
 بآنها متعلق اند بدون رضا جمیع آن را گرفتن حلال نیست گویا که اول کسیکه مال اسقاط
 داده است این جمیع حاضرین صحاب حقوق داده و ایشان متفق شده حصص

موقوف چهاره از منزل سووم

خود را در یک جا کند آشنه برائی تخلیص برادر مؤمن جیاد او و منزه مکر او است که رأی
 با یحصل بلطوب میکند گویا که در اول ایشان با اتفاق مقرر نمودند که تقسیم این مال
 بحسب حصص خود بعد از امدی جید کرده خواهد شد هر قالیس هر که قبل از امدی جید با بعد از
 امدی آن تنها قابض شده مستقل بآن مال میگردد گویا که او حقوق بواقی این حقوق خود
 مساکین تلفت کرده مخالفت طریقه مقرر و عهدیسته حاضرین مجلس یعنی اهل بلا خود
 می کند که المعروف کاملشم طیف الطوطا دینه و کابد من نکول انقبضه الدفع حتمه
 یسقط ما کان بقلته علی المیت من صیام او صلوة و نحوهما من الواجبات
 و هذا للمخلص في ذلك ان شاء الله تعالى ثم لو اخذها احد هم عند قبضها
 ولم يد فيها واستقل بها في نفسها على الظاهر انتهى و در مرض فدییه نماز دارن جائز
 نیست بخلاف صوم که فدییه او در مرض دارن نیز جائز است کذا فی الطوطا و تیه موقت
 پنجم از منزل سوم مخفی نماید که تعیین وقت ادائیگی فدییه صراحت در کتابی نظر
 نیامده لیکن تعجیل در ادائیگی آن بعد از پرواز شدن روح میت ضروری است بهر حال
 که در ادائیگی یون و توبه انا بت تعجیل جهای مکن مطلوب است و نعم ما قبل شهر خمسة قد
 لا و تعجیلها حتما + دنی ما سوها تا فی واسع المهل + ترویج کفو و مینت هالت التالیه
 دفع الیون نیت الله من ذلل + والخاص الصیغ اذ یانیک فی تول + فقم
 له بحیثیت الجذ و احتفل بیکین اولی النسب بطهارت ظاهره است که بعد از غسل
 است قبل از بریدن جنزه باهتمام تمام و احتیاط مالا کلام ترومیت یا در سنجی جمله غیر
 قلبیسته عمریت را شمارنوه موافق فرموده علماء کبار حید بطریقے که مطورش
 بجا آرند و سستی و غلفت بے پرواهی را خصوصاً درین جا باجمین لا چاری و کسی
 و بی اختیار می که بغیر از فضل رحمت علمه که رب العلمین الرحیمین و شفاعت سید
 المرسلین و عباد الله الصالحین بیاری عامه برادران مسلمین چیزی ندارد و آن بیچاره
 درین حالت باین قدر باین حید بسیار محتاج است درین وقت باین کس که عرضی
 ولی استغاثی و شخصی است که باین اختیار و ادانتن شیوه ایا قالیته انقلاب که بجز اول عاجله

موقوف بجهت از سر مال

ابن الحسن انا ابوحنيفة ثنا منصور بن المعتمر قال من السنة محل الجنانة بجوانب
 السرى الاربعة ودعا ابن ماجه لفظه من اتبع الجنانة فليأخذ بجوانب السرى
 كلها فانه من السنة ثمان شكه فليدحل من الحديث اربعين خطوة واربعين من كل جانب
 الاربع بعين حاصل اذ ذكره قدم زير بره پايه سر بره حل نمايد بنگار زير اجد بئس ترك زير اصدى
 صورتش جنين است ك زير پايه بين مقدم ميت زير حل نمود و زير پايه بين مؤخر ميت عمر تحمل
 نمود و يسار مقدم بيت بگر گرفت و يسار مؤخر خالد بگرفت ^{بگرفت} ^{بگرفت}
 پس اصل دين بر چهار زير است كه اوراد و فضيلت اند فضيلت تقدم و فضيلت بين و
 مثا براست بگر كه فضيلت تقدم دارد و بين وقت ابدال زير بگر هم متبدل ميگردد و بنجوي كه متبدل
 شده بود اگر زير بطرف خود كه بين است متبدل گشت بگر نيز بطرف خود متبدل خواهد كرد و اگر
 زير بچنانب مخالف كيا ميت است فت تا بگر هم بچنانب مخالف خود كه بين ميت است
 خواهد رفت و مؤخرين هر دو تابع متقدمين اند در روش نبدل چون اين نهمند هنوز نام
 مسيحه محله را بايد كه از اخراج ميت از خانه او متصل زير ايتاده هم ميش ده قدم برود بعد
 از ان بگويد حايلين را كه باليتيد پايه زير را خود بگير و پايه بگر كس حواله نمايد زير را بگويد
 كه بجاي عمر و رو و عمر و بجاي زير سايد بعد از نبدل ايشان ايشان ايتاده گذاشته بجاي
 چپ فته مقابل من ايشان را نيز همين نبح متبدل كند يعني بگر را بجاي دل برد و خالد را
 بجاي بگر بعد از نبدل هر چهار اده متصل زير ايتاده بگويد كه نرند چون كه ده قدم و نديار گويد
 حايلين را كه باليتيد پايه پس بين يا خود بردار و يا بچاله ديگر كسي كند و زير را امر كند
 كه از اين طرف بطرف مقابل مخالف كه مقدم يسار است برود و از آنجا خالد را اينجا كه مؤخر
 بين است بفرستد و بعد از نبدل ايشان زير حال گذاشته نزد بگر رفته پايه مؤخر يسار يا
 خود گرفته يا بگر همي حواله نموده بگر را گويد كه بجاي عمر و كه مقدم بين است و عمر و آنجا
 بفرستد بعد از نبدل ايشان بجاي خود اده همراه زير ايتاده هم كند كه برود و وقتيكه
 ده قدم نرند بگويد كه از رفتن بازماند پس پايه مقدم يسار را بدست خود گرفته يا از ديگر
 كس تحمل نموده زير را بگويد كه بجاي عمر و و كه مؤخر يسار است و عمر مقدم يسار بيايد و

فان
 بين صورت
 هم در كار
 حلالان
 بيت را

ایشان را بر این گذاشته بچنانچه بگرفتند بگردنهای خالداره خالداره بچای بگردن آورده باز آمد به همراه
 دید بسیار خوشتر بایستند و بگوید که بروند و قتی که قدم بگذارند هنوز قدمها این حالین را بچ
 چهل چهل شانند زیر پای سه سه دهه زیده ده قدم زیر پای یکین مقدم تمام کرده ده زیر پای
 یکین مؤخر تمام کرده ده زیر پای بسیار مقدم تمام کرده ده زیر پای بسیار مؤخر تمام کرده حق میت
 از دمه خود ادا نموده خواهد از پس بگذارد و حاصل کند و همچنین عمر و اول ده قدم زیر پای
 یکین مؤخر برداشت باز ده قدم زیر پای یکین مقدم برداشت باز ده قدم زیر پای
 مؤخر بسیار برداشت بعد از آن زیر پای بسیار مقدم ده قدم برداشت چهل تمام ساخت
 و همین حاله بگردن است که ده قدم اول زیر پای مقدم بسیار برداشت بعد از آن مؤخر بسیار
 و بعد از آن مقدم همین بعد از آن مؤخر یکین و کذا کذا که اول ده قدم زیر پای مؤخر
 بسیار باز مقدم بسیار باز مؤخر یکین باز مقدم او تمام کرده از حق میت همی اندر گذشت پس نام
 محاسب ضروری است بعد از ترتیبی حالین را بچا مدنه زیر پای بگذارند خواه نخواهد و نظر خود
 ملحوظ و اورد که بعد از ترتیبی زید در مقابل و بهمون پنج بگردن با مقابل و تبدیل نماید حساب
 گفته این ترتیب مفصلاً در زاد الآخرة مذکور است و آنچه در کتب مقدمه خطاب بصاحب
 مقدم یکین کرده میگویند که ضح مقدم بینها علی بینک ثم محضها کذا لک ثم مقدم یسألها
 علی یسألک ثم مؤخرها کذا لک آن برای شرافت است مقدم یکین که آن ابوابی است که درین
 و یابین فضل شرف و سومی این صورت که برای شمارم طالبان است از شرفی هم صورتی
 موافق احادیث و کتب فقهی افتد فاضل و احفظها موقوفه هفقم او منزل سوم
 منتخب است که بر پیشانی میت یا کفن او برابرین عهد نامه از سیاهی بگلونی یا بگردن چیزی سرخ
 از تاب بنویسد قال فی الدار الختلا و صی بعضهم ان بکتاب فی جبهته و صدق الله
 الله الرحمن الرحیم ففعل ثم راسی فی اللنامه فقل فقال لما وضعت فی القبر جاء
 تقی مملکت العذاب فلما ادا و امکتوبک علی جبهتی یشهد الله الرحمن الرحیم قالوا
 استت من عذاب الله صاحب در مختار این واقعه عزیزه را دستک نموده
 گفته که کتب علی جبهته المیتت او عمامة او گفته عهد نامه بر می ان

کتاب فقهی است
 در بیان این

A

يغفر الله للميت انتهى قال العلامة الشامي قوله يرجي للمغفلة الاباحة والتدب
 وفي البرازية قبيل كتاب الجنائيات وذكر الامام الصغار لو كتب على جبهة الميت او
 على عمامته او كفنها نام يرجي ان يغفر الله تعالى للميت يجعل المنامن جناب المقبر
 قال نصير هنداوية في تجويز ذلك وقد روي انه كان مكتوب على اخذ افراس في
 اصطبل فاروق جليش سبيل الله تعالى في فتاوى المحقق ابن حجر المكي الشافعي سئل
 من كتابة العهد على الكفن هو لا اله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لا شريك
 له له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله اعطى
 العظيم وقيل انه اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة الرحمن
 الرحيم اني اعهد اليك في هذه الحيا الدنيا اني لشهدتك انت الله لا اله الا انت
 صدك لا شريك لك وان محمد اجدك رسولك صلوات الله عليه وسلم فلا تكلفني نفسي
 تقربني من الشر نتجعت من الخير وانا لا اتق الا وجهك فاجعل لي عهدا عندك
 توفيني يوم القيمة انك لا تخلف للميعاد هل يجوز ولذا قالوا اجاب بقوله فقل
 بعضهم نودر الاصل للتردد ما يقتضيه ان هذا الاله هو الاصل ان الفقيه ابن مهيل
 كان يامر به ثم اتفق بجواز كتابته قياسا على كتابته لله في الزكوة واقر بعضهم وفيه
 نظر قلنا اتفق بين الصلوة بان لا يجوز ان يكتب على الكفن لئلا يكفر ونحوها خوفا
 من صديد الميت والقياس المذكور مهتوج لان القصد ثم التميز وهذا التبرك
 فالاسماء المعظمة باقية على حالها فلا يجوز تعريفها للنجاسة والقول بانها يطيب
 فعله هو ذلك ان مثل ذلك لا يجوز به الا اذا احتج عن النبي صلى الله عليه وسلم طلب
 خلك وليس كذلك اه وقد مناقبيل باب المياه عن الفقهاء انه تركه كتابة القران
 واسم الله تعالى على الداهم والحاريب والحلجان وما يفرش وما ذاك الا لا
 خزا من خشية وطهء ونحوه مما فيه امانه فلما هنا بالاولى لم يشب عن الجند
 او يتقل في حديث ثابت فاصل قول ورد تامل او وانما علم بما في القلوب عباده
 ان شاء الله ما ينكحوي ابن صلاح راكبر منع كتابت سورة يس وسورة كهف كبر جميع

کفن زید بالایش می آیند بعینه فتوی برایی منع کتابت بعضی اسم الله که حرف بجانب
 بالاکفن و ستار میت میباشد تصویر بدن بیعمل است که درین اختر از زهد میرسد
 و در آن اختر از زو میسر نیست و آنچه گفته اند که در القیاس لهذا که همتوح لان القصد
 شاعر تمییز و هفتا التبرک اقول اینجا تمییز بر مسلمان از غیر او ملحوظ است مع لا اختر از بی
 ادبی حما اکس آنچه گفته اند و کان مثل ذلک لا یخجبه الا اذا حکم عن النبی اطلب
 ذلک ام یگوید که صحیح عن النبی صلی الله علیه و سلم علیک که بسنتی مبتدیان فایا الواسدین الیهین
 تمسکوا بما وعضوا علیها بالنواجذ و اء احمد ابوداؤد و الترمذی ابن حنبله
 و احادیث کثیره آمده اند بنا کید اخذت خلقا را شیدین قد ثبت ان کان مکتوبا
 علی فناد افراسخ اصطلح لغاروق جلیس بیبیل الله تعالی و نیز ثابت شده است
 جواز کتابت تدبر انما و نشرها و زکوة پس تو فینکه اصل برای او یافته شد اجماع عامه اهل
 اسلام از حوص عام میسر است فکان هذا هو الذی یطلب فعله فندک الدارمی فی
 سنن ان النبی صلی الله علیه و سلم سئل عن الهم یحیث لیس کتابک لانه فقال ینظر
 فیه العابدین من المؤمنین ظاهراست که عابدین بندشان از انسان عرب عجم همه بعد از
 شیوع این سنت برین گذشته اند چنانچه حدیث بنده سجده الحیث عبد الحق بن سیف الدین
 ترک بلوی حجه الله علیه نصایف خود را با عمل او را جائز فرموده درین حیوة خود برای خود
 عهد نامه نوشته پس رشید خود شیخ نور الحق را داده برای نهادن همراه کفن خود وصیت نمود
 بودند و آنچه از فتح القدر نقل نموده اند که تکره کتابتة القرآن و اسماء الله علی الدرهم الحاکم
 و الجدلان و ما یفرش ما خاک الا احترامه و خشیتة و طه و برین قیاس کرده اند منع
 کتابت کفن میت عهد مریت را ازین قیاس محلیست که در کتابت بر بدن مثل خاک
 چندان فایده مخدیه بانیت سوامی زینت و افتخار و سوامی ادبی بغالب ظن دیگر چیزی نیست
 لان اسماء الله تعالی لا یصلح عن الا ذرءه غالباً فی مثال هذا الواقع بخلاف ما
 کتبت علی عماته للیت و کفنه الی جانباً علامه الذی لا یصلق بجمده حقیقه فینتقم
 به مع النظر الی الجانین لان اللیت ایضا مثل الغریق للمتشبهت بكل قلیل و حشیش

علاوه بر این که فقیران
 عمل از آن نظر او جهاد فی
 سبب قول او بر عاری کلا
 این نظر باشد نخست
 مع طه و برین قیاس
 کفری است که در کتب
 کانی خود را از جانب
 نیز در هر یک یک
 با صحنه اخلاص
 دم کند و علی
 حق نظایر
 حال آن بیت
 قهر و غضب
 العفادی
 کچون مرده
 شسته خاک
 قبر در او
 خواند و قیل
 لک سبب
 در به با
 با حق
 دیوان
 گردانده و از
 عقاب
 حواله
 المعین
 الی
 الی
 الی

و اسماء الله تعالى و كلامه القدیر ایضا معظم مكرم فی الاضطران عند العمل مما اسکن
 و مع ذلك حق البید مقدم علی حق الله و قد قال و جعل لكم ما فی الارض جمیعاً لهذا
 علامته شامی در آخر تقریر وجود فرموده که نعم نقل بعض المحشین عن فوائد الشرحی ان مما
 یکتب علی جبهه المیت بغیر صلا بالاصبع المسجحة بسم الله الرحمن الرحیم
 و علی الصدر لا اله الا الله محمد رسول الله و ذلك بعد الفصل قبل التکفین انتم
 اقول ان کان نقوش المسجحة قائمة فی نظر الملئکه او الروح او الجسد فهو فو فیما فرقی
 منه وان لم تکن قائمة فما فائدہ فی تخفیل هذه الخیالات الوهمیة فالاولی
 ان یکتب بما لا یبقی اثره کثیراً کالتراب و نحوہ کما هو المعمول المروج عن السابقین -
 بہر کیف نوشتن عهد نامہ بر کفن میت بجزئی که سرزح الذباب باشد مخزن محسب است
 و علامہ علی در مستملی شرح نمیه فرموده کہ ولو کتب علی جبهه المیت و عما مندا و کفنه عهد
 نامہ برچی ان یغفر الله سبحانہ للیت و فی کفایة الشعبه حکى عن بعض المنتقدین
 انه اوصی ابنه اذا مت و غسلت فاکتب فی جبهتہ و صدق بسم الله الرحمن الرحیم
 قال ففعلت ثم رأیت فی المنام و سألت عن حاله فقال او اذا وضعت فی القبر
 جاءتنی ملئکه العذاب فلما رأوا ما کتوبا علی جبهتہ و صدق بسم الله
 الرحمن الرحیم قالوا امنت من العذاب ذکره فی التاریخ انما تمی پس از این عبارت
 دو امر مستفاد شده اند اول آنکه ابن عهد نامہ من از عذاب ایزد متعال است و ثانی آنکه
 عهد نامہ باین وجه بر کفنی نبولیند کہ ناظر مقابل سینہ را فی الفور در نظر بیاید کہ این عمدہ
 علامت و دلالت صاحب اسلام ایمان است خصوصاً و مثال ابن محال و چونکہ ہمہ
 اہل حق متفق اند بر نیکیہ سارا الہیہ و آیات قرآن بر امی حفظ اطفال از رکروا ت نوشته
 در گردن شان مخلق کرده شونند یا وجودیکہ درین ہم فی المجلد الہی سارا الہیہ آیات قرآنیہ
 غالباً متصور است کہ اطفال غالباً از نجاست خالی نمی باشند و اگر باشند تا ہم عیامت آداب
 الہیہ آیات قرآنیہ نمیدانند و نکنند باین ہم تعویذ یاد گردن مخلق گردن فرمودہ اند چنانچہ
 شاه ولی الله محمدت دہلوی در قول جمیل از بعضی مجربات خاتراتی خود نوشته اند کہ

وسمعت والدي يقول اكتب هذه الغزوة وعلقها في خنق الطفل يحفظ الله بسم
 الله الرحمن الرحيم هو يكلمت الله التامة من شر كل شيطان هامته وعين لامته
 تخصصت بحسن العنايت لاجل قوة الابا لله العظيمة نيزوران كتابه في
 انكره وسمعت يقول ست ايات من القرآن تسمى بايات الشفاء يكتبها للمريض في
 اناء صفيها بالماء ويشرب الخ حالاً نكهة مال ابن ايات خصوله باب نجاست ارمع او روده
 كعمل نجاست ان يتحقق ست نيزور همون كتاب او روده اند بر ابي دفع و در زه آسانی لا اذ
 والتي خربها المخاض يكتب في رقعة و اذنت ما فيها و تخلت و اذنت لربها و حققت
 ايهما اشهر هيا و يفت الوقت في الثواب الطاهر و يعلقها في فخذها اليسر فانها
 تندس سباعاً پر غایت که در بی وقت زن از نجاست خالی نمیشد و نه آنجا نیکه در و
 تولید واقع شده خصوصاً اطراف زردین زن از ران سر برین غیره که متسلخ بخون بول
 میباشد مگر چونکه با وجود این همه عایت السانی مقدم داشته اند در حالت حیوات پس
 رعایتش بعد از حیات در لثقال پنجمین عجزات مسعودات تمنوع نمی تواند شد
 موقوف هشتادم از منزل سووم بعد از فراغت دفن میت است برداشته دعا
 برای میت بکنند چنانچه علامه علی انقاری در مرقات تحت ابن عباس بن النبی صلی الله
 علیه وسلم دخل قبر ابیلابا فاسرج یسلج از علامه جمال الدین نقل نموده عن ابن مسعود
 قال الله فکاتی روی رسول الله علیه سلم فی غزوة تبوک وهو فی قبر عبد الله
 ذی الیحارین و ابوبکر و عمر یقول ربنا منی اخاکما و اخذ من قبل المقبرة حتی
 اسند فی لحق ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم و لاه العمل فلما فرغ
 من دفنه استقبل القبلة را قعا بیده یقول اللهم انی امسیت عنده را ضیاً
 فارض عنده کان ذلك لیلا فوالله لقد لبنتی لولود انی کنت مکانه و فی
 التاتارخانیة عن جمیع الجوامع الا فضل لمن ینصدق فلان یتو جمیع المؤمنین و
 للمومنات لانهاتصل بهم ولا ینقص من اجزائی انتهى اگر صدق و خیرات برائے
 معین نیست تا در دعایم محتاج تر گرفته شود یا از جانب سیدالاولین الاخرین شروع کند

عبد الله بن عباس بن النبی صلی الله علیه وسلم

و آب نیز اگر موجود باشد تا بر قبر باشند عن جابر قال مرش قبر النبی صلی الله علیه وسلم
 وكان الذی مرش الماء علی قبره بلال بن رباح بقربة بدل من قبل أسد حقی انتهى
 الحی حلیه معاه البیهقی فی کمال النبوة علامه علی القاری شرح مشکوٰۃ و شرح ابن
 حریث و در بیان فائده رش ما بر قبر نوشته که قال الطیبی بعد ذلک اشارة الحی
 استزال الرحمة الالهیة و العواطف الربانیة كما وعد فی الدعاء اللهم افضل خطایا
 بالماء و الثلج و الیترقا لوالی شفیع الله تراک و برود و مضجعه او الحی الدعاء بالاطرا و دعوات
 الدرس من انتهى در حاشیه و در مختار فرموده که پاشیدن آب بر قبر محتسب سبب لانه
 صلے الله علیه وسلم فعله بقبر سعبید كما رواه ابن حنبله بقبر ولده ابراهیم كما
 رواه البیضاوی و فی مسنده و امر به فی قبر عثمان بن عفان كما رواه البیضاوی فانتهی
 صاحبی عن ابی یوسف من کما هیته انتهى بعد از آن اول سؤة بقبرنا فلحون ابن ارسول
 بما انزل الیمن ربه و للوثنون تا آخر سؤة بخاند اول الطرف مریت بخواند و آخر الطرف
 پای میث آین تحب شامی در زیارة القیود آورده که فقد ثبت انک علیہ الصلوة و
 السلام قرأ اول سؤة البقرة عند ما سمیت و اخرها عند جلالتی بمیر تحب کعبان
 خواندن اول و آخر سؤة بقرة و در فرستند دعا و استغفار سوال ثبت بر می میت کند آن قدر
 که در آن مقدار فرج فرستد و قسیم گوشت او میسر آید علامه طحطاوی حاشیه میراتی الفلاح آورده
 که انهم اذا فرغوا من دفنه یسخت الجلاوس عند قبر فیکد ما یخرج جزور و یقسم
 لجه یتلون القران و یدعون للمیت فقد واد انه ینتأس بهم و ینتفع
 به و عن حنبلان رضی الله عنه انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فرغ
 من دفن المیت وقف علیه فقال استغفر الایحیکم سلوا الله لانتیث فان کان بیسئل
 لعاه البیضاوی و انتهى در مختار حاشیه شامیه و ذره که دستند جلوس حاشیه بعد فذلک
 و القرارة بقدر ما یخرج الجذور و یفرق لجه ما فی سنن ابی داود و کان النبی صلی الله علیه وسلم
 اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبره قال استغفر الایحیکم سلوا الله له التیث
 فانه الان یسئل کان ابن عمر استحب ان یقرأ علی القبر بعد الدفن اول سؤة البقرة

شقی لله

وضاعتها ورد ان عمر بن العاص قال هو في سياق الموت اذا نامت فلا تطبخني
 ولا نانا فاذا دفنتوني فثنا على التراب شنائهم هو حول قبري قدر ما يحضر
 الجذ ورويتهم لهم حتى استأنس بكره والنظر هذا الرجح سل بلجي جهنم انتهى
موقف نسيم از سنن بنجيم وفيه ذكر رواية مشهورة لتعيين ميت را يكفته که
 تعيين ميت بعد از دفن متحبت علامه طحطاوي ورحا شيرازي الفلاح آورده که
 لتعينة بعد الدفن حسن وسعيه الشا فعتلما روى عن ابى امامة رضى الله عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات احدكم فسيتم عليه التراب فيلقم حدك على الس
 القبر ثم ليقل يا فلان ابن فلانة فانه ليمسح لا يجيب له ليقل يا فلان ابن فلانة فانه
 ليستوعق اعداءه ليقل يا فلان ابن فلانة فانه يقول ارشدنا يا جلال الله تعالى
 لا تسمعون فيقول اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شاهدا ان لا اله الا الله وان
 محمد ص رسول الله وانتك رضيت بالله ربنا وبالا سلام ديننا وبعهد نبينا وبالقران
 اماما فان منكرا ونيكرا بيتا فرك كل احد منها فيقول اطلق بنا ما يقعدنا عند
 هذا وقد لقن حجة ويكون الله حجبها عنه فقال جبل يا رسول الله فان لم يعرنا
 قال يسب امته وهو صوره الطبراني في الكبير وهو من كان ضعيف الاسناد كما ذكره
 المحافظ لكن قال ابن الصلاح وغيره يقتضون عمل اهل القلم قديما كما في السراج
 وابن اثير صاحب انتهى علامه شامي ورحا شيرازي مختارا ورواه تحت قول رمضرو في
 الجوهرة انه مشرع عند اهل السنة ويكنى قوله يا فلان ابن فلان لا روى كنت عليه
 رضيت بالله ربنا وبالا سلام ديننا وبعهد نبينا قائل يا رسول الله فان لم يعرنا
 قال نبينا الى ادم وحواء كما قال في المعراج ان منع التلقين بعد الدفن ظاهر
 الرواية ثم قال في الجوازية والكافي عن الشيخ الزاهد الصغاليان هذا على قول المغيرة
 لان الاجساد بعد الموت عزهم يستحيل اما عند اهل السنة فلم يحدث لقوا موتا كما
 لا اله الا الله هو على حقيقته لان الله تعالى يحييه بما جاء به الاثار قد روى عنه
 عليه الصلوة والسلام انه امر بالتلقين بعد الدفن فيقول يا فلان ابن فلان اذكر

موقوف بنجر از سنن بنجيم
 موقوف بنجر از سنن بنجيم

في بيان تعيين بعد الدفن

في بيان تعيين بعد الدفن
 في بيان تعيين بعد الدفن
 في بيان تعيين بعد الدفن

دينك الذي كنت عليهم شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و
ان الجنة حق والتارحق وان البعث حق وان الساعة اتيه لا ريب فيها وان الله
بعث من في القلوب وانك رضيت بالله وبالا سلامه دينيا ومحمد صلى الله عليه وسلم
نبيا وبالقران اماما وبالجمعة قبلة وبالمؤمنين اخوانا وقد اطال في الفتح في
تاسيسه جل مؤناكم في الحديث على حقيقته مع التوفيق بين الادلة على ان الميت
يجمع اولا كما سيأتي في باب اليمين في المصنف القتل من كتاب الايمان لكن قال
في شرح المنية لانه لا فرق في بيل فيه نعم فان الميت يتانس بالذكر على ما مراد
في الاثار قلت وما في الطحطاوي عن الزبلي له انه في انما الذي قيل يلفظ بنظاهره
مارونيا وقيل لا وقيل لا يوم لا ينهي عنه وظاهر استدلال الزبلي بقول الاول بغير
بانه اختاره انتهى الكرسي را تليقين بطريق معرف معلوم نيا شربتا يا بركه تسبيح وتيسيل
يا اذ ان بگويد عن جابر قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة سعد بن
سعد حين نودي في صلى الله عليه وسلم ووضع في قبره وسك عليه سبعة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمتحنا طويلا ثم كبر فكبرنا فقبل يا رسول الله له محبت ثم كبرت قل تضائيت على
هذا العبد لصلتم قبره حتى فوجبه الله تعالى عنده والاحمد مشكوة قال الطيبي في شرحه
حتى متعلق بجذوف اعي مال كبرونكبر وسببه ونسبته حتى فوجبه الله تعالى والا
نسب هديم التيسير والتكبير على هذا لاطفارا الغضب لاهي فلذا ولد للتيسير والتكبيرات
عند وية التحزين انتهى موقف درهم ازم نزل سوم سنگ كلان كه ان را
شناخته گویند بعد از دفن يك بطرف سر ستاده كنند ويك بطرف پاين المطب
ابن عميد الله بن خطيب قال لما مات عثمان بن مظعون دفن بالبقيع فامر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بنبي فوضع عند راسه وقال هذا علامة قبره لا يدفن اليه
من مات بعد رعاها ابن سعد في الطبقات كذا في المروقات ودوي الوجود
عن المطيب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته قد فن امر النبي صلى الله عليه وسلم
وجلاها يمانية حجر فلم يمتطع حياها فقام اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم خر عن رعاها

موت
وهم
سوم
سنگ
كلان
كه
ان
را
شناخته
گویند
بعد
از
دفن
يك
بطرف
سر
ستاده
كنند
ويك
بطرف
پاين
المطب
ابن
عميد
الله
بن
خطيب
قال
لما
مات
عثمان
بن
مظعون
دفن
بالبقيع
فامر
رسول
الله
صلى
الله
عليه
وسلم
بنبي
فوضع
عند
راسه
وقال
هذا
علامة
قبره
لا
يدفن
اليه
من
مات
بعد
رعاها
ابن
سعد
في
الطبقات
كذا
في
المروقات
ودوي
الوجود
عن
المطيب
قال
لما
مات
عثمان
بن
مظعون
اخرج
بجنازته
قد
فن
امر
النبي
صلى
الله
عليه
وسلم
وجلاها
يامانية
حجر
فلم
يمتطع
حياها
فقام
اليها
رسول
الله
صلى
الله
عليه
وسلم
خر
عن
رعاها

فعلها فوضعها من ذلك قال علمها قبر ابي ولا فن اليرمن فأت من الله بعد ذلك
 دعاه الورد أو دونه وقيل الصلاة على القاري الكي تحت هذا الحديث قال
 ابن حجر قال بعض متقدمي ائمتنا وابن وضوح نوى عند جملته صلوات الله عليهم
 وضع حجر بن علي قبر عثمان بن مظعون وادب ان المحفوظ في حديث عثمان حجر واحد
 كما تقدم وفيه ان الالالة في الحديث المذكور على ان الحجر احداهم متعدي فكيف
 يصلح للورد صلى من اثبت التعدي من ان القاعدة للقبر عند التعارض على تسليم ثبوت
 الواحد ان زيادة الثقة مقبولة وان المثبت مقدم على النافي ومن حفظ حجة
 على من لم يحفظ انتهى واگر برين شناختها چیزی نوشته شود وبقدمان غیر بحال لیت
 بیجوزکما فی المرات و بیجوز کتابه اسم المیت لاسیما الصالح المیرف عند تقادم
 الزمان لان النوی عن الکتابه منسوخ کما قال المحاکم انتهى کتابت قبر ابراهیم علیه
 مثل شناختن حال میت یا غیره از تبرکات و تینات حسنہ هائز بلا اشتباه است و اگر بے
 قائمه بطریق تلاعب نوشته اند تا عیب و ممنوع است کن کتابت قبر خوئی خالی از عیب من صحیح
 شرعی نیباشد کما هو المشا للخرق قال فی الدال الختلاک یأس بالکتابه علی القبر ان حقیق
 الیها قال محیی السامی لان النوی عنها وان هو فقد جرد بالاجماع العمل بها
 فقد اخرج المحاکم النوی عنها من طرق ثم قال لهذا الاسانید صحیحی و لیس علیها
 العمل فان ائمة المسلمین من المشرق الی المغرب مکتوب علی قیوهم و هو عمل اخذ
 به الخلف من السلف له و ینقوی بما اخرج الورد اود باسناد جیدان رسول الله صلی
 الله علیه وسلم حجر ا فوضعها عند اس عثمان بن مظعون و قال علمها قبر اخی و
 ادفن علیهم مات من اهل بعل فان الکتابه بطریق الی تعرف القبر بها فم یظهر ان
 یعمل هذا الاجماع العمل علی الوضوء فیها ما اذا كانت للحاجة دعیة الیهما فی
 الجملة کما اشار الیه فی الجیط بقوله وان احتیج الی الکتابه نخی لینه کلا ترولا یمنهن
 فلا یأس به و اما الکتابه بغيره فلا ۱۶ فالاحسن التمسک بما یقید حمل التمسک
 علی عدم الحاجة کما منزلت الی بالاختصاص موقف یازدهم از منزل

موقف یازدهم در بیان تعیین قبر ابراهیم و ابراهیم و ابراهیم و ابراهیم

سوم یزیدان قبر والیرین صلی و الشاهی والدین باشند یاروی مثل اسانه و مشایخ ملا
علی نقاری در مرقات تحت حدیث مر النبی صلی الله علیه سلم نفی ولد نبیه فاقبل
علیهم آورده که فقال بعض اهلها لا بأس بتقبیل قبر الوالدین انتهى و در طوا لع
الانوار شرح در مختار آورده که والتقبیل غیر البصفت کفیوا الا بیله و من تبرک بهم
قل علماء فیه کلام کرده بعضهم واستحضت بعضهم حتی ان الشافعی رحمه الله تعالى ابحه
مطلقا اذا کان للتبرک و اورده و اعتمد ایضا منهم الحافظ العینی الحنفی الشارح
البخاری و طقمی المالکی صاحب فتاوی المتعالم بالسعودی الشافعی و لا منافاة
بین الکراهة و الاستحسان بانه مفید بنیة التبرک و الاعمال بالنیات و لا مورد
بفصل صدها و کل امرئ ما نوى و بنیة للمؤمن خیر من عمله قال الهمم نقل الطیب الثانی
من المغتیب الطبری بحدیث تقبیل القبر و مسته قال علیا مئة صلحاء الضلعین انتهى
و فی مطالب المؤمنین و لا بأس بتقبیل قبر والدیه لما فی کفاة الشیعیان رجلا
جاءوا الی النبی صلی الله علیه سلم فقال یارسول الله انی خلقتان اقبل غنبة باب
الجنة و للحو العین فاهم النبی صلی الله علیه سلم ان یقبل الجبل لامر و جبهته الایة
یرد انه قال یارسول الله ان لم یکن لی الجنان فقل قبل قبرهما فان لم تعرف قبرهما قتل
خط خطین و انویان احدهما قبر لامر و الاخر قبر لآب فقیلهما فکلا تخشع فی سینک
کذا فی مغفلة الغفوی فی نهیة القیود و نیز در فتاوی برینه آورده که گوید بواسطه نهد که عادت
نصاری است و دست بر و نهد که مشایخ مکر و ده داشتند و باک نیت بتقبیل گوید لیرین
اما طواف گوزصلح است یار و است مکانی المطالب تنبی شاه فی الله محدث دهلوی در
انتباه فی سلسل اولیا الله آورده که ذکر برای کشف قبر اول چون بقره در آید و مکان را
بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورة فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند و در دوم خلاص و
الادیه در رکعت اخلاص بخواند بخواند بعد از قبله پشت داده بنشیند و یکبار آینه الکرمی و
بعض سخنها بخواند و تخم کند و تکبیر گوید بعد هفت کث طواف کند و در آن یکسیر بخواند و
آقا از راست کند بعده پایان زحاره نهد و بیایند و یک رکعت بنشیند و بگوید

موقف دو اور دو هم از هم متميز معلوم

يا رب است و يكبار بعد اول حرف شمال بگويد يا روح و در دل ضرب کند يا فتح الروح
 ما و ميک ان شرح يا بد اين بکند انشا الله کشف قبر و کشف روح حاصل آيد انتهى -
 موقوفه و از دهم از منزل سوم گل و برگها و سبز و زرد قبر بعد از دفن
 نهادن و رويا نيدن سنت است قال الطحاوی في حاشيته على صلا في الفلاح
 وقد ورد في الحديث انه صلى الله عليه وسلم شق جريد نصفين ووضع على كل
 قبر نصفاً وكانا قبرين يعذب صاحباهما وقال في لا يعون يخفف عنها مال يمسأ
 ولا ينهال يمسأ ما دام ارضين به تنزل الرحمة كما في شرح البخاري في شرح المشكاة وقد
 اتفق بعض الائمة من المتأخرين صحابنا بان ما اعتيد من وضع الریح في الجريد سنة
 لهذا الحديث واذ كان يرجى التخفيف للقيت ينسب الجريد فتلاوة القرآن اعظم بركة
 انتهى في المشابيه بكونه ايضا قطع النباتات الرطبة الخشيش من المقبرة دون العجائب
 كما في البحر الدر شرح المنبته وعلله في الامداد بانه ما دام رطبا يستعمل الله تعالى
 فيؤنس الميت وتنزل الرحمة بذلك اه ونحوه في الخانية اتفق حليله ما ورد في
 الحديث من وضع عليه الصلوة والستار الجريد الخضراء بعد شقها نصفين على
 القبرين الذين بعد بان نعليه بالتخفيف عنهما مال يمسأ أي يخفف عنهما
 ببركة تسييرهما انهما اكل من تسيير اليايس لما في الاضطر من نوع جوده وعلیه فكلها
 قطع ذلك وان ثبت بنفسه ولم يملك لان فيه نفوية حق للميت ويؤخذ من
 ذلك ومن الحديث نديب وضع ذلك للاقباع وبقاس عليه ما اعتيد في
 زماننا من وضع بعض الأوس نحو وصرح بذلك ايضا جماعة من الشافعية
 وهذا اطل مما قاله بعض المالكية من ان التخفيف عن القبرين انما حصل ببركة
 بركة الشرفية صلى الله عليه وسلم ادعوا نعليها فلا يقاس عليه غيره وقد ذكر البخاري
 في صحيحه ان بريدة بن الحضير رضي الله تعالى عنه وصى ان يجعل فتحه جريدتان
 انتهى قول صلى الله عليه وسلم ما يمسأ اعليل ظاهره ان التخفيف ببركة
 التسيير وان كان تخفيف العذاب فحس ببركة بركة الشرفية صلى الله عليه وسلم

لم یکن للجریدتان دخل فی الخنیف ما قید بالمال بیسالات بکة النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ومہر تہ لیسیت بمقیقہ بعد مہم بس الجریدتان کما لہ الظاہر ودر شرح طریقہ محمدیہ
 است کہ قلم الشوک والخیش الوطین علی القبر مکروه لان النبات من افکار
 بخت اللہ تعالیٰ ولیستمد منها فهو ائس للہیت بخلاف الیابس انتهى موقف
 سیزدہم از منزل سوہمان با حلو ایادیک چیز بختہ ہمراہ میت میسزید
 وآنرا کفارہ و عشار القبر و نوشتہ میت میگویند در بعضی کتب آورده اند کہ آن حق
 حصارین قبرست اگر قبر دور از مکان میت است زیرا کہ ایشان از وقت موت
 میت برای حفر قبر میروند و آنجا تاتاری قبر میمانند و کار سخت میکند دانہ و گرسنہ میشوند و
 نشان را باید داد کہ فی زاد الآخرت و نیز در ان از شرح برنخ آورده کہ طعام بختہ یا خام
 ہمراہ جنازہ بیرون فعل بیست و طحطاوی و در حاشیہ مرافی الفلاح آورده کہ ذکر
 ابن الجاجہ فی المدخل فی الجزء الثالث من الصمد التیمیۃ ما یجمل امام الجنائزۃ
 من الخبز و الخرقان و لیہون ذلک غشلاء القبر فاذا وصلوا الیہ ذبحوا ذلک بعد الدفن
 و فرقیہ مع الخبز و ذکر مثله المناوی فی شرح الاربعین فی حدیث من احدث
 فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد قال و لیہون ذلک بالکفایۃ فانہ بدعۃ مذمومۃ انتهى
 قال ابن امیر حاجہ و لو تصدق بذلک فی البیت من الکان عملاً صالحاً او سلم
 من البدعۃ اعنی ان یتخذ ذلک سنتہ او عاکدہ لانہ لم یکن من فعل من مضمی
 یعنی السلف و الخیر کلمہ فی اتباعہم انتهى اگر بعض صحیح برنچہ بختہ برای حصارین گزشتہ
 الموشوعہ داعیہ تیار کنند و برنہ مضائقہ ندارد و در زاد البیہ ار ملتقط آورده کہ
 اهل المصیبتہ لو حملوا الطعام خلف الجنائزۃ عند قبرہ ہو حق الخاملین و الخافین
 و ایضا فیہ و یجوز کلہم و البک و موقف چہار دہم از منزل سوہم ابن نیز
 ہوید اما د کہ اگر اہل محلہ و قریبہ برای امام خویش تبرعا و استحسانا نصف از قریہ استفاط
 میت یا غیرہ باربع و ثلث بطریقہ عہدہ مقرر کردہ باشند یا از زبان افراد نکند لکن ستم
 عرف آند اربع برین جاری بود پس بریشان لازم واجبست کہ امام خود را موافق عہد خود

موقف سیزدہم در بیان حکم نوشتہ کہ ہمراہ جنازہ می بردند

صحت حدیث
 ملاحظہ فرمائید
 در حدیث

کتاب الخبائث

صحت قره مخومه بدهند و در آن خیانت نکنند قال الله تعالى وادفوا بالعهدات العهد
 كان مسؤلاً وایضا قال غزجل و الموفون بعد هدم اذ اعاهدوا و قال علی المصطفى
 و السلام ایة المتناق ثلاث وان حاصم و صلی و زعم انه مسلم اذ احد کذب
 و اذ اعدا خلعت و اذ اوقفن خان رواء مسلم و البخاری مثله قال علی المصطفى
 و السلام لا ایمان لمن لا امانته له و لا دین لمن لا عهد له رواء البیهقی فی شرح
 الایمان و اگر نظایر نگفته اند وقت نصب او مگر بطریق رسم و عادت سواج بلا وجود او را
 امام کردند پس در نیتوت هم حقه مسومه آن پلا و برایشان ادا کردن پیش امام خود واجب
 است لان للعرف کلاش شرط و اگر ندانند و امام قضیه این امر پیش قاضی برفاضی فی الفور
 و بے تامل بعد از ثبوت قصوشان حق امام یا و قهر او حیرت از ایشان گرفته نخواهد بود فی
 الفصول العمد اذ عینوا الامام هم شیئا من الادقات الصدقات الهدایا و غیرها
 لزوم اداءها و اذ ارفع العلة و بعضه الایام قبل مضي السنة لا یسترو منه علة بعض
 السنة و العبرة بوقت الحضانة فان كان الامام وقت الحضانة منهم فی المسجد فصاد
 کالجزية انتهى فی المد المختار و یجوز علی نع الحاقه للرسول فی مسجد المعتمد علی رؤس بعض
 سواد القران سمیت بها لان العادة اهداء الخلا و انتهى پس مسومه امام ولی است
 یا جبار از مسومه معلولان حاجت العوام الی الامام ولی و اکثر من حاجتہم الی معلم
 جمیع القران فتنبه و الله اعلم بالصواب الی مللجم و للباب بأب دوم
 و ر بیان صدقات و خیرات و ادعیات و تخصیصات مکانات و
 ازمنه و اعراس و اتمداد و استغاثه باولیا و صالحین و غیره
 ما یتعلق بها و درین باب مسائل اند مسئله اول و قیتمه مسلمان
 قریب الموت شود و مال داشته باشد باید که عزیزترین ورثه خود را در ثلث مال خود
 که بعد تجبیزه و تکفیش ماند وصیت بخیرات بعد از مرگ خود بکند که همین شیوه صحابه
 سوانح صلی الله علیه و سلم و رضی الله عنہم بود که وقت مرگ تردد او جمع شده اول را می حیثیت
 صدقه از پیش او ن میگردند عن سعید بن جبادة قال خرج سعد بن عبادت مع

در بیان صدقات خیرات و عیادت
 و در بیان صدقات خیرات و عیادت
 و در بیان صدقات خیرات و عیادت
 و در بیان صدقات خیرات و عیادت

النبي صلى الله عليه وسلم في بعض غزاه وحضرت امهات بالمدنية فقيل لها
 اوصي فقالت قم اوصي الى قال سعد فتوفيت قبل ان يتقدم سعد فلما
 قدم سعد ذكر له ذلك فقال يا رسول الله هل ينفعها ان تصدق عنها فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم نعم فقال سعد حاطك اكد وكذا صدق عنها الحائط مسلم
 رواه النسائي وغيره فعمله من هذا الحديث ان الحاضرين اذا قالوا لمن قرب
 من الموت اوص من ثلث مالك بالصدقة عندك كما هو قسم اهل بلادنا فهو
 صحيح جائز مستحب لان الصحابة كانوا يصنعون بمثل ما يصنعهم كما سمعت
 وعن ابى هريرة رضي الله عنه قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت وترك
 مالا ولم يوص فهل يكفر عنه ان تصدق منه قال نعم رواه النسائي وغيره وعن
 الثريد بن سويد الثقفي قال انبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان امي
 اوصت ان تعتق عنها رقبة وان عندي جارية نوبية فيجزى عني ان اعتمها عن
 قال النبي صلى الله عليه وسلم ان تصدق من ربيك فالت الله قال من
 انما قالت انت رسول الله قال اعتمها فانها مؤمنة وعن ابن عباس رضي الله عنهما
 سال النبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت ولم توص فان تصدق عنها قال نعم
 رواهها النسائي وغيره ايضا وعن عائشة رضي الله عنها قالت ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه
 وسلم ان امي اقتلته نفسها واظنها اني تكلمت تصدقت قيل لها اجران تصدقت
 عنها قال نعم متفق عليه مسئلة عمره تريم اوقات صدق برامى ميت همون روز
 مرگ ووفق اوست قال الحسن احق ما يتصدق به الرجل بخريمه من الدنيا واول
 يوم من الاخرة رواه البخاري في كتاب الوصايا علمه كراماني شرح بخارجي شرح
 او نوشته که ای احق زمان تصدق فيه الرجل في احواله اخرجه والمنقصود ان
 اقرار المريض في مرض موته ووصيته فيه حقيق بان يتصدق عند حياكم بالفاذه
 انتهى وورثه والاخرة از شرح برنج آورده که رسول عليه الصلوة والسلام فرمود موت
 فرزندت پس برامی ميت قبل دن او صدقه بدهيد و آنچه از قرآن دعوت تو ايند

۱۰
 اوصي فقالت قم اوصي الى قال سعد فتوفيت قبل ان يتقدم سعد فلما
 قدم سعد ذكر له ذلك فقال يا رسول الله هل ينفعها ان تصدق عنها فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم نعم فقال سعد حاطك اكد وكذا صدق عنها الحائط مسلم
 رواه النسائي وغيره فعمله من هذا الحديث ان الحاضرين اذا قالوا لمن قرب
 من الموت اوص من ثلث مالك بالصدقة عندك كما هو قسم اهل بلادنا فهو
 صحيح جائز مستحب لان الصحابة كانوا يصنعون بمثل ما يصنعهم كما سمعت
 وعن ابى هريرة رضي الله عنه قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت وترك
 مالا ولم يوص فهل يكفر عنه ان تصدق منه قال نعم رواه النسائي وغيره وعن
 الثريد بن سويد الثقفي قال انبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان امي
 اوصت ان تعتق عنها رقبة وان عندي جارية نوبية فيجزى عني ان اعتمها عن
 قال النبي صلى الله عليه وسلم ان تصدق من ربيك فالت الله قال من
 انما قالت انت رسول الله قال اعتمها فانها مؤمنة وعن ابن عباس رضي الله عنهما
 سال النبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت ولم توص فان تصدق عنها قال نعم
 رواهها النسائي وغيره ايضا وعن عائشة رضي الله عنها قالت ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه
 وسلم ان امي اقتلته نفسها واظنها اني تكلمت تصدقت قيل لها اجران تصدقت
 عنها قال نعم متفق عليه مسئلة عمره تريم اوقات صدق برامى ميت همون روز
 مرگ ووفق اوست قال الحسن احق ما يتصدق به الرجل بخريمه من الدنيا واول
 يوم من الاخرة رواه البخاري في كتاب الوصايا علمه كراماني شرح بخارجي شرح
 او نوشته که ای احق زمان تصدق فيه الرجل في احواله اخرجه والمنقصود ان
 اقرار المريض في مرض موته ووصيته فيه حقيق بان يتصدق عند حياكم بالفاذه
 انتهى وورثه والاخرة از شرح برنج آورده که رسول عليه الصلوة والسلام فرمود موت
 فرزندت پس برامی ميت قبل دن او صدقه بدهيد و آنچه از قرآن دعوت تو ايند

بخوابند و برای او خجسته نیز فرمود که برای میت قبل از دفن او تصدق کند اگر چه بقاشی
 شخصی از غیر باشد که در فی شرح برنج و شرح الصدر فی احوال الموتی فی القبر و نیز در مهون
 اولاد الاخرت از شرح برنج و شرح صدر آورده که تصدق و نجات قرآن بر میت و
 و عا در حق او قبل از برداشتن جماده پیش از دفن سبب نجات از اهل آخرت و عذاب قبر
 است پس اولیا میت را باید که در روز وفات بقدر تیس از برای او تصدق کنند و از
 نقد و جنس بفقرا و غریبانه بدهند قال علی الصلوة والسلام تصدقوا لولدتکم قبل الذفن
 لعل الله یغنیه بذلك فالیصا قال علی الصلوة والسلام تصدقوا لولدتکم قبل الذفن
 ذلک قد نبت له من ایکم مملکة العذاب نهی و لم یطأوی و حاشیما فی الفلاح از شرح
 الاسلام آورده که و السنة ان یتصدق ولی میت قبل مضی للیلة الاولی بشخصی
 مما یتشر له فان لم یجد شیئا فلیصل رکعتین یهدئوا بهما للمیت قال یتغیب ان
 یتصدق علی المیت بعد الذفن الی سبعة ايام کل یوم شیء مما یتشر انتمی و ویرث
 برقی آمده که المیت فی القبر الا کالعزیز للمتغوث ینتظر عیة تلحقه من اب و اخ او
 صدیق فاذا الحقه کان احب الیه من الدنیا و ما فیها انتهى **مسئله**
 بهتر از صدقه های برای میت در هر جا بطریق عموم اطعام است عن ابن قیل قال
 لرسول الله صلی الله علیه سلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جاعا و اه الیه
 فی شعب الایمان و آنچه در حدیث بود آورد و نسائی آمده عن سعد بن عبادة قال
 یا رسول الله ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال لعلکم یخفون و قد قل هذا لام
 سعد پس آن در آن جا افضل است که اختیار عموم و خصوص باب باشد هر صدق این قدر
 مال هم آخته باشد که آنرا چاه خیر گشته تیار کرده شود اما اگر در محضی کشته ببلایان برای آن متصل
 بلاد باشند یا مال جبراتی بهم اندک بود آنجا تیار می چاه برای میت چگونگی کرده آید و اطعام طعام
 در هر جا نافع است از غیر مال اندک بود یا بسیار بپندار همه اهل اسلام در جمیع بلاد اسلام
 بطریق عموم این طریق را اختیار نموده اند در مدور السعادت آورده که در ملک خراسان
 و در زمین عرب چنان رسم نیکوست که روز سوم طعام شریف انواع میوه ها

و
 و
 و

موجود میکنند چون فرمان از زیارت بازگردند بیله در منزل مقام خویش می آرند و
 برنج مرده طعام میجو و جز آن می دهند خود می خوردند کار برنج سنت پیغام بر علی علیه السلام
 و السلام و علماء دین می کنند قطب عالم باز هم درین محل فرموده که در بند و ستان
 چه رسمی زشت و قبیح افتاده است که اهل مصیبت گزینی مانند مرده را منتظر صدقه
 میهارند این بهتر نیست بلکه همین طور شاید که چون از خطر پاک گردند طعام شراب بر
 اندازه قدر خود همیا کنند و خلق خدا را بروج مرده و هتد تا کار می شروع و فحش سخن کرده
 باشند که فی سراج الهمدایه شیخ جلال الدین بخاری رحم مسئله آمدن از احوال بر
 در خانه های خود و دیگر مواضع مرغوبه که با نماند رجیوة خود و تعلق قلب الیه میباشند حدیث
 علامه و محقق فهامه شیخ عبدالحق دهلوی رحمه الله علیه انقذ اللغات فرموده که احادیث و آثار
 که در باره آمدن ارواح اهل ایمان بر در خانه های خود وارد اند هر واحد از ایشان از ضعف
 خالی نیست اما بسبب کثرت طریق اکثر از آن بدو حسن رسیدن اند چنانچه در جرح
 البرکات تحقیقی ازین نموده نوشته شده نیز در ترجمه باب زیارة القبور آورده که در بعضی
 روایات آمده است که روح حیات می آید خانه خود را شب جمعه پس نظر میکند که تصدق
 میکند از وی یا نه انتهی و در خزانه الروایات آورده که وعن بعض المحققین ان ال
 ارواح یخلص لیلة الجمعة و تنشر فی احوالها مقابله ثم جأ فی بیوتهم
 انتهی و نیز صدر این رشید تبریزی در دستور انفضاء آورده که من النسفیتان روح
 المؤمنین یا تون فی کل لیلة الجمعة ویوم الجمعة یتوفون فی بیوتهم ثم یباد کل واحد
 منهم بنص و خزین یا الله و اولاد و اولاد و اعطوا علینا بالصدق و الا که هنا و لا
 تنسوننا و اوصونا فی غربتنا قد کان هذا المال الذی فی یدیکم فی ایدینا فان
 لم یجد دامن یعطت علیهم دیدعوا و تصدق بهم و جوی با کتابا غریبا شمه
 یتادی کل واحد منهم بقرین اللہ قنطهم من الرجعت كما انفقوا من الدماء
 الصدقة انتمی حضرت شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سرمدی رحمه الله علیه را بسبب مجاهد و علم
 عارفی الحارثی انجدریث آورده اند که کسبید بن السیب من سلمان قال ارواح

4

المؤمنین نذهب بزخ من الارض حيث شلوت بين السماء والارض حتى يروها
 الى جسد اتمى وقاصى ثنا الله صاحب نذرة الموت والقبور اوردته كلابين مبارک
 وحکم ترمذی ابن ابی الدنيا وابن منده از سعید بن مسیب بن سلمان رعایت کرده اند
 که ارواح مؤمنین در برزخ باشند از زمین سیر کنند هر جا که نخواهند نقل فرود گیرند
 و در جای دیگر آنان کتاب آورده کلابین ابی الدنيا از مالک است کرده ارواح مؤمنین هر
 جا که خواهند سیر کنند اتمی امام محمد غزالی رحمه الله علیه در قانون الاخبار آورده اند که و يقول
 ارواح المؤمنین ربنا انذرت لنا بالزلزل الى منالها حتى نرى اولادنا و عيالنا في
 لون ليللة الفدا اتمى و في خزائنه الروايات عن ابن عباس رضي الله عنهما يقول
 اذا كانت يوم عيد او يوم جمعة او يوم عاشوراء اوليلة نصف من شجان تأتي
 ارواح الاموات ويقومون على ابواب بيوتهم فيقولون هل من احد تذكرها
 هل من احد يترحم علينا هل من احد يذكر غيبنا يا من سكتتم بيوتنا و يا من سعدتم
 يا شقيينا يا من اهدتم في و سقم فظنونا و عن في ضيق فيونا و يا من استند للتم
 ايتا منا و يا من كحتم نسا منا هل من احد يفتكر في غيبنا و فترنا كلبنا مطوية
 كتبكم منشورة اتمى علامه على القاري در مرقات شرح مشکوٰۃ تحت حديث ابی هريرة الليث
 تخضوه الملك كنة اوردته که بخلاف روح المؤمن فانها تنير في ملكوت السماء و الارض و
 تسرح في الجنة حيث تشاء و تأوى الى قناديل تحت العرش لها تعلق بحسب دره
 ايضا تعلقا كلبيا بحيث يقرأ القرآن في قبره و يصل و يتبعم و ينام كقومنا العروس
 ينظر الى منازل في الجنة بحسب مقامه و منزلته فامر الروح و احوال البرزخ و
 الاخرة كلها تحارق العادات فلا يبتكل شئ منها على الاكثون بالايت اتمى و نیز
 امام محمد غزالی رحمه الله علیه در قانون الاخبار فرموده قال النبي صلى الله عليه و سلم
 اذا خرج الروح من جسد احم فاذا مضى ثلثة ايام يقول يا رب انذرت لي حتى ارجع
 الى تبرى و انظر الى جسدك الذي كنت فيه فاذن الله تعالى بكمه و لطفه
 فيجئ الى قبره و ينظر اليه من بعيد قد سال المدا من بينيه و مغزيه من فقه

4A

فبکی یکا طویلا اهو نیزوران آورده که قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات
 المؤمن حادرت روح حول داره شهر این نظری مطلقه من ماله کیف یقسم ماله
 وکیف یقضه دیونه فاذا انه شهرا ینظر الی جسده وتد حول قبره سنه و ینظر
 من یدعوله ومن یجزن علیه انتمی و نیز شاه عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ زلفیہ غزری
 تحت آیہ و القہر اذا نسق تحریر فرموده اند کہ این حالت حالت انکشاف اجزای
 برخی از نیکبها و بدبهاست مدوزندگان بگردگان و در نیالت میرسد و مردگان منتظر
 لحوق مدد از بیطرف میباشند و چنان گمان میبرند کہ هنوز زنده ایم لهذا در صیحت زلفیہ
 در احوال قبر واردست کہ مرد مسلمان آنجا میگوید دعوی اصل یعنی بگذارید مرا تا نماز خوانم
 و نیز واردست کہ مرده در آن حالت غریبیست کہ انتظار فریادرسی میبرد و صدقات ادعیه
 و فاتحہ درین وقت بکار می آید ازین سمت کہ طوافت بنی آدم تا یکسال و علی الخصوص
 تا یک چله بعد از موت درین نوع امداد و کوشش تمام می نمایند و روح مرده نیز در
 قرب بموت و در جواب عالم مثال ملاقات زندگان میکند و مافی الضمیر خود را اظهار می
 نماید دوم حالتی است کہ بعد از انقطاع تعلق بالکلیه و میبندد و استخراق عظیم در
 سائر کیفیتات مکسویہ خود از نیکی و بدی او را حاصل میگرد و قوی سدر کہ و منفرد او از
 این عالم گسسته شده آن طرف منوج میگرد و در حق حرکت معنوی از نیچیان مطلقا بیچار
 میشود و این حالت مثل تاریکی رات کہ بعد از زوال تنفق هجوم میکنند و در حق و تعطیل
 حواس حرکات لاحق میکنند و از ماکولات و مکسوبات ماوفات روز مطلقا غافل میشود
 آسے آن ماوفات و مکسوبات از ظاهر بدن انتقال کرده در باطن بدن جمع میشوند و
 روح آن را در صورتها سے رنگازنگ مطالعہ مینماید و مثلند و متناہم میگرد و و این
 حالت عوام مردگان است و بعضی از خواص اولیاد اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد
 بنی نوع خود گرد آورده اند درین حالت ہم تصرف در دنیا داده اند و متخراق آنها بجهت
 کمال سعادت سدر کہ آنها مانع توجیه باین سخت نمیکرد و و بسبب تحصیل کمالات باطنی
 از آنها می نمایند و اسباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنها بیطلبند و میبایند و

زبان حال آنها در آنوقت مترجم باین مقاله است فخر حسن ایم بجان گرفتار آئی به تنه انتهی
حضرت قاضی شتار الله پانی تپی رحمه الله علیه ترکه لوتی و القبور فرموده اند که حقیقتا لای
در حق شهید لعین فریاد بل اجیاء عند ربکم مرادشان آن باشد که حق تعالی ارواح شان در
قوت اجساد میبرد هر جا که خواهند سیر کنند و این حکم مخصوص شهیدان نبی و صدیقان
از شهدا افضل اند و اولیایم در حکم شهدا اند که جهاد بانفس خود کرده اند که جهاد اکبر است
و بعضی من الجهاد الاضغری الجهاد الاکبر از ان کفایت و لهذا اولیاء گفته اند انما جهادنا
اجسادنا اجسادنا ارواحنا یعنی ارواح ما که اجساد می کنند گاهی اجساد از غایت لطافت
برنگسار می برآیند و میگویند که رسول خدا صلی الله علیه سلم را سایه بنور و ارواح ایشان در
ترین آسمان و بهشت هر جا که خواهند میریزند و دوستان معتقدان در دنیا و آخرت در گاری
میفرمایند و دشمنان آن را بملک می نمایند و از ارواح شان بطریق اولیست فیض
یا طمی میرسد و بسبب همین حیات اجساد آنها در قریح خاک نمیخورد بلکه کفن هم میماند این
ابی الدنیا از مالک و اینت کرده ارواح مؤمنین هر جا که خواهند سیر کنند مراد از مؤمنین و
کاملین اند و حق سبحانه و تعالی اجساد ایشان را قوت اجساد میبرد که در قبور نماز میخوانند
و ذکر میکنند و قرآن میخوانند حضرت مجدد رضی الله تعالی عنه فرموده که حق تعالی بعضی اولیاء
الله را هم و هوب میداند حکم در حق شهدا از حدیث ثابت است که آنحضرت صلی الله علیه
سلم فرموده و قتیکه انسان شهید میشود حق تعالی اجساد نازل میکند و بر بهترین صورت و گفته
میشود روح او را که درین بدن داخل شود پس می بیند جسد اول را آنچه با وی کرده میشود و
سخن میکند و گمان میبرد که مردم سخن او را می شنوند و گمان میبرد که مردم او را می بیند تا که
حق آید از روح او حور عین پس او را همراه خود میبرد نداین حدیث ملا ابن مند همدار روایت
کرده است و این چنین مختصاتی کم و شاد است که می میرد و در حکم شهید آخرت نباشد و شهید
آخرت در کتب حدیثیه و فقهیه معدود و معروف اند علامه طحطاوی در حاشیه صلی الفلاح
در باب شهید آورده که وعدا لسیوطی فی التبیات شهید اول الاخرة فقال من
سلط بالهطن و اختلف فیهل المولد الاستقاء و الاسهال قولان و لا

مانع من التبول أو العرق أو الهدم أو الجنب وهي تفرح غنماً في داخل الجنب ويوم
 شديد لم تنفق في الجنب والجنب قبل صلى الله عليه وسلم أي امرأة ماتت يجمع نبي
 شهيداً والجنب بالضم بمعنى اليهود كالذخيرة للذخيرة والمعنى لها ماتت من شئ
 مجروح فيهما غير منفصل عنهما من حمل وبكائه أو بالسل وهو داء يصيب للمرأة و
 يأخذ اليد منه في التقصاع الأضغالياً أو في الغريرة أو بالصرح أو بالجمود دون
 أهله أو ماله أو حمله أو مظلماً أو بالعشق مع العفاف ولكن من كان سبيبه حراماً
 أو بالشرا أو بافتراس السبع أو عيب سلطان ظلماً أو بالضرب أو متوارياً ولدغة هامة
 أصابت على طلب العلم الشرعي أو مؤذناً محتسباً أو تاجراً صدقاً ومن سعى على
 امرأته دولاً وما ملكته بهينه يقيه فيهم أمر الله تعالى ويطعمهم من حلال كان
 حقا على الله أن يجعله مع الشهداء في درجاتهم يوم القيمة وأما تد في البحار
 الذي حصل له غثيان والذي يصيبه القوي له اجر شهيداً مات من ذلك
 ومن ماتت صابرة على الغيرة لها اجر شهيد من قال كل يوم خمسا وعشرين مرة
 اللهم يارك لي في الموت وفيما بعد الموت ثم مات على فراشه اعطاه الله اجر شهيد
 ومن هلك الضيق صام ثلثة ايام من كل شهر لم يترك الوتر في السفر والحضر كتب
 له اجر شهيد والمتمسك بسنتي عند فساد امتي له اجر شهيد ومن قال في
 هر ضار بعين هلاله الا انت سبحك اني كنت من الظالمين اعطى اجر شهيد
 ان برئ برئ مغفوا له قال حذف ذلك طلب الاختصاص انتهى وورب بعض
 كتب ابن زائدة هم اوردوه اندليس از اهل اسلام بنحسين نادرست كه بغير ابن اسباب
 شهادت بمير و نهذا اما الساب اهل اسلام بلکه كل ايشان شهيد اخروي اند بعد از مرگ معامله
 ايشان معامله شهيد راست و ارواح ايشان سرح می باشد هر جا که خواهند مير و ند
 و اگر شروه محمد فاروق اموات خود را بخورند مقبول دانند اگر باي ايشان بر طريق
 ايشان مرده اند تا ظن افسان در حق شان صحيح است و اگر بر طريق اهل سنت و جماعت
 معتقدين باشند تا ظن شان در حق ايشان از بعض ظن سواست شيخ عبد الحق محدث ابو ح

الله عليه زكيمس الايمان شرح عقائد نفی فرموده که اولیا را الله را بعد از ان مکتبه ختایه تیسر بود که
 همان ظهور نمایند و ارشاد دالیمان کنند و حکمران را ولی و برهان بر انکار وی نیست استیغیب نیز در
 جذب القلوب فرموده که شیخ علاء الدین قونومی میگوید که لاجب نیست گفته شود که در اح مقدسه
 انبیا بعد از مفارقت بمنزله ملائکه است بلکه فضل از ایشان همچنان که ملائکه مثل میشوند و در
 مختلفه مذکور باشد که در اح مقدسه انبیا نیز متمثل گردند و ممکن است که این تصرف مرتب
 خواص عباد و در حالت حیات نیز دست در روح واحد در ابدان متعدده غیر بدون موجب تصرف
 گردد آتی و مولوی سبیل و در صراط مستقیم موقوفات سید احمد صاحب نیز آورده که در جمله
 انبیا این طریق و اکابر این فوئق در زمره ملائکه میراث لام که در تدریس امور از جانب
 ملا اعلیٰ بهم شده و در اجزای آن میگویند معذره اند پس احوال این کرام بر حوال ملائکه عظام قیاس
 باید کرد انهمی و در جای دیگر از ان صراط مستقیم آورده که در شهر برین معالیه تعجب نامائی
 و انکار پیش نیائی زیرا که چون از نار وادی مقدس ندای انی انا الله رب العالمین بر
 زو اگر از نفس کامله که اشرف موجودات و نمونه حضرت ذات حق است و از ان الحق
 بر آید محل تعجب نیست و از جمله لازم این مقام صدور خارق غریبه و ظهور تاثیرات قویه و
 اجابت دعوات و در فعلیات است که لان سانی لا عطیته و لان استغاذی لا عیذنه من صرح
 است باین معنی و از جمله لازم آن ظهور نکبت و وبال برعد و بدسگال این صاحب حال
 است که من عادی ولیا فقد آذنته بالحرب مفید همین مضمون است انهمی نیز در آخر ختم
 صراط مستقیم در بیان حالات حصول نسب مثنی سید احمد صاحب آورده که انفضال ایشان را
 نسب طرق مثنی یعنی قادریه و چشمه نقش بند قیل از مبدای اصل شده انبست قادریه
 و نقشند بر پس بیانش آنکه لیبس برکت بیعت و یمن تو جهات منجابت هدیت مایع حقیق
 جناب حضرت عوثر الثقلیس جناب حضرت خواجه بها و الدین نقشبند نیز در حال حضرت ایشان
 گردیده تا قریب یکماه فی الجملة تسامعی در ما بین و جلین مفیدین در حق حضرت ایشان مانده زیرا که
 هر دو اصلا زین سهو دما بین تقاضای جذب حضرت ایشان تمام بر وی خود میفرمود تا آنکه بدو نظر
 ازمان تنانع و در فرج مصالحت بر شکرت روزی هر دو روح مقدس حضرت ایشان جلوه کردند و

۵۰
 شیخ شاه محمد العزیزی

قریب یکپاس ہر وہ نام بر نفس نفیس حضرت ایشان تو جہی بس قومی تا شیر زور آور میفرمودند تا ایک
 در بہان یکپاس حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبیہ حضرت ایشان گردیدہ اما نسبت چہشتینہ
 پس بیانش آنکہ روزی حضرت ایشان بسوی ہر قدمو حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب
 الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ العزیز تشریف فرما شدند و ہر ہر قدمبارک ایشان مراقب
 نشستہ درین آنبار روح پر فتوح ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب بر حضرت ایشان
 تو جہی بس قومی فرمودند کہ یکپاس آن تو جانبدار حصول نسبت چہشتینہ متحقق شد انتہی و بجم
 العرفان الحافظ احمد بن الیبارک در برابر بی مناقب سیدی غوث عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
 آورده کہ سمعت النقیض رضی اللہ عنہ یقول ان العظیم من الاولیاء یحضر فی دایوان
 الاولیاء التي تقام فی غاصراء بحضرة بنی نادمون لان محمد صلی اللہ علیہ وسلم بذاتہ
 واما الکبیر فلا یحضر علیہ بشیر رضی اللہ تعالی عنہ الی ان الصغیر اذا حضره فاب عن
 محبتہ ودالہ فلا یولد فی بلدتہ اصلا لانہ یدہب الیہ بذاتہ واما الکبیر فاتہر بہ علی
 لاسہ فیحضرة فلا یغیب عن ذالک لان الکبیر یقید علی التطور ما شاء من الصلوٰ و کمال
 و حستد برہ انشاء ثانیۃ و سنتہ و ستین ذانا انتہی و شیخ عبد الوہاب شمرانی رحمہ اللہ
 علیہ در مجتہد راجع و ثلثون از بواقیت و الجواہر فی عقائد الاکابر بعد از ذکر حدیث معراج
 بطول آوردہ فان قلت فہل للمعراج الی السماء بالجسم او الروح قلت اخری غیرتہ
 الایات فالجواب منہا انہ اذا مر علی حضرات الاسماء الالہیۃ صیامت مخلقا باخلاقہا
 فاذا مر علی الجیم کان رجبا و علی العفور کان عفورا و علی الکریم کان کریمیا و علی
 الخلیل کان حلیمیا و علی الشکور کان شکورا و علی الجواد کان جوادا هكذا فما یرفع
 من ذلک المعراج الا وہو فی غایۃ الکمال منہا ثم للجسم لو احدتہ المکابیت فی ان
 و احد کما رای محمد صلی اللہ علیہ سلم نفسه فی اشخاص نبی دم السعداء و جین جنتہ
 ہر فی السماء الا انی کذک انہ دم و موی فیہما فانہم فی قیورہم فی الارض حال کونہم ساکنین
 السماء فانہ صلی اللہ علیہ سلم قال رأیت ادم رأیت موسی رأیت ابرہیم و اطلق و ما
 قال رأیت روح ادم و لا روح موسی فراجع صلی اللہ علیہ سلم و موی فی السماء

وهو بعينه قهره يصل في قبره قائماً كما ولد فينا من يقول ان الجسم الواحد لا يكون
 في مكانين كيف يكون ايمانك بهذا الحديث فان كنت متقدماً فقلد وان
 كنت عالماً فلا تفترض فان العلم يمنعك وليس لك الاختيار فان لا يختير
 الا الله وليس لك ان تتناول بان الذنح في الارض غير الذي في السماء قوله عليه
 السلام لا ايت مولى واطلق وكذلك سائر من راها من الانبياء هناك فالسوقوى
 ان لم يكن عينه فالاجزاء كذب التعموى هذا والمعتز يقول لا ايتك الماهرة
 في التورم ومعلوم ان المرأى كان في منزله على حالة غير حالة التورم عليها ولكن
 في موطن اخر ولا يقول له رأيت خيرك ثم ان المعتز يتك على الاولياء مثل
 هذا في تصوراته وقد كان تضبيب البان في صور فيما شاء من التصوفى اما كن مخلقة
 متعرجة فكل صفة متخوطة فيها اجاب ان الله على كل شئ قدير وقال
 قبيل ذلك في هذا البحث في اثنا حديث للعراق قالوا ادم عليه السلام وعن
 جنبه اشخاص بين السعداء عظم الجنة من يساره نبيهم بيننا لا تشقوا مرة التورم ولا
 لاسول الله صل الله عليه وسلم صوته هناك في اشخاص السعداء فشارك الله تعالى وحده
 ذلك كيف يكون الانسان في مكانين في عينه لا خير فكان التصوف المراتبية وبصور
 المراتبات في المرأة والمرأى انتهى دور بحر الموت ودون اللواتيق والنجوا ورواه ان الشيخ باهليل
 خدام الشيخ محمد الحضرمي خطيب الجمعة سنة فاشق على الله بما هو الله ثم ذكر كلاما
 ظاهره كفر فصاح الناس بكفره فنزل عن المنبر والشهر السيف فهدوا كلهم من
 الجوامع وجلس بجانب المنبر الى العصر والناس ينظرون وجاء الخبر من غير بلاد انهم
 صلوا خلف الجمعة في ذلك انهار وخطب بهم في عظمة بلاد انتهى نيز ورمون كتاب كورست
 كرم عن تضبيب البان بالشام ان شخصاً من القضاة كان يتكلم في ترك الصلوة والتسلط
 بالبول في شهر العيون فذاع الخبر يوماً الى مكانه فوصل في صوة عجمي ثم فلاح ثم
 قاض ثم نور ثم عجل ثم سبع ثم في صوة تلمتاد ثم قال له تخمك يا قاضي على عصى
 تخمك من هوى كذبتك الصلوة كتاب القاضى وادعى ان يدين تحت يدي الشيخ رحمه

وعلامه على القاري وشرح مشكوة تحت حديث ما نمت المومن طير تعلق في شجر الجنة
 أو روروكه ان التعيق والاخصار لا ينصون في الودح وانما يكون ذلك في الجسد
 والروح اذا كانت لطيفة يتبعها الجسد اللطافة فتغير بجسد حيث شاءت
 وتمتع بما شاءت وتادى الى ما شاء الله كما دفع لتبيننا صلى الله عليه وسلم في المعراج
 ولا يتاعد من الاولياء حيث طويت لهم الارض حصل لهم ابدان سكتية متعددة
 وجدوا في اماكن مختلفة في ان واحد والله على كل شئ قدير وهذا في هذا
 العالم المبنى على الامور العادى غالباً فكيف امر الروح واحوال الاخر كماها منبته على
 خواص العادى امارك للروح ابدان لطيفة عاديت بدلا عن اجسادهم الكثيفة
 مدة البرزخ وسيلة لتمتع الارواح بالذات الحسية من الاكل والشرب غيرها
 ليقم التنعم على الوجه الاكل على طبق الحال الاول ليس المراد اتارواح المؤمنين
 في اجواف طير اجياه باارواح اخر حتى يلزم منه مخذوع على هوكون الروحين
 في جسد واحد قال ابن حبيته في التنوير قال قوم من المتكلمين هذا رأي
 متكررة وقالوا لا يكون روحان في جسد واحد ان ذلك محال وقولهم جهل بالحقائق
 واعتراض على السنة الثابتة فان معنى الكلام بين فان جرح الشهيد الذي كان
 في جوف حبة في الدنيا يجعل في جوف حبة اخر كانه صوة طائر فيكون في هذا الجسد
 الاخر كما كان في الاول ذلك مدة البرزخ الى زبيدة لله يوم القيمة كما خالفه
 انما الذي في العقل قيلم حياتين بجوهرو احد فيجبى الجوهر هيما جميعاً واما
 روحان في جسد واحد فليس بمحال ذالم يتبدل اخل الاجسام فهذا الجنين في بطن
 امه روح عن روحها وقد اشتمل عليها جسد واحد هذا ان او قيل للروحان
 الطائر له جرح غير جرح الشهيد هما في جسد واحد فكيف واما قيل في اجواف
 طير حقرى في صوة طير عفر كما يقول رأيت ملكاً في صورة انسان وهذا
 في غاية البيان والله المستعان انتهى وآنچه موموسى اسحق حصار مات مسائل فو
 كرا من الروحين شجها از اطلاب صبح مومو من فصل الانسا وثابت نكته انتهى

میگویم که متصل الی ما و عند البعض نشود تضعیف شأن این ابویان را مضر نیست زیرا که
 بسبب تکلم بعضی در احادیث گذشته نشود و الا احادیث صحیحین هم منزه و گنواهند خداگر
 نفس تکلم بعضی و تضعیف بعضی را نمائند و نه خود شیخ مجله باب شعرانی در بیان کبری آوده
 که ما من راو من رواة الحديثين والمجتهدين كلامهم كاهو بقیل الحجر كما يقبل
 التعديل لو اضيف اليه عدد الصحابة وكذا التابعون عند بعضهم بعد العصمة او لحفظ
 في بعضهم ولكن لما كان العلماء رضی الله عنهم ابناء على الشريعة قد موافقون هو
 التعديل على الصحيح وقالوا الاصل بعدلة والحجج طاری لنا لئلا يذهب بحال الحديث
 الشرعية كما قالوا ايضا ان احسان الظن بجميع الرواة المستورين ولو كما قالوا
 ان مجرم الكلام في شخص كليسقط صرويد فلا بد من الفحص عن حاله وقد اخرج
 الشيخان لخلق كثير من تكلم الناس فيهم ايشارا كالبينات الا دلالة الشرعية على فيها
 يجوز الناس فضل العمل بها فكان في ذلك فضل كثير لامة افضل من تجرحهم
 كمال الحافظ المزني والحافظ الزليعي رحمهما الله تعالى ومن اخرجها الشيخان
 صم كلام التام فيهم جعفر بن سليمان الضبي والحارث بن عبيد بن ثاب
 الحبشي مخلدا لقسوا طفي وسويد بن سعيد الحدادني ويونس بن ابى اسحاق
 السبيعي ابى اوس فقد بان لك ان ليس لنا ترك حديث كل من تكلم الناس فيه
 بحجج الكلام فر بما يكون قد تويم عليه ظهرت شواهدا وكان له اصل وانما
 لنا ترك ما انفرد به وخالف فيه الثقات ولم يظهر فيه شواهدا ولو اتانا فتحنا
 باب ترك الحديث لكل راو تكلم بعضا لناس في مجرم الكلام لذهب معظم احكام
 الشرعية كما مر انتهى ومثله في الميزان الحفوة پس چونکه محدث و بلوی شیخ عبد الحق رحمة
 الله عليه اشعة اللغات و جامع البركات تجمین احادیث آمدن از حجج بر در خانهای خود
 بر اسی انتظار می عائن من نمو و شواهد و متابعات آنها احادیث صحیح فقه هم یافته شدند
 که لغا ح مؤننین سرح باشند بر جا که جوهر سیر کنند نه در عدم منع حقیقی شأن بقرات لغزای
 با اهل احتقا و نشان نمیرسد بر احادیث در شمال این چنین امور اگر چه موقوفه بظاهر بودند یا غیبار

در روایت صحیحین تکلم کرده نشود.

...
 ...
 ...

ظاهراً ما يحكمه فروغ حياشاً جناناً في شرح الاسلام اليحمي ذكر بالانصاف في شرح الباقى
 شرح الفتى العرائى آورده كه ماتى عن صحابى موقوفاً عليه حيث لا يقال من قبله الخ
 بان لا يكون للاجتهاد فيه مدخل حكمه الرفوع انتهى وعلاسه سخاوى وشرح الفيروده كه
 قال ابن العربى فى العقب اذا قال الصحابى قولاً لا يقضيه للناس فانه محمول على السند
 الى النبى صلى الله عليه وسلم ومنه هيكلك وابو حنيفة انه كالسنه امام وهو الظاهر
 من احتجاج الشافعى في الجديدي يقول عايشة فرضت الصلوة ركعتين حيث اعطى
 حكم الرفوع لكونه مما لا مجال فيه للرأى انتهى وما قطن ابن حجر وشرح نخبة الفكر فى رد
 كه ومثال الرفوع من لقوله حكما ما يقوله الصحابى مما لا مجال للاجتهد فيه ولا له
 تغايق ببيان لغزاً وشرح غريب كالاجنار عن الامور الماضية من بدأ الخلق و
 اخبار الانبياء والايات كالملاحم واهوال يوم القيمة وانما كان حكم الرفوع
 لان اخباره بذلك يقتضى منبره ولا مجال للاجتهد فيه كما موقف الصحابى
 الا النبى صلى الله عليه وسلم انتهى وابن حجر وكتاب النكت على ابن الصلاح فرموا كه
 ما قال الصحابى مما لا مجال للاجتهد فيه فحكمه الرفوع كالاجنار عن الامور الماضية
 من بدأ الخلق وقصص الانبياء وعن الامور الايات كالملاحم والفن وصفة
 الجنة والنار والاخبار عن حمل يحصل به ثواب مخصوص وعقاب مخصوص انتهى
 وسيد محمد زرقالى وشرح المصطلح فرموده كه ولو خلى عن قرينة الرفوع فهو الموقوف
 انتهى وآية كفته انه كه بيان غريب انها آورده ابن كلام نيز از محل خود تارق است كه
 غريب حديث صحت او امرتاقى نبى باشد كه نفس غريب حكم يضعف كره شود فيمن
 عبد الحق محمد دهلوى ورفتم در مشكوة فرموا الخ اللسان الصميم ان كان مزاجيه احدا
 يسمى غريباً ويثمة الغريب فرداً ايضاً والبراد يكون راويد واحد اكونه كذلك و
 لوفى موضع واحد من الاسناد لكن يسمى فرداً نسبياً وان كان فى كل موضع من
 يسمى فرداً مطلقاً وعلم مما ذكرنا ان الغرابية لا يثمة فى الصحة ويحبون يكون الحديث
 الصحيح غيراً بان يكون كل واحد من رجاله ثقة والغريب قد يصرح بمخفى الشناء

فان قيل
 واما ما ذكره
 من الاحتجاج
 الشافعى في
 الجديدي
 يقول
 عايشة
 فرضت
 الصلوة
 ركعتين
 حيث
 اعطى
 حكم
 الرفوع
 لكونه
 مما
 لا
 مجال
 فيه
 للرأى
 انتهى
 وما
 قطن
 ابن
 حجر
 وشرح
 نخبة
 الفكر
 فى
 رد
 كه
 ومثال
 الرفوع
 من
 لقوله
 حكما
 ما
 يقوله
 الصحابى
 مما
 لا
 مجال
 للاجتهد
 فيه
 ولا
 له
 تغايق
 ببيان
 لغزاً
 وشرح
 غريب
 كالاجنار
 عن
 الامور
 الماضية
 من
 بدأ
 الخلق
 و
 اخبار
 الانبياء
 والايات
 كالملاحم
 واهوال
 يوم
 القيمة
 وانما
 كان
 حكم
 الرفوع
 لان
 اخباره
 بذلك
 يقتضى
 منبره
 ولا
 مجال
 للاجتهد
 فيه
 كما
 موقف
 الصحابى
 الا
 النبى
 صلى
 الله
 عليه
 وسلم
 انتهى
 وابن
 حجر
 وكتاب
 النكت
 على
 ابن
 الصلاح
 فرموا
 كه
 ما
 قال
 الصحابى
 مما
 لا
 مجال
 للاجتهد
 فيه
 فحكمه
 الرفوع
 كالاجنار
 عن
 الامور
 الماضية
 من
 بدأ
 الخلق
 وقصص
 الانبياء
 وعن
 الامور
 الايات
 كالملاحم
 والفن
 وصفة
 الجنة
 والنار
 والاخبار
 عن
 حمل
 يحصل
 به
 ثواب
 مخصوص
 وعقاب
 مخصوص
 انتهى
 وسيد
 محمد
 زرقالى
 وشرح
 المصطلح
 فرموده
 كه
 ولو
 خلى
 عن
 قرينة
 الرفوع
 فهو
 الموقوف
 انتهى
 وآية
 كفته
 انه
 كه
 بيان
 غريب
 انها
 آورده
 ابن
 كلام
 نيز
 از
 محل
 خود
 تارق
 است
 كه
 غريب
 حديث
 صحت
 او
 امرتاقى
 نبى
 باشد
 كه
 نفس
 غريب
 حكم
 يضعف
 كره
 شود
 فيمن
 عبد
 الحق
 محمد
 دهلوى
 ورفتم
 در
 مشكوة
 فرموا
 الخ
 اللسان
 الصميم
 ان
 كان
 مزاجيه
 احدا
 يسمى
 غريباً
 ويثمة
 الغريب
 فرداً
 ايضاً
 والبراد
 يكون
 راويد
 واحد
 اكونه
 كذلك
 و
 لوفى
 موضع
 واحد
 من
 الاسناد
 لكن
 يسمى
 فرداً
 نسبياً
 وان
 كان
 فى
 كل
 موضع
 من
 يسمى
 فرداً
 مطلقاً
 وعلم
 مما
 ذكرنا
 ان
 الغرابية
 لا
 يثمة
 فى
 الصحة
 ويحبون
 يكون
 الحديث
 الصحيح
 غيراً
 بان
 يكون
 كل
 واحد
 من
 رجاله
 ثقة
 والغريب
 قد
 يصرح
 بمخفى
 الشناء

وهو من اقسام الطعن في المحدث انتهى ودر جواهر الاصول آورده که الغریب هو
الذي انفرد به لعدم الضابط من يجمع حديثه كما اذا انفرد عن الزهری
رجل من يجمع حديثه ويقبل انتهى مگر چونکه فتوح الهند رحمة الله علی غیره تخمین بین
احادیث حکم کرده و مولوی محمد سحاق رحمة الله علیه نیز بابت نشان که با بیان در غربت
پس چندان سخن غریب منقدرست خصوصا در آن جنس که بسبب کثرت طرق آنرا حسن
گفته باشند قال الشيخ رحمة الله علیه فی مقدمه للشکوته واما اجتماع الخبره و الحسن
فیستکلون بدان الترمذی اعتبرا الحسن تعدا الطرافه کیفیکون غریبا انتهى و آنچه بعض
عوام میگویند که اگر این احادیث بصحت هم رسد تا نیز مفید ظن آمد نه یقین آن در باب
اعتقادات بابت مفید مدعا نمیکرد و اقوال لامحاله بنیاد احادیث مطلقا مفید یقین نمیکردند مگر
این مغربیت چه در بهر اعتقادی لازم نیست که نبولش بر این یقینی بود نظیرش احتمالات
علماست در اعتقاد زیادتی ایمان و نقص او و گفتن تا مؤمن نشاء الله تعالی و عدم آن
و نبوت لقمان ذوالقرنین و خضر و تبع و اسیریمیم و غیره از مسائل الاعتقادیة
الشیخ اثبت بها العلماء بالاجار الاحاد و الدلائل المظنفة اگر اعتقادوی غیر از ویلی قطع
ثبوت نیافتی تا چیرا علماء مرفوقین مثبتین این اعتقادات بر ای اثبات معای خود دلائل
علمیة قایم کرده می و یا بنا بر اثبات معاند و دیگرند بان البته هر اعتقادی که از رویات
باشد بر ای اثباتش و بسبب قطع الثبوت مطلوب است چنانچه علامه خوارجی در حواشی بیضا و در تفسیر
فوله تعالی من الارض مثلهم فرموده قول فی الحدیث اشارة ان الارض کالعلماء
طبقات متفاصلة وهو المعروف فی الاحادیث الصحیحة و قیل هی الا قال لیس
الصدقة ولیست هذه المسئلة من ضرر دیات الدین حتی یکفون ان کوفها او
تردد فيها انتهى بما لکشف نیز بر فتن اباح اهل ایمان بهر جا که خواهند و فاداه نظایر ساستند
مقران شیخ عبدالوهاب شعرائی رحمة الله علیه میبزان کبری آورده که وقد ذکرنا فی
کتاب الاجوبه عن ائمة الفقهاء و الصوفیة ان ائمة الفقهاء و الصوفیة کلامهم
یشفعون فی مقلدیم و یلاطون احد هم عند طابع روحه و عند و الامتکن

لا وجود ای
این حدیث را
نیست که بخارج
نیست که بخارج
مگر بسبب یزید
مفید یقین
مگر آنکه در
فایده یقین
مگر آنکه در
در وقت شیع
دو حال تکلیف
سوال نیامست
بکینند

وتكبره وعند الفثرو الحشر وعند الحشا والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم
 في موقف من المواقف ولما مات شيخنا شيخ الاسلام الشيخ ناصر الدين اللقاني
 رآه بعض الصالحين في المنام فقال له ما فعل الله بك فقال يا احسنى لملكك
 في القبر ليا لاني اتاهم الامام مالك فقال مثل هذا يخرج الى سوال في ايمانه
 بالله ورسوله تنجيا عنه فتنجيا عنى هم واذا كان مشائخ الصوفية يكتبون باهم
 ومريد بهم في جميع الاحوال والشائد في الدنيا والاخرة فكيف بائمة المذاهب
 الذين هم واتاد الارض وادكان الدين وامناء الشارح على امر رضى الله عنهم
 اجبعين فطبت نفسا يا اخي وقرعينا بتقليد كل امة منهم تهى ومير شاه ولي الله
 محمد وبهوى ورحمة الله البانعة وموهبة كاذمات الانسان انقطعت علائق
 ورجع الى مراجع الاصل فيلحق بالمشكاة وصار منهم والهم كالهامهم ذبيح فيما
 يسعون وربما اشتغل هؤلاء باعلاء كلمته الله ونصر حزب الله وربما كان لهم
 له خير يابن ادم وربما اشتغى بعضهم الى صورة جديدة اشيئا قاشد يدا
 نانيا من صل الجبله ففرع ذلك بابا من المشاك واختلطت برفقة منه بالنسبة
 الهوائية وصار كالجسد النوراني وربما اشاق بعضهم الى مطعوه ونحو فامد فيما
 اشغى قضاء لشوقها انتهى ونيز وان كتاب واذا مات الانسان كان للنفمة
 نشأة اخرى فيلشى فيض الروح الكهي فيها قوة فيما بقي من الحسن المشترك تكفى كفاية
 التهم والبضو والكلام بمدد من عالم مثال انتهى **مسئله** **هايت**
 كاطعام طعام ودرخيرات ميت از عايد خيرات مفيد **براي ميت** بشرطيك لوجوه الله باش
 چنانچه در ورثه صغير صاحب حق ورا مال صرف هم نبود وغائب هم نبود وان بطريق دست
 بعد از مرگ تامل و هم نبود و مال بر و موي هم اگر سي نيا و زه باشد بسبب تنگ ناموس بد
 گويي خلق و درياكار موي هم نباشد تا حسن شيا بر ايميت است انشاء الله تعالى وفي العالم الكبير
 وان اتخذ طعاما للفقراء كان حنا اذا كانت الورثة بالخين فان كانت في الورثة صغير
 المرء يتخذ اذ ذلك من الورثة كذا في لتا تخانية انتهى استحسان الحاخيترة وان اتخذ

سید محمد طاهر ان طاهر طعام و در وقت میت بعد از مرگ

ولی المیتة طعاما للفقراء كان حنا الا ان يكون فی الوتره صغیرا فلا یتخذ ذلك
 من الذکر انتهى و زاد الاخرت ست از مرأة الاخرت که اجابت طعام که برای میت پخته
 باشد مکروه است این انگاه است که از مال تزکة میت کرده باشند زیرا که تزکة حق در ثمان
 است و اگر در ثمان نباشد حق بیت المال است اما اگر کسی از مال خود برای میت طعام
 بپزند و خلق را بخوراند بی شبه حلال است زیرا که پیغمبر صلی الله علیه سلم بروج حمزه رضی الله
 عنه طعام شام و سوم روز و دهم روز و چهلم روز و شصت و شصت ماهی سالیانه داده است و بعضی
 صحابہ رضی الله تعالی عنهم نیز بخچین کرده اند هر که این را متکبر باشد پس از فعل رسول صحابہ را
 متکبر شده باشد آتی و در ریاض الناصحین آورده است که طعامی که از برای میت برکم و
 ناموس یا که اگر چنین بکنم مژمان گویند که از مرده خود حساب بندشت بران دعوت طعام
 خوردن مکروه است و طعامی که خویشان اهل میت را فرستند آن طعام غیر از اهل میت
 و یگان را خوردن مکروه است مگر کسی که بلائی تغزیت از دور آمده است که باز بخانه نزد کسی
 را که جنازه را در در برند جائز است که بخورند و در خلاصه الفقه آورده است که گفت پیغمبر علیه
 الصلوٰة و السلام که خدا بیغالی از او بیزارست و من نیز بیزارم که طعام بخورد پیش از گدشتن روزه
 و خانه مصیبت مگر فقیران را و فقیه صغیر غایب و رفته نباشد که انی مسائل للشیخ
 الاسلام دهلوی شایح صحیح بخاری یعنی خیرات برای فقرا پخته باشد دعوت که دعوت بعد
 از سه روز از خانه اهل میت خوردن جائزست نه قبل از آنکه یا م تغزیت اند و الدعوة انما
 شرعت فی السورلا فی الشور علامه مطاوی در حاشیه مر فی الفلاح آورده که قال فی البواریة
 یکره اتخاذ الطعام فی لیوم الاول والثالث و بعدا لاسبوع و نقل طعام الی المقاب
 فی الواسم و اتخاذ الدعوة بقراءة القرآن و جمع الصلحاء و القراء للتحکم و لقراءة سورة
 الانعام او الاخلاص ما قال البرهمن الحلیه لا یخاوا عن نظر الانه لا دلایل علی الکراهة
 الا عند جمیر و هو ما شره الامام احمد از ماجة باسناد صحیح عن جریر بن عبد الله
 کنا بعد الاجام الی هل المیت ضعمهم الطعام من البنا حتره و هو فصل الجاهلیة و اما
 ید علی کراهته ذلك عند الموقوف علی ان قد عارضه ما شره الامام احمد ایضا

بند صحیح و الوعد اود عن عاصم بن کلیب عن ابیر عن رجل من الانصار قال اخرجنا
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جازة فلما رجع استقبله على صراط فجام
 وجى بالطعام فوضع بيده ووضع القوم فاكلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يلو
 اللقمة في فيه الحد فهدا يد اعلی باختر صنم اهل الميت الطعام والدعوة اليه
 بل اذكري في البراذنية الجسامن الكتاب لا استحسان وان اتخذوا في الميت طعاما
 للفقراء كان حسانا في استحسان الخائنة وان اتخذوا في الميت طعاما للفقراء
 كان حانا الا ان يكون في الرزقة صغيرا فلا يتخذ ذلك من التركة انتهى
 یعنی بطریق خیرات جائزست نہ بطریق دعوت و غیر محل ترضی گزفته تصوم مودی خیرات
 کردن بیچ فائده ندارد و حیرت گجراتی یعنی در مجمع البحار و تحقیق لفظ ظهر نوشته که الصدقة
 ماکان عن ظهر غنی و بعد از دو وسط می آرند و کلا صدقة کامله الا عن ظهر غنی و
 هو ثمر علیه ای الشئ للمتصدق به غیر مقبوله ان قضاء الدیون اجب استھی و خواه خواه
 ابن عباس است را نکال و محتاج کرده بپاک ساختن و شیا الی بیان و نوشته با فرض گرفت
 ایشان را خوار کردن نام خیرات کرده نان خوردن برای مژه شوخی ندارد و فقها در باب مصرف
 الزکوة می نویسند لا تقبل صدقة الرجل و اهل قرابته شحوا و یح حتی یبدا بهم
 فی حاجتهم انتهى و این خیرات نیست که پس ماندگان را قرضه و محتاج خوار کرده خواه مخواه
 برای نالم و ناموس و بحیر فکراهه نان خوردن بلکه اگر بعد از مرگ پس ماندگان را آسوه مرتفع الحال گشت
 بمیدر پیار خویره خیراتی است چنانچه در حدیث متفق علیه آمده که سعد بن ابی وقاص از
 حضرت صلی الله علیه وسلم اجازت بخیرات دادن همه مال خود خواسته بود و حضور قدسی او را
 اجازت ندهد مال اوده فرمودند که انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذر نذرهم
 هم عالة یتکفون الناس انک لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله الا اجرته المقمة
 ترضعها الی فیل براتک متفق پس صدقه و خیرات کردن بر اعیاست که اموال کثیره دارند
 و بعد از خیرات اولاد و شان محتاج نمیگردند که نه کس خواه خواه ترضی گزفته خیرات کند
 خیرات بی مایه تلاوت قرآن و خواندن درود شریف و کلام طیبه الا الله محمد رسول الله

ع
 ک

و کلمه تجویذ تسبیح فاطمه رضی الله عنها و غیره اذکاء و عیبت که اینها را خوانده بر ایمیست ثواب
 اینها یکجمله اگر زیاد خوانده است تا کلمه طیبیه یا الحمد شریف یا قل هو الله شریف چند
 هزار بار خوانده نوازش عیبت نجشده بلکه همه اهل خانه را مناسبت در اوقات فرصت بعد
 از صلوة هر قدر که میسر آید از کار و ادعیه خوانده بر مردگان خود غیره مسلمین نجشده
 که دعا برای مرده بسیار فضیلت است که بچاره درین حالت مثل غریق در قلع و بقیقاری
 و فریاد و زاری بهر طرف دست میزنند تا کسی در متش بگیرد چنانچه در حدیث بیعتی وارد
 است ما للیت فی القبر اکال لغریق المنغوث ینظر حیوة تلحقه من اب و اخ
 او صدق فاذا للحقه کان لحدی الیمن لآدیاد ما فیها انشی اهل سنت جماعت مومنان صلوات
 بر ما بید که از صحبت و روش فرقه شاذه محدثه و با بیچنین اخصاب کنند که از اقا قائل شیطان
 مار میکنند که ایشان سخن اهل اسلام از مردگان اند و فتنه که مسلمان می میرد و هنوز
 عمل نیک چاره دفع عذاب خود کردن هم نمیتواند و لاچار میشود اهل بنی فرقه مثل شیطان
 دشمن انسان این وقت را وقت قلوب او دانسته از بائی و از از دعای خیرات در اوقات متبر که
 مثل شب جمعه عیدین و چهل و سالیانه و شب برات غیره اوقات معینه برای منح میکنند و
 میگویند که درین اوقات دعا و خیرات باین هیئت مخصوصه بدعت محرکست و عرض ایشان
 ازین منع و تمنی عیبت است که هر گاه او از عمل خود هم علاج دفع عذاب از خود کردن هنوز
 نمی تواند و پس ماندگان او را نیز از دعا منع کنیم تا همیشه در عذاب و دوا و یلا عذاب نند بعد
 او اهل این فرقه مثل شیطان بعد از مصیبت اهل اسلام خوش میگردند و درینجا یک حکایتی
 برای هدایت قلوب قاصد از امام الهدی نصر بن مخرفیه ابواللیث که بچاره واسط
 فشاگرد امام یوسف میگردد آورده میشود ایشان در کتاب تنزیه سباب فضل جمعی آرند
 که من از والد خود شنیده ام که ایشان میفرمودند که مرا از صلح عمری رحمة الله علیه سجد
 است که ایشان در یک شب جمعه در جامع مسجد آمدند که نماز فجر آنجا خوانند چونکه راه بریکه
 مقبره گذشتند در دل خود گفتند که هنوز وقت تا بر آمدن صبح ضائق بسیار است باید که در
 اینجا و مقبره بنیم متصل مغیره نماز نفل دو رکعت خوانده بریک فقرتیکه ده شستند تا که

حکایت عجیبی از فتنه ابواللیث

نامه خواب برایشان غالب آمد و خوابی می بینید که همایل قبور از قبرهای بزرگ حلقه حلقه
 شده نشسته سخنهای مجلس میکردند و یک جوان مخوم حیران پریشان بجا آنها گنبد خیره دار
 نشسته هم دیدند برایشان ایسوا آنها می نگارنگ لب برپوشه با هم پوشیده آمدند هر یک
 از آن اهل قبور یک یک جوان خود گرفت و درون قبر خود نازان و فرحان برفت آخر
 آن جوان بجا و بی بهره لاجرا بطرف ریه جرات انتظار ایستادند بپشت مخوم بطرف
 چتر خود گردید و وقتیکه نزدیک قبر خود شد داخل شد و خواست صالح قمری گوید که من از پسریم
 که ای بنده خدا تو چرا چنین مخوم پریشان خراب حال هستی گفت نوندیده که چه قدر خواب آنها
 آمده بودند من گفتم بلایم نگارنگ خواب آنها آمده بودند آن جوان گفت که این خیر آنها و صد فائده
 داد و عیب بود که برای ایشان عجزان اقرارهای شان فرستاده بودند هر چه ایشان دعا و خیرات برای
 ایشان میکنند ایشان در شب حجه میرسد من باشم ملک منم بودم همراه والد خود برای
 حج آمده بودم چونکه در بصره رسیدم من بپار شدم بمروم مادرم بعد از من شخصی عقد نکاح
 کرده در عیش و خوشی و آرامی دنیا مشغول شد و مرا فراموش کردم و گاهی زبان نمی رود
 و نه دعای بر آسمان میکنند من مخوم دورین خواری بنامم و چه کنم و نمائنده کسی ندارم صالح
 قمری رحمت الله علیه بگوید که من از پسریم خاتم مادر خود در بصره در کدام محله میباشد و نامش
 چیست آن جوان نشان داد چونکه خواب بیدار شدم و ازین واقعه غریب حیران بر آمی
 جوان مخوم گردیدم بعد از ادائیگی نماز صبح در طلیت نشستم در محله نشان داده بر درش استاده
 آواز دادم از اندرون خانه آوازی شنیدم که میگفت تو کستی جواب دادم که من صالح قمری
 هستم گفت اندرون بیامین اندرون خانه رفتم اول گفتم که بهتر است که بان در سخن من بشنوی
 که دیگر کسی نشنود آنگاه قریب او شدم که تا بین یک پرده کر باسی نده بود من گفتم که خدا بفرماید
 بر تو رحمت کند و از پسر می هست باز گفتم دامن گفتم گاهی نشد بود بدانه آن زن آه خود
 بر آورد و فرسوس ناست طویل کرده گفت که یک پسر می لبند میداشتم و از وطن خود سنده
 همراه خود آورده بودم خوش صوت و مینو تقاعدترین جوانان بود در اینجا نیز نامم قضآن
 جوان واقعه مظهر بیان کردم و وقتیکه من قصه بچین و سبکی جوان شروع کردم آب

از چشم مادرش مثل چشمه آب جوش زده هاری گردید و گفت که ای صاحب قری آن اسپرم دل بند و
 بگره بزند می چسب آن زن مرا نبرد و داد و گفت که برای تو چشم و غلظه کبیده هر انواع که نیت
 و تصدقات برای او بهتر دانی بکن من نیز پس ازین روز او را از دعای خیر صدقات
 و خیرات فراموش نخواهم کرد تا دم مرگ صالح فری میگویند که من آن دریم نار او
 انواع خیرات در سه روز صرف کردم و در شب جمعه آینه در آن مقبره رفته بود و در ساعت
 نفل ادا کرده متصل یک قبری آنجا کرده نشتم و سبب کرده در خواندن در خوشنویس
 گردیدم تا آنکه خوابی بر من غالب آمد پس بهمان حال دروش سابق آنم و گمان از قبور آن بزمین
 آمد دیدم و آن جوان خوشنویس فرحان سفید لباس نهایت خندان فرحان از قبور آمد و دیدم و
 نزد من آمده گفت ای صاحب قری الله تعالی اصل سانه بنور رحمت کند و سحر جیل ترا قبل از این
 که بدیدم فرستاده تو و مادر من بمن مشب جمعه قبل از ورید است که آن من هم مثل دیگران
 صاحب توفیق گردیدم و عند الله جایی عزتم یافته من گفتم که شما جمعه شب جمعه عامی شناسید
 گفت که جمعه روز افضل الایام صاحب انوار ساطعه ظهر من الشمس است ما هر که نماند از دنیا را
 هم میشناسیم و قبل از آمدن شب جمعه میگوئیم که سلام بر صاحب لوح و قلم و بعد از رفتن او نیز و
 درین روز و شب میان مسجد قائم میگردیم برای زیارت و ملاقات یکدیگر میگردیم و بیجا
 سیر بر جا که میجوئیم بهایم آتشی و این حکایت از امام الهی می تقیان شمس است بر او بیست
 که شنیدنش فلو تقاییم هم فرخنده است که دید که دان من الحاحه لما تبغض منه لاهن و شاه
 عبد العزیز رحمة الله علیه کفیه الفم ادا التلق برای تاکید برین امداد و کوشش صدقات خیرات و
 اندک اول حالتی که بجز در حد شدن روح از بدن خواهد شد فی الجمله از حیث سابقه لغت متعلق
 بدنی دیگر مغر فان از انجا جرح باقی است و آنوقت گوید یا برنج است که چیزی را تا نظرت
 چیزی ازین طرف در زندگان بر دگان درین حالت از دور میزد و در گمان منظر حقوق مرد
 ازین طرف می باشد صدقات داعیه فاسخه درین وقت بیجا اوجمی آید و ازین است
 که طوالت بنی آدم تا یکسان علی الخصوص تا یک چله بعد موت درین نوع امداد و کوشش
 تمام می نمایند مولوی اسمعیل صاحب رطاط منقح از مسجد احمد صاحب فضل از باب دوم

آورده که پس هر عبادتی که از مسلمان اد اشود ثواب آن بروح کسی از گذشتگان برسانند
 طبقی رسانیدن آن عامی بجناب الهی است که ثواب این عبادت بآن رسانند پس آنچه
 البته بهتر و متحن است و اگر آن کس که ثواب بر وحش میرسانند از این مضمحل است مثل خرما و
 دستار و دوشنبه و غیر هم پس بقدر حق وی خجلی رسانیدن این ثوابی داده تر خواهد شد
 پس در خوبی این قدر از امر محرم و فاجح معنی اعراض ندر و نیاز ماعت و لشک شبه
 نیست انتهی و اگر در حان پزیری برای خمره و دیگر صفت بعضی خرم رلیا مخی خوار می هم دست هد
 تا هم از فائده که دعا خواندن برای میت است خالی نباشد فقهاء ابو الیث رحمة الله علیه چنین
 می فرمایند که لا یترک العمل لاجل الریاء یقال فی مثل ان اللذنی یخرب من ذنبا للذنوب
 کلامه کانا یعلون اعمال اللیث مثل الریاطات و الفناطیر المساجد فکان للناس فیه
 منفعة وان کانت للویاء فو میا یفعله دعاً احد من المسلمین المتتقین بها انتهی
 و آنچه عبادت قنای می برابر گذشته که و بیکه اتخاذ الطعام فی الیوم الاقل و
 الثالث و بعد الا سیوح و نقل الطعام الی القبر فی المزم و اتخاذ الدعوات لفقراء
 الفقراء و جمع الصلوات و الفقراء لغتة و لقراءة سحوة الانعام و الا خلاص انتهی
 طعام را که برای ایصال ثواب میت کرده باشند مکره نمیشود بلکه این عبارت حق آن
 طعام است که بطریق دعوت تیار کرده باشند که آن مکره است چنانچه عبادت قنای مذکور
 که بعد از عبادت مسطور است برین امر شاهد عدل است حیث قال الحاصل ان اتخاذ الطعام
 عند قراءة القران لاجل الاکل بیکه دان اتخاذ طعاما للفقراء کان حسناً انتهی
 و عبارت قنای خانینیر مصرح یایست حیث قال بیکه اتخاذ الصیایفة فی ایام
 المصیبة لانها ایام تامقت فلا یلین بها ما یكون للشر وان اتخذ طعاماً
 للفقراء کان حسناً اذا کافوا بالغبین وان کان فی الودانة صغیره تیخذ و اذک
 من التركة انتهی و در قنای و می ظهیریه آورده فلا یباح اتخاذ الصیایفة عندنا
 ثلثة ایام و هی ایام المصیبة لان اتخاذ الصیایفة للشر انتهی و در قنای و می
 است و لا یباح اتخاذ الصیایفة ثلثة ایام فی ایام المصیبة و اذا اتخذ فی کل

كذا في خزانة المفتين وان اتخذ طعاماً للفقراء كان حسناً اذا كانت اليد في
 بالعين فان كان في لونه تصغير لم يقبض واذلك من التركة كذا في لنا ترخانية
 انتهى في الفخر القدير ويكره ان يتخذ الضيافة من اهل الميت لانه مشتمع في
 الشرا في الحزن قالوا هي بدعت مستفحمة لما روي الامام محمد بن صالح
 باسناد صحيح عن حبيب بن عبد الله قال كنا نعد الاجماع الى الميت وصنعهم الطعام
 من البياخة انتهى قال الشيخ ابو الحسن السدوسي في البلد المتبرع من مهاجرت
 فخر القدير قوله ان يتخذ الضيافة اي يتخذ الطعام على وجه الضيافة ولا يوزن الا اجرام
 ممن يعهد حضورهم على وجه الاجتماع على الطعام الا في الضيافة فان العرس لا على
 وجه القرية للصالحين وفي الحاجة فلا يورد ما روي ان اهل بيت النبي صلى الله عليه
 وسلم صنع طعام للنبي صلى الله عليه وسلم وصحابه يوم مات اميت عنهم ان القرية
 منذ اية دامت فكيف يكره في بعض الايام سيما ايام تذكروا وهو مما يدعو الى
 القرية فان الفرق بين الطعامين جلي معلوم مع قطع النظر عن النية قوله لانه
 منزع المزاى لانه خارج عن مقتضى الحال فانفاق المال فيه تضييع واسلاف
 في غير موضعه قوله الاجتماع الى اهل الميت اي لونه لادعوى اهل الميت اياهم
 المنيرك بهم والتقرب باطعامهم وصنعهم الطعام على وجه اجتماعهم لونه والله تعالى
 اعلم والظاهر ان من الطعام ما هو مشتمع يوم الموت ايضا كالطعام للتقرب منه
 ما هو مكره كالطعام للضيافة ولتقوية النوازل مثلا والله تعالى اعلم انتهى وشرح
 بزخ اوردوه كحل الحديث على انه يكون لاهل المصائب يتخذ الطعام على سبيل
 الضيافة ونيز وار مست كوتبين انه لا يكره لاهل المصيبة ان يتخذ الطعام للفقراء
 ولا يكره لهم الاكل من ذلك انتهى زين عبارات علما محققين هو يدست كتحا وطعام
 ورايم مصيبت اگر بسبيل ضيافات باشد نا اتخاذا وكرهه خودن اولاباس استيد و اگر ترا طعام
 وبين ايم بر ابي اصيل ثواب باشد مشتمع بسنون او صحى و تا بعين رضوان الله
 تعالى عليهم اين مستحب ميرنشد بلكه وقت نزع روح ترويت جمع شده ورايم كفتند

که از مال خود وصیت کن که برائے تو صدقه داده شود چنانچه در نسائی و غیره روایت
 کرده اند که اخبارنا الحارث بن مسکین قرآءة علیہ انا اسمع من ابن القاسم
 عن مالک عن سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن جباذة
 عن ابيه عن جده قال خرج سعد بن جباذة مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض
 معازيره وحضرت امة الوفات بالمدينة فقبل لها وصيها لصدقة فقالت فيم اوصي
 المال ما ل سعد فتوفيت قبل ان يقدم سعد فلما قدم سعد كوفلك له فقال
 يا رسول الله هل فيها ان تصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فقال سعد
 حائط كذا وكذا صدقة عنها لاطسما لادعاه النسائي وغيره من اصحاب
 العقلم وحاظ ابن حجر عسقلاني رحمه الله عليه ومطالع حاليه ايت کرده که قال
 احمد في الزهد حدثنا هاشم بن القاسم ثنا الاشجعي عن سيفان قال قال طاووس
 ان اباي نبيتي في قلوبهم سبعاً فكانوا يفتنون ان يطعم عنهم تلك الايام اشهي
 والي نعيم ورحمته نيز اين ايت نموده وائمة حديث صحيح او کرده اند و نيز تفسير كنز
 اند که مراد از قائل كانوا وصيها رضوان الله تعالى عليهم جميعين اند و حافظ ابن حجر
 باشمي مجمع الزوائد آورده که عن مرعي بنت نردة ان عمرا بن حصين رضي الله عنه
 لما حضرته الوفاة قال اذا نامت فشد اعلی بطن عمامة فاذا ابعثتم فاجتري و
 اطعموا الاله الطير في الكبير و آنچه ضیافات مکره گفته اند علت که است تخصیص
 روز نیت بلکه ضیافات بعد از ایام وفات منع است چنانچه عبارات مذکور برین شاهد اند
 حال آنکه ضیافات را نیز بقول مفتی به بعد از دفن جائز فرموده اند چنانچه علامه زاهد می
 درها و می بعلامت شرط یعنی شرح طی وی آورده که و بکوه الولیمة علی المیت قبل ان
 یفصل جماعاً و عن محمد بن یحیی بعد المدفن و قال مالک یکره قبل ثلاث ایام
 و القتیبی علی قول محمد بن اثنی عشر عبارات کتب فقها قبل ازین من کوشند اند و ال اندر نیکه
 تا نسه ضیافات منع است که ایام صیبت انداز آنها مفهومی میشود که بعد از سه روز
 مکره نیست لان مفهومی لکنب حجة بلکه در شرح برنخ بعد که است ضیافات بعد از سه روز

تصح نموه قال بكرة لاهله اتخاذا نلا فرباء وا لا غنياء الى ثلثة ايام ويكره لهم
 اكله ايام ثلثة ايام فلا يكره اتخاذا اطعام لمن مات لم يتك لا روحا على
 سبيل الضيافة ولا يكره اكله منه لا للغف ولا للفقير يدعى اليه ويرسل اليه اشته
 ومثله في اللالي الفاضلة وانظر صاحبنا ومي بزاريه بعد از مهت وزين حيا فت كوفته
 صاحب غنيمة المستمى قول اولار ونوه حيث قال لا يخطون نظرا لا دليل على الكراهة
 الا حديث جبرير بن عبد الله المتقدم وهو انما يدل على كراهة ذلك عند الموت
 فقط على انه قد عارضه ما رواه الامام احمد بن محمد والوداع عن عامر بن
 كليب عن ابي عن رجل من الانصارى قال خصنا مع رسول الله عليه السلام ففاننا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على القبر يصيح الحافر يقول ادسع من قبل
 رحليبه ادسع من قبل رأسه فلما رجع استقبلنا حتى امرنا فجاؤ وجي بالطعام
 فوضع بيننا ووضع القوم فاكلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يلبك اللقمة في
 فيه ثم قال اني اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها فارسلت المرأت تقول
 يا رسول الله اني ارسلت الى اليقيم اشترى شاة فلم اجد فارسلت الى امرأة فارسلت
 الى جاري قد اشترى شاة ان يرسل اليي يثمنها فلم اجد فارسلت الى امرأة فارسلت
 بها الى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعميه لانه مني فمنا يدل على الحاجة صنع
 اهل الميت الطعام الدعوة اليه انتهى پس ان كراهت كراهيت جبرير بن عبد الله معلوم
 ميگر ويهان بل وقت موت منحصر كره است واز حديث عامر بن كليب جوارضيات بعد از
 وحق ثابت نموده پس هر دو حديث قول امام محمد كراهيت ثابت گرديد پس از اين مفهوم
 هر دو ياد گرديد كه بعضي علامه ترمذي كه تاسه روز بعد از سر روز ضيافت را كره ميگويند
 بر خلاف قول امام محمد ان قول شان مرجح غير معمول عليه است اما ان معارضه را كه
 شايح ميمنه با ورون حديث عامر بن كليب يا حديث عبد الله بن جبرير نوه علامة
 شايح در عايشه زخمنا ورفق نموه حيث قال فيه نظر فانه واقعتا لا يعم لها مع احتمال
 سهب خاص بخلاف حديث جبرير على انه محتمل في المنقول في مذهبنا

وهذا ذهب غيرنا كالشافعية والمخالفة استدلالا بحديث جابر بن عبد الله كونه على الكوفة اتفق
 الذين صلوا عمر من شامع ميمونة فخرجوا وجره كما ذكره ابي بكر بن ابي عمير في نقل علامته ابي بكر بن ابي عمير
 في رواه محمد بن عبد الله بن جابر بن ابي عمير في وقت ومنتقول بحديث غيره بل كما قال بعض
 علماء المذهب مخالفة ذهبنا فتاوى وروايت عاصم بن كليبة واقع حال ومختم بسبب خاص
 تامر وكونه بجي اصل ست جبره وروايت مخالفت ليست بل كما زهر وروايت بعينه
 قول امام محمد ثابت است كما بيناه واما مخالفت تسليم كونه شود وروايت امام محمد حديث عاصم
 بن كليبة تانيه وفتيحه قول امام محمد مفتي به وروايت جبره وروايت صحيح مؤيد وويل او
 موجود است حديث مخالفت را تاويل كونه با موافقت كرون لازم است و استدلال
 نمودن شافعية حمله بان بر حنيفه حجت نميگردد و اما صاحب فتاوى علامه علي القاري در
 شرح مشکوٰه تحت حديث عاصم بن كليبة اتوال مخالفة را بيبك نوع خاص مقيد كونه خوب
 تطبيق و او حديث قال هذا الحديث بظلمه بر وجهي ما قرده اصحاب مذهبنا من
 ينيكده اتخاذا الطعام في اليوم الاوّل الثالث وبعده الاسبوع كما في البرازية و ذكر
 في الخلاصة انه لا يباح اتخاذا الضيافة عند ثلثة ايام قال الزياجي لا يأس
 بالجلوس للمصيبة الى ثلثة ايام من غير ان يكاب محظون من فوثر الوسط والاطرف
 من اهل الميت قال ابن الهما يكره اتخاذا الضيافة من اهل الميت والكل الوه
 بانه شرع في الشر لا في الشر قال هي بد عن مستنقح وروايت امام احمد بن حنبل
 باسناد حسن عن جابر بن عبد الله قال كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعهم
 الطعام من النياحة انتهى فبينما نحن ان يقيد كلامهم بنوع خاص من اجتماع يوجب
 استنجاء اهل بيت الميت فيستطعمونه كرها ويجعل كون بعض المورثة صغيرا
 او خائبا ولم يعرف رضاه او لم يكن الطعام من عند احد معين من مال الميت
 قبل تصمونه وفودك وعليه يجعل قول قاضي حنبل يكره اتخاذا الضيافة في ايام المصيبة
 لانها ايام تناسف فلا يليق بها ما يكون للشر وان اتخذ طعام الفقير وكان حسنا و
 اتا الوصية بتاخذ الطعام بعده وانه يطعم الناس ثلثة ايام فبطلت على الاصح

او قبیل بجز ذلك من القلت هو الاظهر انتهى پس مولانا علی نقاری کہ بعضی اقوال
 علماء مذہب بیک نوع خاص مقید ہوئے علامہ شامی نیز وجہاً شایع منیباً من قیادت ارشاد
 فرمودہ حیث قال ولا یتم اذا کان فی الوردۃ مضغاً لا وغائباً انتهى ودر معراج
 الدر ایہ اشخاص طعام وغیرہ را کہ در برابر یہ مکروہ گفتہ عدت کراہت آن ہمہ یا و سمعہ
 را کہ روایت فرمودہ و ہذا الافعال کتبہا للسمعة والریاء فقیہ و عنہا لا تہم لا یرون
 بحاجہ اللہ تعالیٰ انتهى ازین معلوم شد کہ اگر برون یا و سمعہ اشخاص اور یوں غیرہ کنند
 ناجائزست و ہذا فی الضیاق و اما لا یصل التواب فهو سنة قبل مضی اللیلة الا کے
 الی سبعة ایام کما فہذا عن الطحطاوی معزیاً الی الشرع حیث قال فی شرحہ الا سلام والعتق
 ان یتصدق ولی المیت لہ قبل مضی اللیلة الا ولی بشئ مما یتسیر لہ فان لم یجد شیئاً
 فلیصل رکعتین یکسواہما اللبیت قال و یجبت ان یتصدق عن المیت بعد
 الدفن الی سبعة ایام کل یوم بشئ مما یتسیر انتهى و در فتاویٰ پرہنہ آورده کہ در کتب
 گفتہ کہ مستحب تصدق بروقت ہفت روزہ اگر نماز یا روزہ یا عتاق یا عبادتی دیگر کند تواب
 او بہت رسد راست و میرسد و در مطالعہ گفتہ منست سنت کہ قبل مضی شب اول
 تصدق کند و اگر نتواند دو رکعت نماز گذارد و بعد از فاتحہ در ہر رکعت آیہ کرسی یکبار پڑھوے
 لکن اگر روزہ یا رنج اند و بعد از فراغ یگوید الہی این نماز گذارم تواب این را یگویند
 میت برسان انتهى او این راصلوۃ ہول نیز گویند کہ بخواند این میت از ہول قہر و
 فزع او نجات بیابد و در فتاویٰ غرائب آورده کہ دستخبان یتصدق عن المیت الی
 ثلثۃ ایام وان زاد علیہا فهو افضل انتهى و در خزائن الروایات گفتہ کہ دستخبان
 یتصدق عن المیت بعد الی سبعة ایام انتهى در شرح بر نخ بروایت ابن مکی حدیث
 آورده فرمودہ کہ قال علیہ الصلوۃ والسلام اللیلة الا ولی عقیق علی المیت فصدقوا
 عنہ و ینبغیان یواظب علی الصدقة سبعة ایام و قبیل الیبعین فان المیت
 یتشوق فہذا الایام الی بیتہ انتهى منہ تعیین تاریخ برای صدقہ و دعا
 و زیارت مستنونست چنانچہ علامہ ابن حجر کے رح در شرح

علمت نماز ہر روز

در بیان تعیین تاریخ
 و قضیہ اوقات
 نیز کہ و غیرہ

الرعين امام نودي فرموده قال الامام ابو شامة شيخ المصنف رحمه الله تعالى
 ومن احسن ما اتبع في زماننا ما يفعل كل عا في اليوم الموافق ليوم مولده
 صلى الله عليه وسلم من الصدقات اصطلاح المعرف واظهار الزونية والعرف
 انتهى ونيز ابن حجر كى در نعمة الكيرى على العالم اترا قظا بن حجر عتقاني نقل نموده كه
 وشيخى ن تير اليوم عينه فان كان ولد ليل فليقم الشكر بما يناسب الليل
 كالا طعام والقيام وان كان لدها وفيما يناسب ليلها ولا بد ان يكون ذلك اليوم
 من عر ايام الشهر بعينه حتى يطابق قصته موسى عليه السلام في يوم عاشوراء انتهى
 وشيخ ابن الرصلع ورتة كرة الجيمين فرموده كه ومن ادايا لحب لهذا النبي كرى صلى الله
 عليه وسلم ان يكون معظا الليلة ميلادة واليوم الذي ظهر الله فيه فينى لكل محب
 مخلص ان يظهر السرور والبيارة في تلك الليلة و صلحها وميتهم هلة اولادها ما يمكن
 الحصور كرتها ويدخل السرور عليهم يعلمهم انه انما فعل ذلك محبة لتلك الليلة وسرور
 بهلوا اعتناء بفضلاها ويبين لهم انها اشرف الليالي عند الله تعالى انتهى وحافظ
 جمال سوطى در وظائف اليوم والليانة فرموده كه وعمل المولد كل سنة في ربيع
 الاول استشارا وسرورا بمولدا النبي صلى الله عليه وسلم من محموا انتهى وشيخ
 الامام بر بن الدين جبرى در موعدا الكرام فرموده حق على كل انسان من امتنا الداخل
 في ملتة التوتيرة بهذا المولدا السعيد في كل عام جديدا ولى ما كان هذا
 التوتيرة في هذا الشهر الاظهر فيه انتهى وعلامه مسطغانى در ودها لينة فرموده كه فرعه
 الله صورا اتخذ ليلى شهر مولدا المبارك اعيادا ليكون اشدة علة على من قلبه مرض و
 اعجى لوتنتى بعض اقوال علماء در تعيين تاريخ عرس مولدا حضرت صلى الله عليه وسلم
 فرموده تدروا ما تعيين تاريخ برامى اعراض مشايخ واوليا وفاضل وواعظى عامه مومنين
 پس رفتا وى جنبدا وى فرمودت كلاباس بالجميعة التى جعلت على سنة الشيخ الخليل
 الكبير احمد بن علوان نقضا الله به فان المقصود الزيارة والقرأة لدر انتهى وايضا
 فيه كلاباس بزيارة الايام في يوم معرف كزيارة الشيخ الخليل الكبير عيسى بن اقبال

تاريخ مولد النبي
 صلى الله عليه وسلم

الهتار في كل سبت من مرجبل لمفرج وكذا زيارة الشيخ الجليل الكبير الملقب بـ
 جميل الخرسبت منه وكذا لباس زيادة الشيخين الجليلين القطين الشهيرين محمد
 ابى بكر الحاكمي محمد بن حسين الجعفي من معهما من الاولياء في اول خمسين ولا
 انكار بل يتخذه لزيارة هؤلاء والولاء في يوم مفارقة ارواحهم عن بلادنا
 كما قد رنا ه اتنى ودر مجمع الروايات آورده كه ان اراد ان يتخذ قيمته فليتخذ يوم يادراك
 يوم مؤنه و يجتاط في الساعة الى نقل فيها من حلان ارواح الموقى ياتون في ايام
 الاعراس في كل عام في ذلك الموضع في تلك الساعة فان ارواحهم يفرجون
 بذلك ويدعون لهم والا يدعون عليهم انتهى وورق وضع الهدي اعمال الشيخ
 احمد بن محمد فاروقى هم آورده كه وفي بعض الكتب اذا اراده ان يتخذ الوضحة
 ينبغي ان يجتهد يادراك ساعة اليوم الذي مات فيه يجتاط في ادراك الساعة
 انتقل من حوزة الجسد فان ارواح الموقى ياتون في ايام الاعراس في كل عام في ذلك
 الموضع في تلك الساعة فيبغى ان يطعم الطعام الشراب في تلك الساعة فان قفل
 يفرح ارواحهم وان فيه تاييرا باينا فسادا راء وشيئا من الماكولات المشروبات
 يفرحون وليسرون به ويدعون لهم والا تحزنوا على ذلك ودعوا عليهم انتهى و
 زيور ان كتاب آورده كه ورايت في بعض الكتب ان لما قوفى النبي صلى الله عليه وسلم
 اطعم عنده كل يوم واحدة من امهات المؤمنين اخرهن عائشة رضى الله عنها اطعم
 ابو بكر الصديق اكثر اهل المدينة وكان ذلك ثاني عشرة من شهر ربيع الاول ولما
 هذا هو الاصل في اتخاذ الناس هذا اليوم يوم مولود انتهى وعلامه شيخ ما برسد ٢
 ورسالة خود از كتاب الشامل آورده كه ويوم مولود صلى الله عليه وسلم بمواكب الصديق
 رضى الله تعالى عنه من نفاقة وتصديق بما تصدق ابو هريرة رضى الله تعالى
 عنه في ذلك بثلاثة اقراص من شيعر انتهى ووزا ثبت بالشيخ عبد المحيى محمد بن موسى
 كه فان قلت هل هذا الخبر المشاع في يارنا في حفظ اعراض الشائخ في ايام وفاتهم هل
 فان يكن عندك علم بذلك فاذكر لنا قلت لك عن ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب

المتقى المكي فقال ذلك من طرق المشائخ دعاواتهم ولهم في ذلك نبات قلت
 كيف تعين ذلك اليوم دون سائر الايام لظن انكم صاغت بعض اشياء بهذا الصواب
 والاكتحال يوم عاشوراء فانه سنة على الاطلاق بعد من جهة الخصوصية ثم
 قال قد كرر بعض المتأخرين من مشائخ المغرب ان اليوم الذي وصلوا فيه الى جناب
 القدس خطا فركه بريح من الخيول والبركة والنورانية اكثر واوفر من سائر
 الايام ثم اطرق مليا ثم رفع رأسه فقال لم يكن في زمن السلف شيء من ذلك
 وانما هو من محنات المتأخرين الله اعلم انتهى ونيز در توضيح الهدى نوشته که
 قال المشائخ والعلماء ينبغي للزائر ان يراعى وقت وصالحه خصوصا في يوم العرس
 فان له تأثيرا بليغا وانهم قد وجدوا في الزيارة في هذا الوقت فوائد باطنية و
 بركات وكرامات ظاهرة اكثر واكثر في حال حياتهم لهذا قال الشافعي في يومه
 الكاظم تزيان محراب وكان الشيخ ابو عبدالله النوري يقول اذا كانت الرحمة
 تتراعى ذكرهم فما طنتك بمواطن اجتماعهم على ردهم ويوم قدومهم
 عليهم بالخروج من هذه الدار الغائبة المسلوقة بالحن والشدايد وهو قدير بهم
 من ردهم فارغين عن العلائق البشرية والوسائل لنفسائهم والهاجس
 الشيطانية فزيادتهم في ذلك الوقت هبة لهم وتعرف لما يتجدد لهم من نزول
 الرحمة عليهم حصول زيارة القربى عنهم فهم اذن مستحتم ان سلبت
 عن محرم ومكرهه وفي تفسير در المنثور تحت قوله تعالى سلام عليكم بمسا
 صبركم فخم شعبة الكا اخرج ابن المنذر وابن مردويه عن النبي صلى
 الله تعالى عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأتي احدا على
 رأس كل عام وليسلم على قبور الشهداء ويقول سلام عليكم ما صبرتم فنعمر
 عقيل الدار وابوبكر وعمر وعثمان على رضى الله تعالى عنهم كانوا يفعلون
 ذلك وروى ان فاطمة رضى الله تعالى عنها كانت تاتي قبر حنيفة بن عابد
 الطيب على رس كل عام فترى انتهى ودر سراج الهدى آورده که ويجاز

لی ساعته نقل الترحم فان ارواح الموقی یاتون فی یام لعربین حتی کل عام فی ذلک
 الموضوع فی تلك الساعة فان بذلك تفوح الارواح وان فیہ تاثیر ایلینا فاذا
 رأوا شیئا من الخبیرات والصدقات یدعون لهم ولا یدعون علیهم کذا
 فی شرح کنز الفارسی وعمدة الحدیثین محقق حقیقہ شیخ عبدالحق بلوی حتمہ اللہ تعالیٰ
 علیہم ما ثبتت ایسہ فمؤہ اندک قہمت الشیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لیلۃ
 التالتاسع من ربيع الآخر وهذا هو اللکن ادرکنا علیہ سیدنا الشیخ الامام
 الحارثی لکامل الشیخ عبدالوہاب المتفی القادری المکی فانہ کان یحافظ یوم عرسہ
 فیہ التاریخ ما اعتمادا علی هذه الروایة وعلی ما رأی من شیخ شہر الکبیر علی
 المتنبی ومن غیرہ من المشائخ وقد شہر فی بیارنا هذا الیوم الحدیث مشہور وھو
 المتعارف عندنا ما نحن من اهل ہند من اولادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد
 یقال ان وفاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الیوم السابع عشر ولا اصل لہ انتہی ودر
 حزن رت کہ حضرت سید محمد منہ نو از قدس سترہ برح قطب عالم خواجہ نصیر الدین ہنس
 سرہ در شب ہر دوہم رمضان المبارک کبیر تصدق کردی اطعام فقرا و مساکین نموس
 انتہی ودر زمانہ یہاں لیکہ از لغو ظات حضرت مخدوم چانیان قدس سرہ است میفرمایند
 کہ یکے از شراط صدقہ ارادت نیست کہ برح کسی کہ طعام کند یا بد کہ وقت بطیعت
 کہ آن بزرگوار صلت کرہہ بفقرا اطعام نماید انتہی و محدث دہلوی شایع اللہ رسالہ
 التباہ فی سلسل الیاریان در برنجوہ کہ اخبار فی سید الوالد قال کنت اصغر فی
 ایام المولد طعاما صاۃ بالذبح صلے اللہ علیہ وسلم فلم یفقر فی ستر من العین
 اصغر بہ طعاما فلم احد الا حصۃ اسقلیا فقہمہ بین الناس فوا بقر صلے اللہ
 علیہ وسلم لعین یدیرہ المحصل انتہی انتہی وزیر ایشان لمعات فرمودہ اند کہ ازین نجاست
 حفظا عن مشائخ و محافظت بزیارت قرانی ایشان التزام خواندن صدقہ دادن
 برای ایشان عشاء تمام کردن تعظیم آشا اولاد و منصبہ ان ایشان انتہی دمولانا شاہ
 عبدالعزیز دہلوی حتمہ اللہ تعالیٰ علیہ رفتومی خود تحریر فرمودہ اند کہ رفتن بر قبور رجب

فی توضیح برای بیان نام حضرت سید محمد منہ نو از قدس سرہ

سال یک روز زمین کرده بصورت اول آنکه یکت زمین نموده یک شخص یادو
 شخص بغیر ببت و جماعی مردم کثیر بر قبو محض برای یارت و انتقام روزن این قدر
 از راوی احادیث صحیح ثابت است و در تفسیر و منشور نقل نموده که بر سال آنحضرت صلی الله
 علیه سلم بر قبا بر می رفتند و تا مغربت بر اهل قبو میفرمودند این تقدیر ثابت است و منتهی آنکه
 بهیبت اجتماع مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام الله کنند و فاتحه بر شیعیان یا طعام نمودند و می
 در میان حاضران نمایند این قسم معمول بزبان پیغمبر صلی الله علیه سلم و خلفا راستین بود
 اگر کسی این طور بکند باک نیست زیرا که درین قسم قبیح نیست بلکه فایده احیای اموات را
 میرسد و طوری جمع شدن بر قبور نیست که مردمان یکت زمین با سها نفیس و فخره پوشیده
 مثل عیشادمان شده بر قبا جمع شوند و در قفس غیر مسلم عزایم و دیگر بدعات منوعه مثل سجده بر
 قبور طواف گردان قبوی نمایند این قسم حرام و ممنوع است بلکه بعضی افعال ازینها بکفر
 میسازند و همین محل این دو حدیث است و لا یجعلوا قبورکم و ثانیاً بعد چنانچه در مشکوٰه موجود
 اند است و در صراط مستقیم که آن را مولوی اسمعیل و مولوی عبدالحی بر بلفظ طات حلیقه
 سید نامزد کردند نوشته اند که پس الحال اگر کسی اتباع پیغمبر صلی الله علیه سلم منظور داشته
 در شب برات و تقبره جمع صلوات نموده اذیة افرو کند او را بجا افت پیغمبر صلی الله علیه سلم
 ملامت کردن نمیرسد آنتی و نیز شاه عبدالعزیز در فتوی مولود نوشته اند که در تمام سال و مجلس در
 خانه فقیر منعقد میشود مجلسی که اول و شریف و مجلسی که شهادت جنین اول که مردم روز شهادت
 یکیکه در دل پیش ازین قریب چهار صد یا پانصد کس بگذرند هر یک از کس باز یاده از آن
 فراموشی آیند و در دو میخوانند بعد از آن که فقیری آید می نشیند و در فضائل جنین که در حدیث
 شریف وارد شده در میان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت این بزرگان تفصیل بعضی حالات
 و بد ملی قاتلان ایشان وارد شده نیز بیان کرده میشود و درین ضمن بعضی حرفها از غیر مردم
 یعنی جن پرپی که حضرت ام سلمه دیگر صحابه رضی الله تعالی عنهم شنیدند نیز مذکور کرده میشود
 و خواهبان می متوحش که حضرت ابن عباس و دیگر صحابه رضی الله تعالی عنهم بداند و دلالت
 فرماتند و روح مبارک حضرت جناب سالت تاب صلی الله علیه سلم میکنند مذکور میشود

وبعد از آن ختم قرآن پنج آیت خوانده بر حاضران نموده می آید درین بین اگر شخصی
 خوش الحان سلام بخواند یا مرتبه شروع اکثر حضار مجلس این فقیر را موقت بکلام حق میشنود
 و اینست قدریکه بعمل می آید پس اگر این چیز تازه فقیه بهین وضع که مذکور شد ندانند یا ندانند
 اقدام بر آن اصلاً نمیکرد یا قیامند مجلس موافق و شریعت پس حالش اینست که بنا بر پنج دوازدهم شهر
 ربیع الاول بعین مردم موافق معمول سابق قراهم شوند در خواندن در و مشغول شوند
 و فقیر می آید اولاً بعضی از احادیث فضائل حضرت صلی الله علیه و سلم مذکور میشود بعد
 از آن ذکر ولادت یا عادت و نهد می از حال رضاع و حلبه شیریف و بعضی از آثار که درین
 آوان بقلوب آدمکبر عرض بیان می آید پس بر حاضران طعام یا شیرینی فاخته خوانده فقیر هم آن
 یک ساعت مجلس میشود آهنگی مولانا شرفیج الدین برادر مولانا شایع العزیز در جواب سوال
 نیز فتویٰ بجواز تعیین تاریخ فرموده اند چنانچه عبارت سوال و جواب چنین است سوال
 بر سر قبر زکی در سال حج آمدن و آن را روز وفات و عرض فرار دادن بلا چو یکیز زبان
 سیال غیر قارست چه حکم دارد و جواب آن اگر چنان غیر قارست اما آنچه آن تقدیر کرده میشود
 زمان را از شب و روز و ماه و سال نهار اشترعاً و عرفاً و مقررست چون یک حد تمام میشود باز
 از سر شروع میشود و بعین حساب رمضان بشهر صوم و در بچه شهرت حج و همچنین شهرت دیگر در دوره
 حکم بالنظر داده میشود چنانچه در حدیث است که به نوعی عرض کردند در حضور جناب نبوت
 مآب صلی الله علیه و سلم که حق تعالی جنات حضرت موسی علیه السلام غرق فرعون درین روز
 عاشوراه کرده است برای شکر آن روزه میگردد جناب نبوت مآب صلی الله علیه و سلم فرمود
 انما حق موسی عنکم فصام یومها شنود او اهل اناس بصیامه نیز حضرت نبی صلی
 الله علیه و سلم حضرت بلال را وصیت میکردند بصوم روز و شب نیز فرمودند فیه ولدات
 و فیه انزل علی فیها اجرت و فیها صیوم بنا برین یاد کردن آن تاریخ و آن راه رسم مردم
 اقتدا کرده چون مردمان ازین جهان بحافظت این رسم گذاشته اند ایشان را انتظار رسوئی
 و ولد یا کسی دیگر از اقرار خود میباشند پس رفع انتظار آن فائده است معتد به معاملات مکتشف
 و ریافت نشد که چنین روز اجتماع ارواح و انسان در عالم برزخ هم میفتود پس

اندر او بدعا و تقوی و طعام بدعتیست مباح و وجه فرج ندارد و نیز مولانا مذکور در جواب سوال دیگر
 فرمودند سوال تخصیص ناکولات در فاتحه بزرگان مثل کچهره در فاتحه امام حسین نوشته در
 فاتحه شیخ عبدالحق و غیر ذلک همچنان تخصیص خوردن بزرگان حکم دارد جواب فاتحه طعام
 که بی نیت از محنت است و تخصیص که فعل مخصوص با اختیار است که باعث منع نمیشود از نیت
 تخصیص همانا از قسم عرف عادات اند که بمصلح خاصه مناسبتی نخبه ابتدا بظهور آمدن زنده اند زنده نیت
 میشود ع بافته در حق کچهره صاحب مختار صاحب قبیله دیگر فقها تصریح نموده اند و تخصیص
 آن حضرت صلی الله علیه سلم در فرج جانور و تقسیم گوشت آن را بصدق خدیجه رضی الله
 تعالی عنها بطریق صحیح ثابت است الله اعلم بالصواب انتهى و نیز مولانا فرج الدین رساله
 تذکره و مزارات اولیا نوشته قسم دیگر آنکه حکم باز میباید بر ابراهیم صلوات بر ابراهیم رح میت نیت
 نمیشود می رضایه یکی علی التبعین بدین یا بطریق سالانه فصلنامه بنام آن مقرر سازد این قسم نیز
 جائز است بنا بر عمل بر آنکه جناب صلی الله علیه سلم از طعام و لحم زود صدق حضرت خدیجه رضی
 الله عنها میفرستاد انتهى شاه عبدالعزیز رحمة الله علیه تفسیر عزیزی در تحت قوله تعالی
 صراط الذین انعمت علیهم نوشته اند که بیکت در کلام در انفاست در افعال و در
 مکانات ایشان در صحبتان اولاد و نسل ایشان زیارت کنندگان ایشان پس ظاهر
 میگردد و انتهى و در تفسیر سوره قدر نوشته اند که وبالجملة مضمون این سوره معلوم میشود که عبادات
 و طاعتات بکثرت نیک مکانات متبرکه که حضور و اجتماع صالحان در ایجاب ثواب و زیارت کثرت
 و نواز قرنی عظیم حاصل میشود انتهى و در تحت تفسیر بیت و اذ قلنا اذ دخلوه فی القرية
 و هو ۱۰ اندر سوره آنکه بعضی مواضع متبرکه که در نعمت و رحمت الهی گشته اند یا بعضی خاندانها
 قدیم اهل صلاح و تقوی خالصتے پیدا میکنند که در آنها احداث توبه نمودن طاعات بجا
 آوردن موجب سرعت قبول ثمرات نیک میباشد زمین جاست که ابن مردویه از
 ابی سعید خدری روایت کرده که ما روزی همراه آنجناب علیه الصلوٰة و السلام هنگام
 شب سفره یا سفر می رفتیم چون آخر شب شد بر نپشته کسی که شسته آن را در آن لختل می
 گفتند آنحضرت علیه السلام فرمودند ما مثل هذه الثمنینه اکامثل لبیب الذی

قال الله تعالى اني ابراهيم اذ خلوا الهمالب بمهدا وتولوا حطة الايتا متحقنا ولى الله
ورائنا ورجال بهير سيد على جهلى نوتته كه نقل ست ازان حضرت كه در نشات خود نوشت
اندر كه ورا وقت كه بسزيب تو نگاه آدم صفي الله عليه السلام فرم چون نزديك آن قدم نگاه
سيدم سحر كاوه فقه عظيم بيده شالحه و علامه على القارمى فرمات شرح مشكوة تحت
حديث شل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوا لاثنين فقال فيرولدات
وفيل نزل على نراه مسلم نوشته اند كه فى الحد دلا لى على ان الزمان قد يتغير بما يقم فيه
وكذا الكائناتى وكيز ورمقات تحت حديث ما من سلم يوم ليلة الجمعة او ليلة الجمعة
الا وقاه الله فنته القبر طراه احد الترمذى فرموده كه وهذاليد على ان شريف
الزمان لى تاثير عظيم كه ان فضل المكان له اثر جليله اتى وانچه احاديث صريحه در خصوص
اوقات زياره واروده اند بعضى زان است كه يدر نه دوى و فوالوقا آوره كه هر چه
ابن ابى شيبه فى مصنفه عن عباد بن ابى صالح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان ياتى قبورالاهل بهدوا باحد على رأس كل حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم
فغم غيبه التارقال و جاءهم ابو بكر ثم عمر ثم عثمان حتى لله عنهم فلما
قدم معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهم ا جا جاءهم قال كان النبى صلى الله
وسلم اذا واجر الشعب قال سلام عليكم بما صبرتم فغم جوا العلمين انتهى وما مضى لال
الدين سوطى و تفسير البر المنثور بالنفسى الما ثور آورده كه اخراج ابن منن رو ابن مردويه
عن ابن رضى الله تعالى عنده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلقى ا حد اكل
علم و يسل على قبور الشهداء و يقول سلام عليكم بما صبرتم فغم غيبه لدارق قنم
ابن جرير عن محمد بن ابراهيم قال كان النبى صلى الله عليه وسلم ياتى قبور الشهداء على رأس
كل حول و يقول سلام عليكم بما صبرتم فغم غيبه اللار ابو بكر و عمر و عثمان
و على رضى الله تعالى عنهم كانوا يفعلون كذا ك انتهى و در مختار شرح لى لى لى كه
نقل كره آورده كه و سجت ان يور مر شهداء احد لى كين ابى شيبه ان النبى صلى
الله عليه وسلم كان ياتى قبور الشهداء على رأس كل حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم

نوراحاديث وار
تفصيل اوقات

فضم عقبة الدار انتهى وفي نور الايمان في بيان اثار حبيب الرحمن قال على التقارى في
 ابن ابي نبيتان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قبور الشهداء او باحد على رأس كل
 حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعمر عقبة الدار وقال الشيخ الدهلوى ان
 ابا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما كانا يفعلان كذلك بعد موته صلى الله عليه وسلم
 والا فضل ان يكون ذلك يوم الخميس انتهى وايضا ويتحجب ان يزور مسجد قبا
 والا فضل الزيارة في يوم السبت فانه صلى الله عليه وسلم كان ياتيه كل سبت ما شيا
 وراكبا اى مرة كذا ومرة كذا رواه البخارى كذا في فتح القدير وروى انه صلى الله عليه
 وسلم اتاه يوم الاثنين وكان سيدنا عنتر رضي الله تعالى عنه ياتي قباه يوم الاثنين
 والخميس كذا في شرح المناسك وروى عن محمد بن المنكدر انه صلى الله عليه وسلم
 ياتي صبح السابع عشر من رمضان الى ثبأ وقال النووي في الحديث جواز تخصيص
 بعض الايام بالزيارة وهذا هو الصواب قول الجهم لو كان ابن مسلة المالكى
 ذلك وقالوا العله لم تبلغه هذه الاحاديث انتهى وميز دران ست وتزار القبور
 استجابا في كل سبوع كذا في مختار التوازل وفي شرح لباب المناسك ان الافضل
 يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس فقد قال محمد بن اسمعيل القوتى يعلمون
 يزورهم يوم الجمعة ويوما قبله يوما بعد كذا اخرج البيهقي في معجم البركات انه
 يعطى للميت في اليوم الجمعة الا دراهم اكثر مما يعطى في سائر الايام حتى انه يعرف
 الزائر اكثر مما في الايام الباقية وفي خزائن الروايات ان الزيارة يوم الجمعة بعد
 الصلوة ويوم السبت الى طلوع الشمس يوم الخميس في اول النهار وقيل في
 اخر النهار وفي مطالب المؤمنين وعن محمد بن عيسى سلم انه قال من زار قبر
 والديه او احدى في كل جمعة غفر له وكتب بارا كذا في روضة الصمد وروى عنه
 البيهقي في شعب الايمان مرسل في الحزانة الجمالية ينبغي للولد ان يزور قبر ابويه
 يوم الجمعة بقرا عند هالو عند احدى من غفر له بكل اية وكل حرف فيها وتحت
 في الليالى المتبركة كغفرى الحجة والعبدان وعاشوراء وسائر المواسم كذا في

بتوبه اصحاب الناس مجاعة قالوا يا رسول الله لو اذنت لنا فنجرتنا فو ضحنا فاكن
 واذنتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلوا اقالا فجماء عمر فقال يا رسول الله
 ان فعلت قال لظنر لكن ادعهم فضل زوارهم ثم ادع الله لهم عليها بالبركة لعن الله
 من يجعل في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالوا فد عا بنطع
 قبسطه ثم دعا بفضل ان زوارهم قال لجعل لرجل يحيى بكف ذرة ويحيى الاخر
 بكف نمر ويحيى الاخر بكرة حتى اجتمع على النطع من ذلك شئ يسير قال
 فدعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبركة ثم قال اخذوا في وعيتكم فاحذروا في
 او عيتهم حتى ماتوا في العسكروا الاكلماوه فاكوا حتى تبعوا وفضلت فضلت
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهد ان لا اله الا الله واشهد اني رسول الله
 لا يلقى الله بهما عبدا غير شاك فيحجب عن الجنة ورواه مسلم في باب الايمان قال
 التور في شرحه وفي هده الحجة علم من اعلام النبوة الظاهرة واما اكثر نظائر
 التي يروي مجموعها على شرط المتواتر ويحصل لعامة القطعي فذ جمعها العلماء وصنعوا
 فيها كتب مشهورة انتهى وشرح شهاب الدين سمرقندي در عوارف المعارف آورده
 كه وكان بعض الفقهاء عند اكل يشرف في تلاوة سورة من القرآن بحضور الوقت
 بذلك حتى لم يبق جزء الطعام باقوا لا الذكر انتهى ومولانا شاه بهار عزير در فتاوى خود نوشته
 اند كه در وقت كه بهيئت اجتماعي مردمان كثيرين صح شونده ختم كلام الله كنند و فاتحه بخيرتني
 يا طعام نموده قديم در ميان حاضران نمايند اين قسم معمول نامه بغير غير خدا صلى الله عليه
 وسلم و خلفا را شدين نموده اگر کسی اين طور بكنند باكن نسبت زيرا الذين قسم قجر نسبت بلكه
 فائده اجماعا و اموات حاصل ميشود انتهى بلكه حمل الشيان نيز بهن طابق مرسوم و مرج بود
 چنانچه عمل فعل خود را در ديگر فتاوى خود بيان فرموده اند كه بعد از آن ختم قرآن و پنج آيت
 خوانده بر حاضر فائده نموده مي آيد انتهى و نيز فرموده اند كه پس تر بر حاضر از طعام يا چيز
 فائده خوانده تقسيم آن بحضور مجلس مے شود انتهى و نيز در فتاوى خویش فرموده اند
 كه طعاميكه بران نياز حضرت اامين عليه السلام مي نمايند و بران فائده دل و دود

خوانند بزرگ میشود و خوردن آن بسیار خوب است می مولوی الحق صاحب بنام خود نیز
 چنین فرموده و امام باقری رحمه الله علیه در التظیم فی فضائل القرآن العظیم نوشته که من
 قرأ سورة قمر ليش على طعام بجانته امن وكفى حجة الكليتين انتهى و امام نووی در
 او ذکار فرموده که در بیان کتاب ابن السنی عن عبد الله بن عمر بن العاص رضوان الله
 تعالی عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انک ان تقول على الطعام اذا قرب الیه
 اللهم بارک لنا فيما کوننا قتنا و قنا عذاب النار انتهى و شیخ شهاب الدین ابن حجر الشرح
 الغنی در کتاب تہ القوامی فرموده که قال النبی صلی الله علیه وسلم من قال عند اول المطعم
 اللهم بارک لنا فيما کوننا قتنا و قنا عذاب النار لم یغفر ذلک و یؤکله له فیہ انتهى و
 شیخ شهاب الدین ابن حجر در معجم المعرف للمعارف آورده که و ما یذہب اداء الطعام
 المغیر لمزاج القلب ان یدعونی اول اطعام ید الله تعالی ان یجعله عوناً علی
 الطاعة انتهى و علامه قسطلانی در مواهب اللدنیة نوشته که شیخ البخاری فی تاریخ
 عن عبد الله بن مسعود عن من قال ین یوضع الطعام بسم الله خیر الا سماء الارض
 و فی السماء ولا یضر مع اسم داء اجعل فیہ رحمة و شفاء لم یضره ما کان استغنی و چونکه
 اتفاق و اجماع اهل حق برین شده است که هرگز می یال کبر بسم الله و الحمد لله شروع گردد
 قطع و بی برکت است و هرگاه دعا برای مودگان همدفین روح شان دادن نیز از می یال
 است پس لای ال الحمد شریف و غیره ادعیه خواندن بر طعام صدقات سنون خوبترند چنانچه امام
 نووی و دیگر ائمہ حدیث بعد از ذکر حدیث کل امر ذبیال لم یبدل بالحمد لله و قطع فرموده
 اند که در این دعا هر امر خیر و مهم خواندن الحمد است لهذا این رسم عوام اهل اسلام مخصوص آن
 گردیده که عبادت بمن بنگرند لکن من القصرین رفیع بدین رسم عوام منتخب اند قال فی
 الد المختار و حاشیة للعلائق الثانی اما عند الصفا و المریة و عرفات فیومها
 کالدعاء ای که برضه المطلق بدعاء فی سائر الامکنه و الاذمنت علی طبق او مرتبت
 به السنة و منه الرقع فی الاستسقاء فانہ ایضا صحیح کما جزمه فی القیة خزائن
 فیسط یدیه حذاء صدقه کذا رو عن ابن عباس من فعل النبی صلی الله علیه وسلم

فی عن تفسیر السمان ولا ینا فی طری المستخلص للامام ابی القاسم لانه ان من اذاب
 الدعاء ان یدعو مستقبلا ویرفع یدیه بحيث یرى بیاض بطیه کامکان حمله
 علی حاله المبالغه و الجهد زیاده الالهتمه کما فی الاستسقاء وعود النفع الی العامه
 و هذا علی عدل ما ولذا قال فی حدیث الصحیحین کان صلوات الله علیه سلم لا یرفع یدیه
 فی شیء من عوائده الا فی الاستسقاء فیرفع یدیه حتی یرى بیاض الطیبه لایرفع کل
 الوجه کذا فی شرح المینت و مثله فی شرح الشرع انتهی مثله قال الطحاوی فی حاشیته
 علی اراق الفلاح **مسئله** نذر و نیاز اولیاء الله که عوام بلکه بعضی خاص هم میگویند
 مرادشان قربت اولیاء الله باشد بلکه آن نذر الله و قربت برای دست غرض شان ازین نذر
 تقرب الی الله است و نسبت نذر بسوی ولی الله بجمله است که ثواب ابن بقلان در الله
 بر سر چنانچه همه اهل اسلام روغن خیراتی که برای مسجد میخرند آن روغن مسجد میگویند نه آن
 خیراتی که برای علما و فقرا میگویند آن را نان علما و فقرا میگویند یعنی میگویند که نان علمای تبار
 کرده ایم حال آنکه ازین روغن نان مرادشان تقرب مسجد و علما میباشد بلکه نفع شان ملحوظ
 داشته بطرف اینها منسوبند و تقرب برای خداست شاکر فی الله روح و در فتوی نوشته اند
 که اگر مالیه و شیر و بخر و غیره نیاز و فاقه نذر کی بقصد الصیال (تربیع ایشان) پذیرد بخوارند
 نیست و طعام نذر الله انغبار خوردن نشاید تهی و در فضل الخطاب شاه مجید الغریز
 آورده که حقیقت این نذر است که اهدا ثواب طعام انفاق بذل مال روحیت که است
 مسنون و از روی احادیث صحیحیه در وی بصحیحین من اجل ام سعد و غیر این نذر منکر
 ایضا میشود پس حاصل این نذر است که ان شدت قلت مثلا اهدا ثواب هذا القدر
 الی العم فلان و ذکر ولی برای تعیین عمل مندر و برای دست نه برای صرف مصرف این
 نذر و ایشان متوسلان آن نمیباشند از اقرار بخدمت هم نظر ان امثال ذلک و
 همینست مقصود نذر کنندگان بلا شبه و حکمه آن صحیح بحسب الوقایه لانه نذر به معنی
 فی الشرع انتهی مولوی رفیع الدین در رساله نذر نوشته که لفظ نذر که ای متعلق میشود بر معنی
 شرعی است چه عرف است که آنچه پیش نذرگان بپردازند آن را نذر نیاز میگویند که شی نذر

مسئله نذر و نیاز اولیاء الله

نفسی از آن گاهی بیباید و حکم آن نذر نیست که اگر بخیع محض ای او بیاید حرام است
 که دارد شده لاند رغبه الله و نیز قضا حاجت بالاستقلال از کسی نخواهند او مالک نفع
 و ضرر خود اعتقاد کردن نوعی از شرک است تا اگر بصورت است نذر واقع یکی از سه وجه تا مباح
 است و جاول آنکه خاص برای خدا یعنی عالی است ایشان مصرف محض اندگو یا میگوید الهی اگر
 این مردن حاصل شده نذر تو چند مزار آن صالح برساند دوم آنکه ایشان بشفیع سازد گو یا
 میگوید یا حضرت در جناب الهی برای حل این مشکل عاکنید که اگر این مشکل حاصل شد از طرف جناب
 الهی برای رومی این مشکل از بقدر طعام یا بقدر آنچه رسانم تا ثواب آن بشما عائد شود این معنی
 چیز جزو دارد چرا که جناب نبوت آب صلی الله علیه وسلم حضرت کبیر العزیزین علی رضی الله تعالی
 عنه را وصیت فرمودند که نازده باشی از طرف من قربانی کرده باشی مسعد بن عماره را فرمودند
 که چاهای بنان کن و بگو که هذله کاه سعد سوم آنکه آن بزرگ در جناب الهی سید سازد گو یا میگوید
 الهی ببرکت فلان بزرگ و بکنی عنایات نهروانی خود برو که عمر خود را در عبادت و رضای جری
 تو گذرانیده اگر مشکل من آسان گرد این قدر مال برای تو بدیم ثواب آن تخوایح آن بزرگ
 للأنسان ان یجعل ثواب نافلته لمن یشاء انتهى شاه ولی الله در نفاس العاقرین در بیان
 حالات شاه عبدالرحیم و الذخیر نوشته اند که حضرت ایشان میفرمودند که فرهادیگ مشکلی
 پیش آمد نذر کرد که بار خدایا که اگر این مشکل بر آید این قدر مبلغ حضرت ایشان بدیم و هم
 آن مشکل متفرع شد آن نذر از خاطر او رفت بعد چندین سال بسیار شد و یک هلاکت
 رسید بر سبب عدم ایقار این و عده شرف شدم بدست یکی از خادمان گفته فرستادند که این بیمار
 بسبب عدم ایقار و عده نذر است اگر اسپ خود را میخواهی نذری را که در فلان محل الزام
 نموده بفرست و می نمودم شد و آن نذر فرستاد همان ساعت است او شفا
 یافت انتهی و نیز در آن کتاب فرموده اند که این فقیر از یاران که حاضر واقع
 بودند شنیده است که حضرت ایشان در قصبه داسنه بزیارت مخدوم شیخ
 الله ذنار رفته بودند و هنگام شپش در آن محل اقامت فرمودند و گفتند
 که مخدوم ضیافت ما میکنند و میگوید که چپیزه خورده روید توقف

لازم از اسان آن بزرگ در مخدوم شیخ آن است که در عبادت است

کرد تا آنکه از فرم منقطع شد حال بریاران غالباً مدامگاه نرسیده برآمد طبقی برنج و
 شیشویی بر سر گرفت که تذکره بودم که اگر زوج من بیاید میاناعت این طعام بچخته
 بنشینند گان درگاه خدوم اللهدوته تذکره سامن زوجه درینوقت آمدن آنها تذکره بودم و آرزو
 کردم که کسی آسجا باشد تا تناول کند نیز در آن کتابت بیان حالات میر ابوعلی که از شیوخ
 شان بودند نوشته اند که بمزار فالقصر المانوار حضرت خواججه صیقل الدین قدس سره منوج میروند
 و از آن جناب دلرهایها یافتند و فیضها گرفتند آتاع افتاد که خواگیان ایشان بسبب
 که عارض میر نور علی شده بود بان مزار یک پیه یک چادر نیاز فرستاد بود و حضرت امیر
 اطلاع نبود روزی بان مزار منوج بودند که از روشن ندادند که این قدر از خانه نیاز آرد
 است برای صحت فرزند شما خواهش فرزند دیگر انماس کرده اند آن متمرکز است نهی
 و صلا متیقم و لوی سلیل دلوی از خلیفه احمد صاحب نقل کرده نوشته که و اما صلا و دیگر سهای
 دعا پس مردی از آن کندین چاه است که حضرت رسالت پنا سعد بن معاذ را بعد
 انماس ایشان که مادرم ناگاه فوت شد و یارای گفتن نیافت اگر بیافت و منی میبرد
 پس برای وی اگر چیزی بکنم نفع یوی خواهد رسید فرمودند که چاه کنی بگو که این برای مادر
 سعادت خواند و هر قبیل است که بقبر روز جمعه زیارت قبر والدین خود شده و
 حضرت عائشه صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا از طرف برادر خود محمد از جن رضی اللہ تعالی عنہ
 بعد فاش برده آزاد کردند و بر همین قیاس باید کرد سایر عبادات را پس هر چه است که از
 مسلمان رود شود و ثواب آن بروج کسی از گشتگان برساند و طریقت رسانیدن آن
 رمای خیر بجناب آبی است پس این خود البته بهتر و متعین است اگر آن کسی که ثواب بخش
 میرساند از اهل حقوق اوست بمقدار حق و می خوبی رسانیدن این ثواب یا ده تر خواهد شد
 پس در خوبی این قدر امر از امور سومه فاجها و اعراض تذکره نیاز اموات مشکست بنیت
 انہی و نیز در همین صراط متیقم از خلیفه سید احمد صاحب نقل نموده نوشته در فتخال طریقہ
 چنتی که اول طالب باید که با وضو و روانو بطریق نماز بنشیند و فاتحه بنام اکابرین طریقت
 یعنی حضرت خواججه صیقل الدین سجری و حضرت خواججه نخبیار کاکلی و غیره بجا خواند التجا

بجناب قدس حضرت ایزد پاک تبرسط این بزرگان نماید انتہی حاصل نیت کند و نیاز
 اینجا یعنی حقیقی نیت بلکہ مولست کہ نیاز در لغت بمعنی تحفہ و دریشان کمانی البربان
 و نذر بمعنی صدقہ و خیرات کمانی التفسیرات لاجرم فی منہا تہا و عبادت تفسیر نیت فان
 افرء باسم غیر اللہ او ذکر مع اسم اللہ عطفاً بلن یقول باسم اللہ و محمد رسول اللہ
 بالجرح ورم الذبیحۃ وان ذکر معہ موصولاً لا معطوفاً بلن یقول باسم اللہ
 محضاً رسول اللہ کرہ و لا یجزم وان ذکر معصوباً بان یقول قیل التیمتہ و قیل
 ان یضطح الذبیحۃ و بعد الا یأس بہ ہکذا فی ہدایتہ و من ہنہا علم ان البقرۃ
 المنظورۃ للادویاء کما هو الرسم فی زماننا حلالاً لطیبک نہ لہرید کر اسم غیر اللہ علیہا
 وقت الذبیح وان کانوا نذر و فعالہ و عبادت منہ نیت و اما ایچ النذر فی حقہا
 ان النذر لغیر اللہ حرام و نذر الادویاء مؤلفتان النذر اللہ و الثواب لہم و مولانا
 قاضی الملک بذل الذنہ رحمۃ اللہ علیہ فی فیض الکریم بعد از ذکر نمودن مسائل کثیرہ از کتب
 شافیہ میفرماید کہ ان مسائل کی طرف نظر کر کے کہتے ہیں کہ نیت کرنا مہی فاختہ کرنا بھی
 قربات ہے کیونکہ قرآن مجید کی سورتین پڑھ کر ان کا ثواب میت کو بخشے اور میت کی
 مغفرت کیلئے دعا کر نیو عرف میں فاتحہ کہتے ہیں اسکے ساتھ بھی غیر ہنی یا میو یا کھانا
 اپنے حرجال نیار کر کے کہلاتے ہیں اور باتتے ہیں اموات کیلئے دعا مانگتا اور ان
 کے نام سے صدقہ دینا با اتفاق اہل سنت و جماعت کے قربات ہے جو کرب کرنا اور کہا نا کہلنا
 قربات ہو انواسکی نذر کرنا بھی صحیح ہوا اور اسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کہنا
 کھانا جسکو کہلانے یا تقیم کرنے کی نیت کریگا تو اوی کو کہلانا لازم ہوگا اگرچہ شخص غنی
 یا نادر کے عیال میں ہو اور فاتحہ کا کہنا ناقصہ مساکین کو کہلانے تو اس میں زیادہ اح
 ہو لکن غنی کو بھی بطریق صدقہ یا مدیہ بنی میں اگرچہ فقرہ مساکین کو کہلانے زیادہ
 ہے انتہی مسئلہ و بر بیان عرس حضرت عوث الثقلیین تہا یخ یا زو ہم
 ہذا بیان حکم خوردن نذر و نیاز و غیرہ صدقات مر اغنیار حضرت حامد قاری مابہوری
 و نذرینہ بازو ہم گفتگوی طویل کردہ اند اور صدقہ فطوح ذرا ذہ اند چنانچہ فقہر مکتوبات

مسئلہ کیا ہو نذر قربات

نشان بعینه نیست بدانکه در عرف میگویند یازدهم میگویم و یازدهم خوردنم یازدهم خوردنم عمل
 این عبادات بر معنی مقتضی نشان است نمی آید زیرا که یازدهم نام وقت معروف است خوردن
 و خوردن در آن احوال پس لا محاله محمول بر جای است یعنی طعام یازدهم خوردنم خوردنم بر طبق
 ذکر محله اراده حال در ذهن بعضی یاران افتاده که لفظ یازدهم کرده باشم تعلیق است از تعلیق
 نذر است گفته که بعد که تعلیق را حرف تعلیق او محمول است به میباید اینجا چه ازین کمی نیست بر تقدیر
 که هر دو مذکور گردید لفظ مذکور جز او نخواهد بود چنانچه کسی گوید که فلان کار اگر شود یازدهم
 کرده باشم پس لفظ مذکور تنها تعلیق نیست و دیگر تعلیق نذر نیست چنانچه در فتاوی فاضلین
 گفته و جعل قال ان برأت من موهو هذا بحت شاة فیدر الا یلزم شیء لان یقول ان برأت
 فالله علی ان اذبح شاة ثم قال بعد شطو ان قال جعل ان فعلت کذا فالله علی
 ان اضیعت جاعفة فی بیتی فمختل یلزم شیء و قال الله علی ان اطعم کذا و کذا یلزم
 کذا لکن بالعرض و التقدير اگر این لفظ مذکور تعلیق نذر باشد تا هم مردم را چنین عظم کردن
 باید که کسی یاران طعام یازدهم بفقیران خورنده باشد خود نخورده باشد نه تو مکران را
 خورنده باشد نه مطلق منع باید کرد که درین ستره خیرات است انتهى نیز مکتوبات مذکور
 است که ان طعام الاعراس یصنعون بطریق التبرع و التطوع لا بطریق النذر
 و صدقة التطوع لا یحرم علی احد الا علی النبی صلی الله علیه و سلم اتنی محدث دهلوی شیخ
 جید الحق در روایت بانته فی ایام نسته نونه که فات الشیخ عبدالقادر الجیلانی لیلۃ
 السبت التاسع من ربيع الاخر فی هذه الروایة یکون عشر حنة الله علیه تسعیر الاخر
 وهذا هو الذي ادركنا عليه سيدنا الشیخ الامام العارف الكامل الشیخ عبد الوهاب
 المتقی القادر المکی فانه كان يحافظ يوم عشر صلی الله علیه و سلم هذا التاريخ ما اعتدلا
 علی هذه الروایة و اولی من شیخه المشهور البکیر علی المتقی او من غیره من المشایخ
 وقد استظهر فی دیارنا هذا الیوم الحادی عشر وهو المتعارف عند مشایخنا من اهل
 الهند من اولاده رضی الله تعالی عنه و قد یقال ان و ذاته رضی الله تعالی عنه فی الیوم
 السابع عشر و صلی الله علیه و سلم فی الیوم الحادی عشر و یوم یوم ما یتبع الا اول عرس حضرت

جناب سالت اب صلی اللہ علیہ وسلم است کہ خاتم النبیین سید المرسلین است کہ جو بہت صحیح
 از با علی انقاری در شرح فتاویٰ نبوی و موضوع پیوستہ کہ روز و شبہ وقت شخصی ہم ماہ
 مبارک ز نور رحلت فرمودند و نیز بعضی دوازدهم در کتاب البریز فی مناقب سعیدنا
 عبدالعزیز جہت مبارک حتمہ اللہ علیہ و روہ کہ تالیث الشیخ الفوت الیبارغ سید
 عبدالعزیز بن سید فی مولائی مسعود الدباغ الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 عن شہر و ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم فان العلماء اختلفوا فی ذلك اختلافاً کثیراً
 فقال بعضهم انه صفر و قال بعضهم انه ربيع الاخر و قال بعضهم انه رجب قال
 بعضهم انه رمضان انه قال بعضهم انه يوم عاشوراء و قال بعضهم ان الشہر غیر
 معین غیر معلوم لئلا انه فی تالیث بر غیر معین فاجاب ضی اللہ تعالیٰ عنہ ان شہر
 ربيع الاول سالتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الولادة من شہر ربيع الاول فان الطیما
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اختلفوا فی قبیل فی تالیثہ و قیل فی ثانیہ و اختاروا الا اکثر
 و قیل فی ثامنہ و قیل فی تاسعہ و قیل فی ثانی عشرہ فاجاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ
 ولد علیہ السلام فی سابع ربيع الاول و هذا هو الواقع فی نفس الامر یعنی انہ
 ولد لیلة تسابع ہنیا و طعام این روز موبو و ش ازین قبیل است طعامیکہ و ز عاشورہ
 جو حاجت حضرتنا مابین ہمدین سیدی شبایا ہل جنت ابی محمد الحسن ابی عبداللہ
 الجبین بنیاری میکنند ثواب آن بر او ضایانہ حضرت میکنند از مابین جنس است طعام یکہ
 کہ عس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین فرقة العین الجبین محبوب جانی قطب البانی سیدنا
 و مولانا فردا لا فرد ابی محمد الشیخ محمد بن عبدالقادر الجیلانی است چون مشایخ دیگر را عسی
 بعد سال معین میکردند انجناب را در ہر ماہی فرار دادہ اند و کمال تخصیص یوم اول
 کہ نشہ اند تا بیان خوردن صدقہ یا زہم و صدقات اعراض دیگر مشایخ و حکم صدقات
 نقیبہ بر اسی انجبا وینی ہاشم پس باندہ انت کہ صدقات واجبہ مصارف مخصوصہ
 معینہ اند و در آیت شریف انما الصدقات للفقراء الایة چنانچہ از کتب فقہیہ
 کا اکثر فی نصف انہا بوضوح پیوستہ اند محتاج بر بیان اینجا نیستہ صدقات نقیبہ

حیدرآباد خورون صدقہ نقلی ہاے صاحب جاہ راست ۱۲

کس از والدین اولاد خود و اقربا یا دشمنان غنیاً و تنیاً و دارا مل فقراً را خوردن سزا
مخصوص باین مصارف مخصوص نیست قاضی شمس الدین در مالابدر فرموده دیگر صدق
نافذست بوالدین اقربین نیامی مساکین همسایه ساکین غیره بدر لکن بهترست
که آنچه زائد از حوائج اصلیه دیون نفقات و حقوق واجب باشد بدر و در محیثت
خریج نکنند آنتهی و نیز در مالابدر سنت در همان باب اول از صدقات نافل بنی
هاشم بدر که زکوٰۃ بر آنها حرام است بتواضع و احترام نظر فرمایند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ سلم بگذرانند آنتهی و حضرت حامد قاری لاهوری در وسائل بفرموده اند
که در جامع از مضمرات گفته که صرف کردن صدقه نقل بسوی غنی جائزست و در تالیف
گفته که صدقه نقل بر بیچکس حرام نیست مگر بر بنیامبر صلی اللہ علیہ سلم آنتهی در جاویست که
من الحسامیۃ الصدقة علی الغنی هیۃ وان ذکرک لفظاً الصدقة و الھتبر علی الفقیر
صدقة وان ذکرک لفظاً الھتبر انعمی و در جامع الرموز آورده که دستور کلام شبیر الی
جو نہ صرف صدقة التطوع فی الغنی کمافی المضمرات انعمی و مولوی عثمانیہ اللہ قادر می
لاہوری در جانبہ منہ خوقایہ فارسی سہمی یا صلاح لایصلح نوشتہ کہ طعام عرس مشایخ کرام
و اہل بیت عظام تبرکات و نگرانرا ہم خوردن راست آنتهی و فی معدن الحقائق شرح کنز
الدقائق و روی ابو عصمہ عن ابی حنیفہ انه یجوز دفع الزکوٰۃ الی بنی ہاشم فی
زماننا و اما کان لا یجوز فی ذلک الوقت و یجوز النفل یا الاجماع و کذا یجوز
النفل للمعنی کذا فی فتا و احتیاتیہ تہذیبی و در مرقات شرح مشکوٰۃ تحت ضیمان ہذا الصدقات
انما علی مستحق الناس انہا لا تحل للحمید ال محمد آورده کہ قال بن الملک الصدقة لا تحل
للغنی علی اللہ علیہ سلم فرضا کانت او نذرا و کذا المقرضہ لا الہ اے اقربایہ و اما
التطوع قبایح لہم قال ابن الھمام عند قوم صاحب لھد ایتہ و لا تدفع الی بنی ہاشم
ھذا ظاہر الروایہ و روی ابو عصمہ عن ابی حنیفہ انه یجوز فی ھذا الزمان و اما
کان معنی فی ذلک الزمان آنتهی و الضایقہ تحت ھذا الحدیث ثم لا یحفظان ھذا
العبوات تنظم الصدقة الناقلة و الواجد فخر علی موجب ذلک فی لواجبہ فقالوا

و ہمان جامع الاول صدقات و غیرہ در بیان سبب غنی ہاشم و سادات جاوید است

لا يجوز صرف كفاية اليمين والظهار والقتل وجزاء الصيد غير الارض و
 غلته الوقف اليهم واما الصدقة التافلة فقال في النهاية ويجوز النفل
 بالاجماع وكذا يجوز النفل للغني كذا في الفتاوى اجابى انتهى ودرر في الفلاح
 شرح نور الايفاح آورده واختار الطحاوي دفع للصدقات الى بنى هاشم
 انتهى ودرر طحاوي در حاشيه او نوشته كه وكذا فرى ابو عصمة عن الامام انه يجوز
 دفع الصدقات الى بنى هاشم في زمان الامام لان عمومها هو خمس الخمس لم يصل
 اليهم المعوض عادوا الى معوض واقروه القهستاني كذا في شرح الملتقى انتهى ودرر
 فتاوى ظهير آورده كه وفي المبسوط لا يجوز دفع الزكوة الى من يملك نصيبا
 الا لطالب لعلم الغازي ومنقطع الحج لقوله عليه السلام يجوز دفع الزكوة لطالب
 العلم لو كانت نفقته لا يعين سنه وروى عن ابى حنيفة رضى الله تعالى
 عنه كياس هاشمي ياخذ الصدقات كلها والحكمة كانت في عهد النبي صلى الله عليه
 وسلم لو سلموا خمس الخمس اليهم عوضا عن الصدقات فاذا لم يصل المعوض اليهم اهل
 الناس موال الغنائم وقسمتها وايصالها الى مستحقها عادوا الى المعوض عنه
 واكاهلها ووجعا فيجوز لهم ذلك فقال للضرر عنهم انتهى وطحواي ما يرمى
 الفلاح آورده كه ويجوز للعامل لاخذ ان كان غنيا لانه فرغ نفسه لهذا العمل فيحتاج
 الكفاية قال في المنح وهذا التعليل يوافق ما نسب للواقع من ان طالب العلم يجوز له
 اخذ الزكوة ولو غنيا اذا فرغ نفسه لقيادة العلم استفادته لعجزة عن الكسب
 والمحااجة واعتبر الى كابد منه انتهى اقول يراد هذا التعليل ولى من يراد الحديث
 المذكور ان مضموم مع الفاظه مصرحان بوضع هذا التعليل هو الموافق لقواعد
 الشرع وعللها من غير تكبير ودرر مرات شرح شكوة آورده لان الصدقات اذا دفع الى
 بنى هاشم في دفع الى جره الهيئته مع الادب خصص الجنح تكويتها هل بيت رسول الله صلى
 الله عليه وسلم واقرب الاك شياء اليك بخد لحم بريرة التي تصدق عليها لم ياكله صلى الله
 عليه وسلم حتى اعتبره هدمتها فقال هو عليها فقد ولنا منها هدية والظاهر انها كانت

صدقة نافله انتهى لهذا ريلاد هند بلكه برهمنه وى زيرين عادت اهل اسلام چارى شدم است
 كه بوقت دادن صدقات سادات پيران خود را بشيرينى هريه نام كرده ميدهند و هذا هو
 الاحتياط فى المشكوة والمترددات والاحتياط من شيمه المتقين مسئله
 بنا كردن گنبد وغيره بر قبور اوليا مولانا على القارى المكي در مرقات شرح
 مشكوة تحت حديث هنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحصن القبر وان
 يبني عليه ان يقعد عليه نوشته كه قال بن الهمام واختلف فى جلاس القارين ليقروا
 عند القبر والمختار عدم الكراهة ثم قال النوريشى لانه من صنع الجاهلية اى كانوا
 يظنون على الميت الى سنته قال وعن ابن عمر انه رأى قسطاطا على قبر خيرة عبد الرحمن
 فقال نزعها يا غلام فانما يظلمه عمله وقال بعض الشراح من علمائنا ولا ضاعة المات
 وقد باح السلف البناء على قبر المشائخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس يستمعون
 بالجلوس انتهى يعنى احاديث كه در ممالكت نماز قبور صحاح بر قبور آمده ان يقول اند بعدم فانه
 و اما در وقت فائده بنا قبه چارست و در مجمع البحار علامه محمد طاهر گجر اتى فتنى آورده در معنى
 حديث ذكره كه هو ان بنى بجماعة ونحوه وان يضرب عليه ما خيمته او بنى عليه ما بيت
 وقد باح السلف البناء على قبور الاولياء والعلماء ليزورهم الناس يستمعون
 يقيد انتهى و در ميزان كبرى در كتاب الجمان شرح شعر اتى آورده و من ذلك قول الائمة
 الثلاثة ان القبور لا يبنى ولا يحصن مع قول ابو حنيفة يجوز ذلك انتهى و شاهد على الغرض
 در بيان الحى نين در بيان حل مجرب يوسف بن على بن عبد الكريم كه باقى نشان صحیح بخارى كه
 سمى بكواكب بارى است نوشته كه او در آخر عمر خود باز قصح نموده و بعد فراغ از حج ليست
 بنما كه سكن او بود اجعت كه در دنار راه شانزد هم محرم در منزه يكه مغرب و برهه هفتادست
 سال مقصد هشتاد و شش فوات يافت نعش او را بنجد و نقل كردند و ايام حيات خود بر
 خود قبرى عاقبت خان در جوار قبر حضرت ابو اسحاق شيرازى درست ساخته بود و بالا آن قبه
 على ترتيب كرده بود در همان قبر مدفون شده اتى و در نور الايمان آورده كه وقد نقل
 الشيخ الدهلوى فى المدارج عن مطالب المؤمنين ان السلف باحوال بنى على

مسئله
 در بيان بنوان
 كبر قبور بزرگان

قبر المشايخ والعلماء المشهورين قيمة ليحصل لواقع الزائر في مجالسها و
 هكذا في المفاتيح شرح مصابيح وقد جوزها اسمعيل الزاهد الكشي من مشاهير
 الفقهاء وفي مجمع الانهر شرح ملتقى الابحران محمد بن حفيظة صل على ابن عباس
 رضي الله عنه فيكبر عليه يبا وادخله من قبل القبلة و ضرب عليها قسطا ط
 ثلثة ايام والظاهر ان ضربا لقسطا طليل لا اجل القراءة لا غير انتهى وروفاي شرح
 مصابيح نبوته واما المتأخرون فقد استحسنوا ان يخصص القبول انتهى ودر مختار گفته که ولا
 يخصص لقبو ولا طين ولا يرفع عليها بناء وقيل لا بأس به هو المختار انتهى وصل
 انيسلاست اگر نظاير حدیث انداخته شود تا بنا تفرقه و غیره جایز است چنانچه بعضی علماء بظاہر فعل
 نموه منح کرده و اگر علت او را دیده شود که در آن اسراف تفضیح ماست تا بوقت فائده و منفعت
 جایز است و الاحکام مختلف باختلاف العلل می چونکه اسراف تا خلف بر جمع بلاد اسلام عمل برینار
 قیما و غیره بر فو صالحین بافته شد پس لامحاله مثل ابن احدیث لعمول اعتقاد با بدگردد و
 الامتخاف لاجماع عقائد اهل اسلام لازم خواهد آمد و لاشکله خلاف ستور و جسد با و چراغ
 افروختن بر قبور اولیاء الله و علماء مابین سجد و تسبیح است درین زمان که درین نفع اسلام
 و اهل اسلام از اجیاد اموات است محدث دهلوی شیخ عبدالحق رحمة الله تعالی علیه شرح
 سفر السعادت فرموده اند که در آخر زمان بحیث اقتضای نظر عوام بظاہر صلحت در تفسیر
 و ترویج مشاهد مقابر شرابخ و عطار ضی الله تعالی عنهم اجمعین دیده جینی با فزودند تا از آنجا
 اُهبست و شوکت اهل اسلام و ارباب صلاح پدید آید مخصوصا در دیار هندوستان که امداد
 دین از هندو و کفار بسیارند و ترویج و اعلا اهل اسلام این مقامات مبتکره را باعث رعب و
 و انقیاد ایشانست و بسلا معال افعال او ضاع که در زمان خلف از مکدرات بوده اند در
 آخر زمان از مستحبات گشته و اگر حیال عوم چیزی کنند تعین که ارواح بزرگان ازل انضی
 نتوانند بود و ساحت کمال دیانت ایشان متزه است ازان چنانچه انداختن خلاف
 بر قبر شریف و افروختن چراغها و غیره بحکلفات که بر هزار اولیاء الله طائفة مستحبات انداختی
 کنانی شرح کتشفارسی و در مختار حاشیه و در مختار در بلب الخطر و الا با حته آورده .

نقله خلاف دستور و چندی از چراغ بر قبور اولیاء و علماء مابین بنویسند -

كره بعض القهها ووضع التور والغنائم والثياب على قبور الحصابين الاوليا
 قال في فتاوى الحجج وتكره وضع التور على القبور لكن نحن نقول الا ان اذ اقدم
 التعظيم في عيون العامة حتى لا يخترقوا صاحب القبر ولبلب الخشوع والادب
 للغاظرين الزائرين فهو جائز لان الاعمال بالنيابة ان كان عن غم وكفولهم بعد طواف
 الوداع يرجح تمهقيا حتى يخرج عن المسجد جلا لالبيت حتى قال في منهاج السالكين
 لكن ان لم يفتح سنة مؤدية ولا اثر محكمي قد فعله اصحابنا انتهى كذا في كشف النور
 من اصحاب القبول لا تازع عبد الغني المناقب في سمره انتهى في الحديقة الهدية
 شرح طريقة المحمدية قال في الوداحة لله عليه شرحه على شرح الدر ومن كمل
 المتفرقة اخراج الشموخ الى راس القبول عت واطلاق كذا في بزازية انتهى و
 هذا كله اذا خلا عن لفائدة واما اذا كان في موضع القبول مسجدا او كان القبول
 على الطريق وكان هناك احد جالس وكان قبوري من الاولياء او عالم من العلماء
 المحققين تعظيما للروح المشرفة على تراب جده كاشراق الشمس على الارض
 اعلاما للناس انه لم يسكر كوابه ويدعو الله تعالى عنده فيستجاب لهم فهو
 امر جائز كما ينع من الاعمال النيات انتهى پس حاصل من سلك انت كبايضا في اوزمانه ان
 حضرت صلوات الله عليه وسلم وصحابه جائز في شرفه ونبوه وندش كتابات حديثه وضمنه احوال مجال
 بله صحابه كبار كانت حديث راسخ زجر ونبهه في من حال انك كتابات حديث بعد ان
 انما هم واجبات كرويه وازين قبيل است انچه شاه عبد العزيز رحمه الله عليه البستان الحجج
 در بيان حالات شيخ بن حجر وكتابش فتح الباري آورده كه از عمه تصانيف ايشان كه
 فتح الباري في شرح البخاري است كه بعد از انما هم ان شادي كرو قريت بانصردينار
 در وييمه ان صرف نمود انهي واميغفرول بصوپال در نطق في ذكر الصالح السنه آورده
 كه لما تم فتح الباري عمل مصنفه وليمه عظيمة لم يختلف عنها من جمل المسلمين
 الا تاد وبالمكان المسمى بالتاج والسبع وجوه ثانی شعاع من اثنتین و
 اربعین وثمان مائة وقرأ في المجلس الاخير وهناك حضرت الامامة كالفاناني

له
 كاهو كاهو در صحت باطن
 ان في بال تقوان عليه بار
 دست نادر است من اوريا
 زوار كروند و اصلا جافار
 انند و بوي جعبي راسه
 استقامت اسباب صل سخي
 ابن بابويه و روي او با و بوي
 في تندر و تندر طاب را با و بوي
 ابن خود و حیات خود را با و بوي
 حق است در صورت ثانی ان
 غافل غافل شوا است در صورت
 اول باران بايسته يوار
 في صحت خرد و سركردان لا و بوي
 في صحت و باقر و بالا جبار و بوي
 چرخ سركردان قبل از صحت
 جنوع است كه لفظ على صحت
 حلاله كرم و راج از فتن الله
 في صحت كركردان كوا و بوي
 است في صحت و باقر و بالا جبار و بوي
 همان و جرجا و فتن الله
 صحت جنوع است
 كما ترويه

والوانانی والسعد لدیری وكان المضرف فی لولیتا المد کورة نحو خمسائتدینان
 انتهی حال آنکه صحیحضوان الله تعالی علیهم اجمعین وقت جمع نمون کلام الله شریف بایمیه نکرده
 بودند و نه کسی از اهل راجه و وقت تمام کردن کتاب خود بایمیه کرده بودند و نه امام محمد بن یسعیل
 و مسلم و غیره بهامن آمنه صریحت وقت تمام کردن صحیح فوجوا مع خود بایمیه کرده بودند مگر چونکه
 وراخر زمان اغراز و توفیر اسلام اهل اسلام و نظر انبیا منظور بود لهذا شیخ ابن حبیب
 و یسعیل فتح الباری از مشوبات استعمال خیر حسنه دانسته نهایت سعی باخ و اهتمام کامل بجای
 آورده لهذا بچسب از علما محققین مذکورین که دران مجلس حاضر آمدند و انکار برآن نکرد بلکه
 مستحسن دانسته مشغول درو گردیدند و بچنین علم نحو و دیگر علوم ضروریه که خواندن آنها درین زمان
 بر طالب علم دین واجبست در زمانه صحابیان اثری از خواندن آنها نبود و شواهد
 ما نحن فیبه کثیره جدا لاطیل بن کرها لان العاقل لذکی بیکفیه لاشارة
مسئله
 البیدالیخ بیفیه الدعاء **مسئله** حیوان را قبل از فرج بنام ولی
 الله نام زد کرده وقت فرج نام الله گرفته بنامش فرج کردن مخفی نماید که چه روز
 مفسوس بی عامه شان اغنبار نام خدا و غیره وارد حلت حرمت جانور وقت فرج رواشته
 اند یعنی اگر وقت فرج حیوان نام الله بر گفته فرج نموند تا حلالست اگر چه قبل یا بعد از
 فرج بطرف مالکش منسوب کرده میگویند که گاؤز بیستقین گو سفند عمر مستان جاموش بچرت
 یا گو سفند برامی علما و فقرا نخواهم کشت یا برای جهان نخواهم کشت یا کشته بودم این نسبت
 عملیته بعد بر اغبیر الله جانور را حرام نمیسازد و الا هم جانوران که قبل از فرج آنها را مالکش
 منسوب کرده نام بر نه حرام شوند و اگر وقت فرج نام الله را ترک نموده صرف بنام غیر الله
 گرفته فرج کند یا نام غیر را بنام الله بطریق عطف بگیرد حرام مینماید و اگر بلا عطف نام غیر را
 یا نام الله ذکر نمود تا مکره است نه حرام و اگر نام غیر الله را نام الله منصوص ذکر و قبل از نام الله
 یا بعد و تا حلالست در عارک التتمیلست که **وما اهل به لغیر الله** آذ بجللا صنام
 و ذکر علیه اسم غیر الله ارفع به التصوللصتم ذلك قول اهل الجاهلیتة باسم اللات و العز
 انتی و در میضای سنی که **وما اهل به لغیر الله** ارفع به التصوعند یحج للصتم انتهی

مسئله
 حیوان را قبل از فرج
 بنام ولی
 الله نام زد کرده
 وقت فرج
 نام الله
 گرفته بنامش
 فرج کردن
 مخفی نماید
 که چه روز
 مفسوس بی
 عامه شان
 اغنبار نام
 خدا و غیره
 وارد حلت
 حرمت جانور
 وقت فرج
 رواشته
 اند یعنی
 اگر وقت
 فرج حیوان
 نام الله
 بر گفته
 فرج
 نموند تا
 حلالست
 اگر چه
 قبل یا
 بعد از
 فرج
 بطرف
 مالکش
 منسوب
 کرده
 میگویند
 که گاؤز
 بیستقین
 گو سفند
 عمر
 مستان
 جاموش
 بچرت
 یا گو
 سفند
 برامی
 علما و
 فقرا
 نخواهم
 کشت
 یا برای
 جهان
 نخواهم
 کشت
 یا کشته
 بودم
 این
 نسبت
 عملیته
 بعد
 بر
 اغبیر
 الله
 جانور
 را
 حرام
 نمیسازد
 و الا
 هم
 جانوران
 که
 قبل
 از
 فرج
 آنها
 را
 مالکش
 منسوب
 کرده
 نام
 بر
 نه
 حرام
 شوند
 و
 اگر
 وقت
 فرج
 نام
 الله
 را
 ترک
 نموده
 صرف
 بنام
 غیر
 الله
 گرفته
 فرج
 کند
 یا
 نام
 غیر
 را
 بنام
 الله
 بطریق
 عطف
 بگیرد
 حرام
 مینماید
 و
 اگر
 بلا
 عطف
 نام
 غیر
 را
 یا
 نام
 الله
 ذکر
 نمود
 تا
 مکره
 است
 نه
 حرام
 و
 اگر
 نام
 غیر
 الله
 را
 نام
 الله
 منصوص
 ذکر
 و
 قبل
 از
 نام
 الله
 یا
 بعد
 و
 تا
 حلالست
 در
 عارک
 التتمیلست
 که
 وما
 اهل
 به
 لغیر
 الله
 آذ
 بجللا
 صنام
 و
 ذکر
 علیه
 اسم
 غیر
 الله
 ارفع
 به
 التصوللصتم
 ذلك
 قول
 اهل
 الجاهلیتة
 باسم
 اللات
 و
 العز
 انتی
 و
 در
 میضای
 سنی
 که
 وما
 اهل
 به
 لغیر
 الله
 ارفع
 به
 التصوعند
 یحج
 للصتم
 انتهی

فاقبل عبد الحکیم رشیدی اوفرمود که در تمام التصول للصائم ان یدن کواستمبرا لذبح
 على ما في الكواشي والساج وغيرهما ومعنى ما اهل به لغير الله نودي طيره بغير اسم
 الله واقام للصائم مقام لغير الله يدل قول تعالى وما ذبح على التصب تبيها
 على ان المقصود بالخطاب هم المشركون لانهم كانوا يستحلون هذه الامور وليس
 المراد تخصيص الغدير على ما ذهب اليه عطاء ومكحول والحسن البصر والشعبي سعيد
 بن الميت حيث اباحوا ذبيحة التصرف اني اذا سمي عليها باسم المسمي لانه خلاف
 مذهب الائمة الثلاثة تاملك وابو حنيفة والشافعي رحيم الله تعالى بانهم
 اتفقوا على حرمتها على ما بنظاها النص انتهى ودر تفسير سطوا صدق آورد که و
 الذابح مهمل لرفع التصو بذکر الله ما یدب على اسم معنی ما اهل به لغير الله
 قال ابن عباس ذبح للانعام وذكروا عليه غير اسم الله وهذا قول جمهور المفسرين
 انتهى مولوي رفيع الدين صاحب نيز در فتوى خود نوشته اند که قدما مفسرين در بعضی مواضع
 تسمی عند الذبح مراد نوشته اند انتهى خصوصا و نشأه في الله عز وجل عليه نيز در فتح الرحمن ترجمه
 قرآن وقت ذبح نوشته اند چنانچه در سوره بقره نوشته اند که آنچه آواز بلند کرده شود
 در ذبح و می بغير خدا و در سوره مائده آوره اند که آنچه نام غیر خدا بوقت ذبح او یا ذکره
 شود و در سوره انعام نوشته اند که آنچه فسق باشد که برای غیر خدا آواز بلند کرده شود وقت ذبح
 و در سوره نحل گفته اند که آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا بوقت ذبح و می انتهى قالا التود في شرح صحيح
 مسلم اجمع المسلمون على التسمية عند الذبح كما رساله على الصيد عند الذبح والتجزي انتهى و نیز اعتبار
 در ذبح لفظ بلا و انه بغير نیت و اراده قلبی بل چنانچه در تفسیر نیشاپوری آورده که قال مالك و
 ابو حنيفة وصاحبا الشافعي اذا ذبحوا على اسم المسمي فقد اهل ابنة لغير الله فوجب ان
 يحرم و اذا ذبحوا على اسم الله فظاهر اللفظ ليقضه الحلال كما عبرة لغير الله انتهى و آنچه
 در مختار و بحر الرائق و غیره از کتاب فقهیه بر آن تنظیم غیر الله چنانچه تقرب غیر الله و ذبح جانور
 و غیر اشیا از راه هم دونایه و شوموع و الطعمه و شیرینها را برده صرف نمون حرام نوشته
 اند اینجا مراد از تنظیم خاص تنظیم که عبادت است نه مطلق تنظیم و الا همه جانوران

که برای اجتناب و خویشاوندان و دوستان معرزان از اهل دین فرج کرده شوند همه حرام گردند که
 عمده جانور برای توقیر و تعظیم و عزت عمده همان فرج کرده شود و در آن طعمه نیز برای عزت
 و تعظیم معرزی نیز میکنند پس همه اقسام اینها حرام شوند و در نقل به احد من له حوس
 سلیمه فظهران المراد بالتعظیم هنا هو العبادة قال النووي فی شرح صحیح مسلم
 فان قصد مع ذلك المذبح تعظیم غیر الله تعالی و العبادة لربك ان ذلك كفر انتهى
 پس از عطف نمودن عبادت بر تعظیم هوید است که این هر دو یک معنی ثانی تفسیر بر اول
 است قال الحموی فی شرح الاشباه لان ذبحها لاجله تعظیم الله لا تعظیم الله تعظیم
 غیر الذبح انتهى اینجانب نیز تعظیم بمعنی عبادت است که تعظیم خدا تعالی عبادت برای او میباشد
 و عبادت آنگاه برای غیر خدا نخواهد گردید که آن غیر المعجوز خود خواهد داشت پس در آن وقت
 ذبح برای غیر بمنزله سجده عبادت برای غیرت در کفر ذبح و حرمت ذبح پیش کلامی نیست
 قال الرافعی علمان الذبح للمعبود باسمه نازل منزلة السجود وكل واحد منهما
 نوع تعظیم و عبادت فمن ذبح لغيره تعالى عبادة و تعظیم الله ككفر و حرمت ذبحه
 كما ان يتعد تقبوه سجدة عبادة و كذا لو ذبح لله تعالى و لغيره على هذا الوجه و
 من ذبح لغيره لا على هذا الوجه كما اذا ذبح لرفیق و غیره لو ارضاه او لكعبة
 تعظیماً كما هابت الله بول الرسول لانه رسول الله فلا يحرم و من هذا القبيل الذبح
 عند استقبال السلطان لان استيشار قدمه و نازل منزلة العقيقة و مثل هذا
 لا يوجب المحترمة و الكفر و على هذا اذا قال بسم الله و بسم محمد و اذا الذبح باسم
 الله و تبرك باسم محمد صلى الله عليه وسلم ينبغى ان لا يحرم انتهى و قال النووي
 فی شرح مسلم و ذكر شيخنا ابراهيم اللوزي من اصحابنا ان ما يذبح عند استقبال
 السلطان استيشار القدمه افق اهل بخارى تجزئ له لانه مما اهل به لغير الله
 تعالى قال الرافعي هذا انما يذبحونه استيشار القدمه فهو كذبح العقيقة لآلة
 المولود و مثل هذا لا يوجب التحريم انتهى و مراد از تقرب نیز عبادت بالمهادت
 انعم میگرد و کثرت و تقب عبادت را گفته میشود خصوصاً مواضع که تداکره

A

اشراك بالله هم قريبتهم موجود باشند و برين مسأله خاصه بهم بالنص من مراد از تقرب عباد
 داشتند و برين تضرع نموده اند چنانچه در المختار حاشيه تنوير الابصار است تحت
 قوله ولا ننتقرب الي الاكلامى له على وجه العباداة لانه المكفروه هذا بعيد
 حق حال المسلم فالظاهر انه قصد الدنيا والقبول عنده باظهار المحبة بذبح فداء
 حترانقه پس حاصل اني مسأله است كه اگر غير الله را معبودانسته بطريق قربت عبادت او
 چا در مي ذبح نموده است يا نذرانه او تا ذبح و تا ذركا فونديو چو منذور حرام خواه غير
 الله را مساوي الله ندانند يا خود ازان و اگر غير الله را معبود نميدانند بلكه او را رسول خدا يا ولي الله
 دانسته تبركناش مفصلاً يا موصولاً بنام الله ذكر كردند ز نذر الله صحيح است و ذكر نام ولي
 الله قبل از ذبح يا بعد از ذبح و نسبت نذر با برهمنى اختصار كلام مجاز از نذر الله ثواب
 ميت است ولى التفسيرات احمدية و ما اهل به لخير الله معناه ذبح به كاسم
 غير الله مثل كلات و عزى اسماء الانبياء و غيره ذلك فان افرد باسم غير الله
 او ذكر مع اسم الله عطف ايان يقول باسم الله و محمد رسول الله بالجهر صحر النبي
 وان ذكر مع صولاً لا معطوف ايان يقول باسم الله محمد رسول الله كرهه ولا
 يحرم وان ذكر مفصلاً بان يقول قبل التسمية وقبل ان يضطجى بالذبيحة و بعدة لا
 بأس به هكذا فى الحديث ومن ههنا علم ان بقرة المنذرة للاولياء كما هو الرسم
 فى زماننا حال طيب لانه لم يذبح كراسم غير الله عليها وقت الذبح ان كانوا يذبحونها
 لهم تنطق فى منية الاحمدية واصلح لئلا نذرفقد تقربان النذر لغير الله حرام
 و نذر الاولياء مؤلة بان النذر لله وثواب لهم انتهى و در رقيه نذير شرح طريقه محمدية
 آورده كه ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين
 والنذور لاهر تعلق شمع او ذبح بقرة وشاة والقاء ستور و غيرها على حصى
 شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء
 فمن فح الزكوة لفقير و سماها قرصاً صحتم لان العبارة بالحنه لا باللفظ و كذا
 للصدقة على الغنى هبة والهبة على الفقير صدقة فقد صرح الشيخ ابن حجر طيبه

المکی من ائمة الشافعية في فتاواه ان هذه المنذر للوالمیت اذا قصد به لنا ذم
 قرنية اخرى كاودول المیت او خلقاته او اطعام الفقراء للذین عند قبره صح
 التذکر وجب صرفه فيما قصد الناذر غالب الناس في هذا الزمان یقصدون
 ذلك فیحصل کلام علیه لا ینبغ ان ینتهي لواء اعظم ما قال به امام من ائمة اهل
 الحق بل ینبغ ان یقع النتی عما اجمع الائمة کلامهم علی تحریفه النعی وهو محط
 بالضرورة من الدین کحمة الزنا والزیا وشرب الخمر ظن السوء باهل الاسلام
 والظلم والمکس غصب الاموال والمصادرات بغير حق والمخافة فی البسوع و
 الاجارات ورشوة القضاة والامراء والتکبر والاعجاب الحد والبغی و
 الاقتراب والکذب الذمیر والنیان لعیوب نفسی تجیس عیوب الخلق و
 اتهام المسلمین والمسلمات بالفواحش وهتک استار المذنبین ومحبته اشاعت
 الفاحشة فی الخیر والخبیة والنمیة والاستهزاء بالفقراء والسخریة علی
 المساکین الضعفاء من الناس الطعن اولیاء الله تعالى المتقدمین والخوض
 فی دینهم واعتقاداتهم بما یجمل فی معانی کلامهم هدم معرفة المطابقین کلامهم
 وکلامهم الله تعالى وسهولة والکار کراماتهم بعد الموت واعتقاد ان ولا یتهم
 انقطعت بویوتهم ونهی الناس عن التبرک بهم الی غیر ذلک من القرائح التي هم علیها
 الان غاب غلط زماننا فی بلادنا وغیرها نسل العافیة لنتی وانچه وتفسیر عزیزی
 در تحت تفسیر اعلی بملغیر الله نوشته اند که قبل از بیج اگر جنور را بنام غیر الله تشبیه کرده تقریبا
 تفسیر الله بیج کرده شود آن حرام گردد بعد از آن با هم الله وقت خروج حلال نبی شود علامه
 رؤف احمد کاجلد شاکردن حضرت شاه محمد الغریز اندر تفسیر بیج نوشته اند که جناب علی الغریز
 صاحب کتبه عقیده نه تنها تفسیر فتح الغریزین بابت مسلمة بل ان غیر الله کے لکھا گیا ہے
 بیعینین کہ کسے الحاق کو یا ہوتی بلخصا بیک پر عمیر بلعلوم اگر تفسیر تفسیر عزیزی را
 ملاحظہ ناند آن عمارت کہ تحت آمل اہل غیر الله مسطور ہاں نواز کند براتہ میداند کہ
 این عبارت از زمین دیگرست آن از سان دیگر و صریح بلین مدسوس دن آن عمارت

مع مضمون خود نیست که خود شاه عبد العزیز صاحب برصفحه ۳۱۳ تفسیر آن جواب از جانب
 خداوند تعالی در جواب شیطان لعون ارشاد شده بود نوشته اند که طعام تو هر دو را یک نام خدا
 در وقت ذبح آن نبوده باشد همتی پس چرا که تفسیر نشان در موضع دیگر در آن است که
 وقت ذبح او نام الله نبوده شود اینجاقبل از ذبح بیام غیر من چگونگی حرام میشود و یا این
 همه در تفسیر عزیزی تحت آیت اهل به لیسر الله آن جانور را حرام گفته که برای تفریق غیر
 الله ذبح کرده شود ای عباد الله غیر الله و بچنین کسی از مسلمانان هنوز زیاده شده که بنی ثعلب
 الله یا سلطان امیر را آله دانسته برای عبادت او ذبح نمایند اگر بچنین در اهل اسلام یافته
 شود تا همه عبادت مثل نماز و روزه و حج و زکوة هم برای آن میکنند خود که غیر از قائل تعالی
 مقرر کرده است خواهان نبوده و صرف ذبح و نیز اگر غیر خدا تعالی را میخوانند استینام او اولاً
 تشبیه با او است پس وقت ذبح چه نام آن غیر را نمی گوید کدام کس او را درین وقت از نام
 بدون غیر و تعالی نامست پس این عبارات تفسیر عزیزی بلا شبهه مریستی مخالف
 اجماع اهل اسلام هم بود بلکه کل مفسرین که بچکس این طرف زرقه نه از مفسرین و نه از فقهار
 محدثین که بجز نام بدون غیر الله قبل از ذبح مثل خنزیر میگردد بعد از آن اگر نام خدا تعالی
 ذبح کند بی هیچ فائده نمی بخشد و آنچه در بحر الرائق و غیره کتب فقهیه حکم کرده اند برای ندور که تقریباً
 لای الله کرده شوند که این حرام اند بعد از آن حکم گفته اند که فقرا را بدینند فیاخذ و نر علی
 سبیل الصدقة المتبدآة و اخذة ایضاً مالم یقصد لانا ذر التقرب لى الله تعالی و ابیضا
 فی صحن المحتلج فان بقى شئ من ذلك التذکره و کثرت الی الکما و الی ارشاد بعد صوت
 انا ذر فان جهل مالک صر فی مصالح المسلمین اگر برین اسم غیر الله بر آن مندر
 اولیا آن مندر و حیوان غیر مثل خنزیر باشد بودی بعد از آن هیچ وجه حلال کردید تا چگونگی
 او را بقطر بطریق صدقه متبذره او دن و گرفتن جانر بودی یا بعد از وجان صدقه مالک فاشرت
 رد و صوف او جانر بودی زیرا که مالک خنزیر بچکس اهل اسلام نمیکرد پس معلوم گردید که هر
 جانور مندر او را لیا را حرام مثل خنزیر قرار داده از حد شرع تجاوز کرده حرمت طلال از نفس
 خود ثابت نموده پس ایجان او را آله خود دانسته در پی قبول حکام او شدند

وانخذوا الحارص ودر هیاتهم من دون الله... در حق غیرین کسان اول مرتبه
 اعم الله تعالی این متبرک چیز نیست که اگر مسلمی هر جا نور کفار وقت ذبح اورا گفته ذبح
 کند تا هم حلال میگردد چنانچه در تاز فانی او دست مسلم ذبح شاة المجرم سنی
 لیت فارهم او الکافولاهتم یوکل لانه ستمی الله تعالی و تکره لستمدک انتحقا
 این فرق محدثه شاذه جاهله را چونکه علم و فهم نصیب نیست برای اظهار علم ادنی عال میباشود
 آن آیاتها که در حق کفار معجونان و ندبوجان نشان که بر نصیب معجونان خود ذبح میکردند
 وارد شده بود بدان آیاتها را بحق نفیاس ناروالی و اجتهاد هوای خود میچل بکسوف بکلمات
 شدید و تاویلات و توجیهات یکیکه بعد بر مسلمانان و ندبوجان نشان اولیا الله نشان که خیر آنها برای
 نشان میکنند کثیر بزور و جبر می چسپانند و حلال خدا را برای جاهلان خود و قیاس ابلسیان
 حرام میکنند و اهل اسلام را که مخالف مذہب هوای ایشان باشند کافر و متبرک میکنند و
 خود را موصوفه عال الحدیث و این تلبیس ابلست در دین حالانکه متفقین علمانصریح نموده
 اند که کفار معجونان خود را که دانسته و الوهیت را در آنها اعتقاد کرده عبادت ایشان میکردند
 و از کلمه گویان کسی نیست که غیر خدا یعنی را که دانسته عبادت او کند اللهم بکما بعض جهال
 از روافض که در حضرت رضی علی کرم الله وجهه الوهیت را معتقد اند ایشان هم عبادت
 او میکنند پس اهل علم انقیاد خود را بحق کافر گفتن خود را در ذبح انداختن است شاة
 ولی الله صاحب در حجة الله البالغ حال معجونان کفار بکمال توضیح و تلمیح اظهار ساخته
 که از آن بر بلید هم میفهمد حال اولیا الله اهل اسلام معجونان کفار و معتقدان آن هر دو
 مفارق و مباین بنیاس کلی است حیث قال و المشرکون و وافقوا المسلمون فی
 تدبیر الاموال العظلم و فیما ابرم و جزم ولم یرک لغیرة خیرة و لم یوافقوهم فی سائر
 الاموال و ذهبوا الی الصالحین من قبلهم عند الله و تقریبا الیرفاتا هم الله
 الا لو هیتة فاستحقوا العبادة من سائر خلق الله باز گفته که وقالوا لا تقبل عبادت الله
 الا مضمونه لعیادتهم بل الحق فی غایة التعالی فلا یفید عبادتة تفردا بل کاید من عبادتة
 هو کلا یرقربون الی الله زلفی قالوا هو کلا یرمعون و یجرتن و یضعون لعیادتهم

وتدبرون امورهم وينصرونهم فنصبوا على اسمائهم اجارا وجعلوها قبلة عند
 توجههم الى هؤلاء فختلف مزاجهم خلف فلم يطيعوا الفرق بين الاصنام و
 بين من هو على صورتها فلم يقنطوا قنطوها معبودات باعيا لها فلذ لك
 من الله تعالى عليهم تارة بالتنبيه على ان الحكم والملك له خاصة وتارة ببيان
 انها جادات الهنم ارجل يمشون بها امر لهم ايد يبشون بها ام لهم اعين
 بصرت بها ام لهم اذان يسمعون بها انتهى ازين بيان قول الله عز وجل ان آياتها
 كدحض كفار وتبان شان رقران مجيد آمده بودند مولوی اسمعیل و ذریت او بناحق قیاس
 مع الفارق و در از صواب کرده بر اهل اسلام چسپانید اند و انبیاء اولیا را بمنزله بتان کفار
 قرار داده اند و عباد الله من جور الهنم و ناعب الشیطان و در حرام کردن جانوران منذور
 اولیا الله منکر اند صریح امر خدا بتعالی را که در سوره انعام ارشاد فرموده فكلوا مما ذكركم
 الله عليه ان كنتم بائنه مؤمنين و ما لكم ان لا تأكلوا مما ذكركم الله و قد فضل لكم
 ما حرر عليكم و خدا بتعالی آنچه جانور را حرام فرموده که وقت ذبح او نام الله بر گرفته نشود و قال
 الله تعالى لا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه و انه لفسق صسئله خواندن
 قرآن بر قبر و زورم یا بعد از آن مجتمع شده جائز و محبت منع نیت علامه علی
 القاری علیه السلام الباری و مرقاة شرح مشکوٰة و شرح حدیث نبوی اذا مات احدكم
 فلا تجسوه و اسرعوا بر الى قبلة و ليقدر عند راسه فاتحة البقرة و عند رجه
 بخاتمة البقرة و رده که قال النووی فی الاذکار قال محمد بن احمد المرزومی سمعت
 احمد بن حنبل يقول اذا دخلتم المقابر فاقرأوا بفتح الكتاب المعوذتين و
 قل هو الله احدوا اجعلوا ثواب ذلك للاهل المقابر فان يصل اليهم انتهى
 فی الاحياء العلوم للغزالی العاقبة بعد الحق عن احمد بن حنبل نحو و اخرج الخلال
 فی الجامع عن الشعبي قال كانت الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره يقرأون
 القرآن و اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله احد عن علي مرغومگا
 من موعلي المقابر و قرأ قل هو الله احد احد عشرة مرة ثم ذهب جره الاموات

مسئله خواندن قرآن بر قبر متبحر شده

من الأجر بعد الاموات واخرج ابو القاسم سعد بن علي الزنجاني مؤثداً عن
 الجهرية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب
 وقل هو الله أحد الهنكم التكاثر ثم قال اني جئت ثواب ما قرأت من كلامك
 لاهل المقابر من المؤمنين المؤمنين كانوا اشفاء له الى الله تعالى واخرج القاض
 ابو بكر بن عبد الباقي الانصاري في مشيخته عن سلمة بن عبيدة قال قال حماد المكي
 خرجت ليلة الى مقابر مكة فوضعت راسي على قبر فتحيت فرايت اهل المقابر حلقه حلقه
 فقلت قلتمت القيامة قالوا لا ولكن الرجل من اخواننا قرأ قل هو الله أحد جعل
 ثوابها لنا نحن نفسه منذ سنة واخرج عبد العزيز صاحب الخلا لبدء عن انس
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل المقابر فقرأ سورة يس خفف الله
 عنهم وكان له بعد من فيها حنات وقال القرطبي حثوا على قراءة واعلم موتاكم ليس
 يحتمل ان يكون هذه القراءة عند الموت على الميت ويحتمل ان يكون عند قبره كذا
 ذكره السيوطي في شرح الصدر ثم قال ولتحققوا في فصول ثواب القراءة للميت
 فيهم والسلف والائمة الثلاثة على الوصول اختلف في ذلك الشافعي مستدلاً بقوله
 تعالى وان ليس للانسان الا ما سعى فاجاب الجمهور بواجوبه عديدة شافية كافية واستدلوا
 على ما قالوه بالقياس على صلوات الدعاء والصدقة والصوم والحج والعتق فانه لا
 فرق في نقل الثواب بين ان يكون عن حج او صدقة او وقف او دعاء او قراءة وبالامامية
 المذكورة وبيان المسلمين ما زالوا في كل عصر مصر يجتوبون يقرأون لموتاهم من
 غير نكير وكان ذلك اجماعاً ذكرنا لك كله الحافظ شمس الدين عبد الواحد
 القدسي الحنطلي في جزاء القبر في المسئلة ثم تلاه السيوطي واما القراءة على القبر فنحن
 بمشرو عنها اصحابنا وغيرهم قال النووي في شرح المهذب يستحب لزار القبر ان
 يقرأ ما يتيسر من القرآن ويدعو لهم عقبها نفس عليه شائئاً وانفق عليه الاصحاب
 وزاد في موضع اخر وان ختموا القرآن على القبر كان افضل انتهى قاله على القان
 في المرتبة مختصراً ونيز قاضي شارح جنة الله عليه من ذكره الموتى والقبور ورد انه ذكره

حافظ شمس الدین ابن عبدالواحد گفته از قدیم در شهر مسلمانان جمع میخوندند که
 موات قرآن میخوانند پس اجمع شده است و علامه یعنی در عایشه علیه السلام در باب جمیع اینها
 که ان المسلمین بحیثه عن فی کل عصر و زمان و یقرؤون القرآن و یدعون خوابه
 لمواتهم و علی هذا اهل الفلاح الذی یاتر من کل مذهب من المائیکه و الشافعیه
 و غلام و لایکوز ذکات منکر فکان اجبا کما انتهی و فتنای هندیکه و ده که قرآنه
 القرآن عند القبور عند محمد رحمة الله علیه تکلم و مشاخصار حنة الله جلیهم اخذوا
 بقوله و هل ینتفع و المختار انه ینتفع کذا فی المصنعات انتهی و در فتح القدر و مودعه
 و اختلاف فی جلاس القارین یقرؤا عند القبور و المختار عند الکراهه انتهی و خطاوی
 در عایشه مر فی الفلاح آورده که و المسئله ذات خلا ذق الا کلام تکلم و قال محمد
 قنبح لو رد الا تار و هو المذهب المختار کما صرح حوله فی کتاب الاستحسان انتهی
 و علامه برهان جلیس و مرستی گفته که و اختلافوا فی اجلاس القارین یقرؤا عند القبور
 و المختار عند القراة انتهی و آنچه در بعض کتب فقهیه باب اجلاس متقدمین من آخرین سوا
 تعلیم قرآن بر دیگر عبادات مثل امت و خطابت اذان تعلیم علوم شرعی و غیر آن
 معرفت منح نوبت اندیشیک اگر اجرت بمنجا بقفس عبادات باشد تا تحقیق که سمیت فرموده اند
 اما اینجا اجرت بمنجا بحدس نفس مکان خاص تا وقت خاص بگفته اهل آن و انفع است
 و ان بلا اشتباه حلال است شاه عبدالعزیز در تحت تفسیر آیت و لا تشنروا بایتی ثمننا
 قلیلا آورده اند که اما فرقه علمان همیسان که برای تعلیم طفل نوکر میزند و اهل این امره
 نیستند زیرا که در عوض تعلیم چیزی نمیگیرند بلکه علوف آنها اجزیه همت آنهاست که از صحت تا
 شام ز خانه خود جدا مانده اند که بعباش محط گفته طغان سرور پارامانستان که گو سپندان
 کرده را جمع نمایند و با اختیار طغان بدارند آری اگر کسی بر محض تعلیم قرآن حدیث فقه غیر بایستی
 ممکنه یا زمانی اجوره در خواسته نماید در زمره علمان نیاید طلب که بر احکام الهی را بلاغ آنها
 منع و دنیا در خواست کنند محسوب میشود انتهی و صفحہ آئینه در تفسیر همچون آیه فرموده اند که
 و عبادات که بسبب تعیین مدت یا تخصیص مکان مباح میشوند نیز بر آنها اجرت گرفتن جائز است

نا
 ایستاد
 الاله

مثل تعلیم قرآن بطفل کسی در خانه او از صبح تا شام کل این خصوصیات و قبو هرگز عبادت هستند
 انتمی و در تحت تفسیر قوله تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من الیقات والهدی
 لولته اند که در اینجا دقیقه باید فهمید که اجرت بر نفس تعلیم حرام است ما خواند کسی قطعه مسافت
 کرده برای تعلیم فتن بی اطفال از صبح تا شام و قید داشتن علمی است و در آن تعلیم و مقابله
 این عمل اجرت گرفتن بلا شبهه حلال است و همچنین مقید بودن بجلوس در درستی مدت دراز
 نیز مقابل اجرت میتوان شد البته پس اهل ختم نیز بر خاتمین مسکن زمان تعدد اشکات پاره
 قرآن و مقرر میکنند این بیگونی که در کار بار خود فی الله برای شفا بریض با التواب
 مرده یا ختم هر قدر که باشد یکنید بلکه زود بریض رخا نمیرند یا در مسجد نشاندند مقرر کنند
 که برای مرده یا این قدر ختم یکنید و پاسداری خاتمین هم میکنند و برستی و درستی و
 خفگان ظاهر کنند که ما هو المشاهد فهذا هو المحمل فی التخلیص عن بعض الظنوز فی
 حق کافرا الا نام من اهل الاسلام من الخواص العوام هذا من بل عموم البلوس
 کیف قد وقع الخلاف فی اجرة نفس العبادات ایضا فلا انکار علی المتخالف فی
 من الاعمال الفضائل و اما الا انکار علی المتفق للغير المشائم بین الخواص العوام
 فکیف اثبت من اهل التحقيق ان الاجرة لیست فی مقابلة الجاهل ههنا بل فی
 مقابلة جنس النفس القبول خارج عن العبادة فمن انکر مثل هذه البروتجات فقد
 اذ ان نفسه و علمه لن یفسد العطار ما اصله لدره غیر الکلام ما قل و دل
 و نیز اگر ختم کلمه لا اله الا الله کند مفیست و در زاد الاخرت از تالی
 فائزه فی تذکرة الآخرة آورده که در بعضی اخبار آمده که اگر یکصد بیت و پنجاه بار
 ختم کلمه طیب کنی سزاوار آن رابع و حیرت بخش و مغفور گردی اگر چه مستوجب عذاب
 و سزاوار عقاب باشد و طریقه سلف همین بوده و بروایتی یکصد هزار بار و نیز بروایتی
 صد و بیست و یک بار که اگر لا اله الا الله هفتاد هزار بار خوانده شود و باین وضع که نه بار
 لا اله الا الله و دهم بار محمد رسول الله تا آنکه بانجام رساند و ثواب آن بروح میت یا با
 ارواح اهل مغیبه کشیده شود و حق تعالی آن مردگان را بیامرزد و عذاب گورایشان

فان
 حجت
 لا اله الا الله

وضع کند آتشی قدر حدیثی که آن را امام احمد از معاذ بن جبل روایت نموده است که آن را
 الا الله وفتوح الجنة و امام ابو الیسف سمرقندی رحمه الله علیه بنیاز انس عن ابنه
 صلوات الله علیه سلم آورده که اندر قبل للنبی صلی الله علیه وسلم یارسول الله هل الجنة
 ثم فی انعم الا اله الا الله و نیز با هم ربانی مجدد الف ثانی در جلد ثانی از مکتوبات آورده اند
 که بیاریان و دوستان فرمایند که هفتاد هزار بار کلمه **لا اله الا الله** بروحانیت مرحوم بخواب
 میخوابد و بروحانیت مرحوم همیشه او اهم کلشوم بخواند و ثواب هفتاد هزار بار را بر خود
 یکی بخشد و هفتاد هزار بار دیگر را بروحانیت دیگری از دوستان دعا و فاتحه
 مسؤل ست او شیخ عبدالوهاب شمرانی در بحر المورود فی الواثقین و العهود آورده که خذ
 علینا العهود تعمل باحادیث الفضائل و لو قیل بیضعفها لا سیما ان اعتقدت
 بالکف و لا همل العمل بها كما هو الغالب الناس فی جمیع ما یسهعون بضعف
 المتکذبتهم و لون بالعمل به قد وقع للشیخ محی الدین العربی رضی الله عنه
 انه اطلع علی تعذیب مرأة فی الناصرکان قد عمل سبعین الف لا اله الا الله
 یصدق فكان رقیته من النافرقال اللهم اجعل ذلك فی صحائف اعمال
 فلا تخرجت من النار لو قتها و الحدیث الواحد فی ذلك لم یزل المحدثون
 یتکلمون فی سننک فاعمل بمثل ذلك یا اخی و لا تنیعد حصول الاجر
 العظیم بالعمل للیبر فان مقادیر الثواب لا تندرک بالقیاس اتقی و تخصیص
 روز سوم یا هفتم یا یستم یا یهلیم یا ششماهی یا پرسی نیز جائز و محبت مولانا عبد الله گجراتی
 بمصیر شیخ عبدالحق دهلوی در وصیت نامه خود میفرماید که تخصیصات و رزق
 و تراکیب ماکولات و نقیبات در مفردات بغایت و نیازهای بزرگان از رسوم
 صالحه است آتشی و در جامع الاوراد است که اگر بطعام فاتحه کرده بقرا بهد البته ثوابت
 و نیز و راست که چون قرآن ختم کند اول پنج آیت خوانده دست برامی فاتحه بردارد
 و ثواب ختم بهر که خواند انا و اوح اموات بطریق آن شخص حضرت صلی الله علیه سلم بخشد و شاه
 ولی الله در شروع انبیا فی سلسل اولیا آمده آورده که اگر چه او اول است اما او آخر

در روز سوم یا هفتم یا یستم یا یهلیم یا ششماهی یا پرسی نیز جائز و محبت مولانا عبد الله گجراتی
 بمصیر شیخ عبدالحق دهلوی در وصیت نامه خود میفرماید که تخصیصات و رزق
 و تراکیب ماکولات و نقیبات در مفردات بغایت و نیازهای بزرگان از رسوم
 صالحه است آتشی و در جامع الاوراد است که اگر بطعام فاتحه کرده بقرا بهد البته ثوابت
 و نیز و راست که چون قرآن ختم کند اول پنج آیت خوانده دست برامی فاتحه بردارد
 و ثواب ختم بهر که خواند انا و اوح اموات بطریق آن شخص حضرت صلی الله علیه سلم بخشد و شاه
 ولی الله در شروع انبیا فی سلسل اولیا آمده آورده که اگر چه او اول است اما او آخر

امت و بعضی اختلافاتی بوده باشد اختلاف صورت نمیکند از تهاط سلسله بهمین امور
میگم است و اختلاف صورت اثری نسبت آتقی نیز شاه عبدالعزیز حصه در سوال ع شود در
جواب پنجم بقایه طعن مولوی حمید الحکیم سنجابی فرموده اند که این طعن مبنی است بر جعل لاجال
مطعون علیه زیرا که غیر از فرائض شرعی مقرر را هیچکس فرض ننمیداند آری زیارت
و تبرکات غیر صحاحین اهدا ایشان با هدا توأب و تلاوت قرآن و دعا خیر تقسیم طعام
و شیرینی سخن است خوب یا جماع تعیین روز عرس برای آنست که آن روز مذکر
انتقال ایشان میباشد از دارالعمل بدارالتوابع اما هر روز که این عمل واقع شود موجب غلبه
و نجات است و خلفه را لازم است که سلف خود را باین انواع بر و احسان یاد نمایند
چنانچه در احادیث مذکور است که ولد صالح پدر عوله و تلاوت قرآن و اهدای توابع را بجهت
قراردادن مبنی بر کمال بلاد است و افراط جهل است آری اگر کسی سجده طواف و دعا بخواند
فلان افضل کند بعمل آرد البته مشابیهت پیغمبر الا عثمان کرده باشند و چون چنین
نیست پس چرا عمل طعن باشد و در دفتر سیوطی مذکور است و اخرج ابن
المنذر و ابن مرویه عن انس رضی الله عنان رسول الله صلی الله علیه و سلم کان
یا فی احد اکل عام فاذ القوه الشعب سلم علی قبوا الشهداء فقال سلام علیکم ما
صبرتم فغم عقیبا لدار و اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی صلی الله علیه
وسلم یا فی قبور الشهداء علی دعاس کل حور اقیقو سلام علیکم بما صبرتم فغم
عقیبا لدار و کذا ابو بکر و عمر و عثمان آتقی و در غنیة الطالبین حضرت بزرگوار میفرماید
اخبرنا ابو نصر عن الداء باساده عن ابی سامه عن جعفر بن محمد فی فضل الله تعالی
عنه قال هبط علی قبر الحسين بن علی رضی الله تعالی عنه یوم اصیب سبعون
الف ملت یکون علیه فی یوم القیمة انت هی و یدیر مولوی امین در صلوات تقسیم از بیستم
صاحب آورده که پس الحال اگر کسی نسیان پیغمبر صلی الله علیه و سلم منظور داشته در شب برات در مقبره
و جمع صلواتی خواند او را بخانی افتد پیغمبر صلی الله علیه و سلم ملام کردن نمیرسد آتقی بدینجا
این که در کتب ضابطه جامع بر آن شخص جمیع مشروبات غیر مویز و غیره ممنوع باشد و جبنت باشد با

در حدیث آمده است که هر که در شب برات در مقبره پیغمبر صلی الله علیه و سلم صلوات بخواند...

مستحب نیست اندک آن بر سر سید ناقص العلم هم خواهد دانست که هر شروع غیر مخصوص از فارغ
 از تخصیص نمودن برای کسی مصلحتی جایز بلکه در بعضی صورت واجب میگردد علامت آن این است که
 از باب علی در خانه برایتان بعدین الی مسائل العیدین در بحث مصافحه آورده که هرگاه نسبت فو
 و معانقه در حال تقدم از سفر و بدون آن ثابت شد پس تعیین آن بر روز عیدین چنانچه
 در بلاد هندیه روح دارد نیز روا باشد بجهت آنکه حکمی که اصل آن در شرع شریف ثابت است بر
 تعیین آن در وقتی خاص بسبب اندراج این وقت در اوقات نبوت آن اصل و اگر دوزیرا که
 چون اصل شی در هر اوقات مشروع شد پس وقت معین بهمیکه از افراد اوقات آن مطلق میباشد
 بجهت تحقق مطلق در افراد و ظاهر است که هر فردی از مطلق که تحقق باشد یا اعتبار تعیین
 و تخصیص خارجی مانع تحقق آن مطلق نخواهد بود و الا تحقق مطلق در فرد ممنوع باشد و کمالاتی
 و آنچه از تعیین وقت شرعاً ممنوع است تعیین است که مانع تحقق مطلق در غیر آن معین باشد
 که از شرع تعیینش ثابت شد و تخصیص مرام آنکه حکم مشروع بر وقت مطلق و در فقیده عایت
 فیه که از شرع ثابت شده ضرورت هرگز نهدیل آن جایز نیست بخلات مطلق که رعایت
 فیه در خصوصیت در آن از جانب شرع مرعی نشده بلکه هر فرد آن صلاحیت تحقق مطلق
 میندارد و توضیح آنکه مثلاً حکمی از احکام مشروع در مطلق اوقات مشروع باشد مانند
 ایصال ثواب عیادات مالی و بدنی برای نفع اموات پس تعیین آن بر رسم اگر بلحاظ آن
 باشد که میت در قرب اوقات موت بجهت ظلمت قبر و حفظه آن خوش موال ملائکه یاده
 از متناجی حصول ثواب میباشد پس شرعاً در مشروعیت اعمال چیزی مانند تلاوت قرآن مجید
 و ابلغان صدقات با تعیین آن در این وقت مضائقه ندارد و اگر بلحاظ آن باشد که درین روز
 معین اعمال خیر بجا آوردن رواست در غیر آن و نیست پس ظاهر است که این اعتقاد باطلت
 چه درین محکومت نشد یعنی شرعاً جدید و تغییر حد و آیه لازم می آید و هر ممنوع قطعاً پس با اعتبار اصل
 متقدمند که در ظاهرند که مصافحه و معانقه بر روز عیدین رواست و در مفهوم بدعت سید مرتضی
 نیست که بدعت این مطلب آنکه تذکره و موعظت برای نفع هدایت مکرمان جمیع اوقات
 مؤکدست و مستحب تعیین روزی از روزهای هفته و یا تاریخی از تاریخهای ماه و سال

حاضرست چنانچه عید القدرین مسعودی القدره روز ششم رابرای او غفلت مقرر فرمودند و
 امام بخاری درین مسأله باینی معتقد کرده عن ابی وائل کان عبد الله یذکر الناس فی کل
 خمین اتی پس بنور سیمه تخصیص تمام وجه رسوا از تخصیص اعراس مناسخ و مجالس سررشته
 از سناکت و خشنه و حقیقه و مجالس غم و شرم و مجالس عبادات ادعیه و اوضاع و رسوم مختلفه
 جائز و منجوب گردیدند و منکر ایشان بلبه کامل و جاهل مفرط است ایندانشاه فیج الدین در
 سوابق از ایشان شده بود و سوال تخصیص با کولات در فائحه بزرگان مثل کچهره در فائحه
 امام جیدین و نوشته در فائحه شیخ عبدالحق و غیر ذلک و همچنین تخصیص خوردنگان چه حکم وارد
 جواب فرموده بودند که جواب فائحه و طعام که بی فائحه است و تخصیص کفن مخصوص است
 یا خنیا راوست که باعث منع نمیداند ایشان تخصیص از قسم فائحات اندک بمصلح خاصه
 و مناسباتی خفیه بینه البظم آورده رفته رفته شیوع یافته اند انتهى و شیخ ابن حجر در خفیه آورده
 که ان الاجتماع عند القبر لقراءة القرآن و الاذاعتیرین لما نفع علی قراءه ما یتبس
 علی القبر و الدعاء فالمدعته انما هی الامور المنوعه الحادثة الاتی لیس لها
 اصل عام دون نفع لقراءة و الدعاء فان منها ما هو من البیع المحسنه کما
 لا یخفی انتهى و در وسیله النجاه آورده که فی عمده الفتاوی و اما اتخاذا الورق و العود
 و العبیر یوم الثالث فبطل هکذا فعلت امرأة عبد العزیز و بنته المعرف یا مهانی
 رضوا لله تطاعا فی ایام الثالث فذلت حیرت العادة فی کل تعزیه کذا فی
 المفرد و الایام الیوم انتهى و رقنوا و ی طلبند و می که معتبر قنوا و می ندیشد فعی است آورده که و لا
 بأس بالاجتماع الذن لعل فی کل سنته انت هی شاه عیله العزیزه و فی تفسیر عزیزی
 در ذیل است شراعت فاقب ه می آرند که در فن کردن چون اجزای بدن تمامه یکجا میباشند
 علامه روح باین از راه نظر و عنایت بحال میمانند و نوجو روح بزرگترین شاقین مستفیدین
 بسولت میشود که بسبب تعیین مکان بدن گو یا مکان روح هم متعین است و آثار این عالم
 از صفات و فائحه و تلاوت قرآن چون در آن بقعه که بدن بدن است نافع شود بسولت
 واقع میشود پس سوختن با تش گو یا روح را بی مکان کردن است در فن گو یا مسکنه برای

رخ ساختن است نه این است که از اولیا مدفونین دیگر صلوات بخواند و استغاثه جاری است
 و آنها را فاده و اعانت نیز منصوص است مسئله محقق نماید که استعانت و استغاثه بصالحین
 و نشان از عبید جائز و مستحب بلکه وقت حاجت ضروری واجب است اولادین
 مسئله سوالی و جوابی نوشتن مناسب است اندک از فقیرالی الله در ۱۲۹۹ بطریق تنقیح
 بعضی اهل علم با یکدیگر در مناظره شده بعد از گفتگویی واجب بطرف فقیر برای محکم رجوع
 کرده بودند و یکی از آن دو مرد پرخاندان عالیچینتیه بود و دیگری محقق زوی اسمعیل ثنائیان
 او است نفقا علمایان دین مقتیان شرح متین چه میفرمایند در خواندن سلسله چشتیان
 و استغاثه و استعانت بایشان برای قضا حاجات دین دنیا بطریق ورد و وظائف
 که بناهای اولیا عظام بلفظ الهی بجزمت فلان و فلان مذکور است آیا بحسب شریعت
 مجزی برای او مندرج است یا پسند ممنوع جواب بخواندن سلسله موصوفه
 یا الفاظ مکرره الهی بجزمت فلان فلان الحزب در آخر آن دعا منظوم در زبان هندی
 که در آخر هر بیت اولفظ واسطی است که معمول مریدان ذات چشتیه مہاریه است این
 دعوات دعاست از درگاه یارینعالی بتوسل چاهوشی علی الصلوٰۃ و السلام اولیا کریم صاحب
 سلسله چشتیه و دعا از یارینعالی از عمره عمادات و مخ آنهاست توسل در دعا با بنیاد صلیب
 از آنکه ضروریات است ببنیوت او با حدیث صحیح و اقوال علماء حدیث و فقه و مشایخ
 عظام چشتیه و غیر هم اما الا حادیت فقد اخرج الحاکم و صحیح ابن ادم لما اقترف
 الخطیة قال یا رب اسئلت بمحمد صلے الله علیه وسلم ان تغفر لی فقال الله تعالی له قد
 غفرت لك ان التی بحقه و مروی الزمذکن عن عثمان بن حنیفان النبی صلے الله علیه
 امر جلاضریر البصر ان یدعو هذه الدعاء لقضاء حاجته اللهم انی اسئلت و اتوجأ
 الیک بنبیك محمد نبی الرحمة انی توجت بک الی ربی لیقض لی حاجتی الخ و فی
 دلائل الخیرات اللهم انی اسئلت و اتوجأ الیک بحبیبتک المصطفیٰ عند ربنا
 حبیبنا یا محمد ان توسل بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاهر
 اللهم شفعه فینا بما جهر عندنا نسئله فی القاسی شرح ان هذا الدعاء فحقوا اخرجه الترمذی

فاستغاثت
 فاستغاثت

وقال محمد بن محمد غريب النسائي وابن حجر والطبراني وابن حجر متر في صحيحه
والحاكم قال صحيح على شرط البخاري مسلمة صحيحه ايضا البيهقي عن عثمان بن
حذيف رضي الله تعالى عنه انه سئل عما قولوا المحدثين فقالوا البخاري فمد ما عياته
كالتمديد من الخطب بالذم مع التوسل والبسملة مع التوسل والتكثير من المصاحفة
تلك العلامة القسطلاني في يلبخه شرح صحيح البخاري وقلا ابن حجر المكي
في القلائد في كيفية حواله في الامام ابو حنيفة التعمان من ثابت رضي الله عنه
اعلم انه لم يزل العلماء في ذم الحجاجات يترددون قبره ويتوسلون به في قضاء
حوالهم منهم الامام الشافعي رحمه الله تعالى عليه انتهى بلكه صراط مستقيم كما في محفوظات
غلبه سيد محمد صحت وازم مولوي اسمعيل ومولوي عبد الحمي صاحب تمل عنده يسبح في تحريه
مولوي اسمعيل جمع كونه اندر قائده اولي كانه هاريت اول افضل ومم كانه باب سمعت
ميرفان يند كميان استغال حشيتيه نيت كراول طالب بايد ك با وضو ووزا نوبطو نماز نيتيند
وفاتحه بنام اكابر ابن طر لقبه يعني حضرت خواجه معين الدين سحر في حضرت خواجه قطب
الدين ختيد كاكلي وغيره بانخوانه الشجاع بناب حضرت ايزدباك ترمطو ابن بزركان بايد تهتي
پس دين عمارت بعينه صورت وعامه كوزم عمل حشيتيان حاليه بيان فرموده طريق عمل اورا ادا
ساختند ودر حق اين محفوظات سيد احمد صاحب را تباد كتاب صراط مستقيم مولوي اسمعيل
گفته كراين فيوض الكعبة فوائد سعادتية اندامه پس براي معتقدان مولوي اسمعيل عمارت صراط
كافي ست وبراى ديگران احاديث وقول بخاري كراول مذكور اند شافى اند والله اعلم بالصواب
حرره بمبينة كثيره للمظالم محمد المدعو بفيض عالم عفي عنه منوز بو اتى مويديات اين فتوى
يا يثيبه در شرح برنخ آورده كه در هي في الاخبار ان الانسان اذا صب عليه امر
فينادي ليما من اولياء الله تكافان كان جيا يمهعه للريح في طرفه عين او يعلم
بالكشف صفا لقلب ان كان ميتا فيمعه المسككة فيعين له بالشفاعه عند الله
تعالى عليه الشامة واگر غير نوابشان توسل كند تا تميز البشيان اطلاق بتوسل مبادت ايشان
وعا بر اى توسل ميكنند پس در نما اطلع و دعا گشان بر توسل بطريق اولي خواهد بود

له
كه لازم
ووجه

بلکہ در سوال کردن از ایشان بایشان واجب است و حق شناسی که ایشان خوش بشوند چنانچه در حدیث
 ابواب شرعی و در مشارق الانوار القدری بیان نمودند و بعد از این که در سوالنا الوسا تط
 سلوک الادب ص ۴۴ و سرعتر لقضاء حوائجنا و من ابدا مثلنا ان یبصر ادب خطا
 الله عزوجل قد سمعت سید علی الخواص رضی الله عنه یقول اذا سألتم الله
 حاجه فاسألوه بمحمد صلی الله علیه وسلم فقولوا اللهم اننا نسالك بمحمد صلی الله
 علیه وسلم ان تعفل لنا کذا فان الله منکا یبلغ ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم
 ویقولان فلا تاسأل الله بمحمد صلی الله علیه وسلم فی حاجه کذا وکذا فیصل النبی صلی الله علیه وسلم
 ربنا فی قضاء تلك الحاجه فیجاب لان عامه صلی الله علیه وسلم مستجابا لکل ذلک
 القول فی سوالکم الله باولیاته فان الملک یبلغهم فیشفعون فی قضاء تلك
 الخواجه الله علیه حکایتی شاه عبدالعزیز صاحب رحمة الله علیه بستان المحدثین در بیان حال
 یحیی بن یحیی باندلسی جامع موطا امام مالک آفرود که وفات یحیی در ماه رجب سنه
 ووصف یحیی چهار واقع شده و عمر او هشتاد و دو سال بود و قبر او در قبرستان مردم در وقت
 قحط با وی استقامت میکنند و تبرک میجویند آتی و امام سنی در شفا بالاستقام و موده که
 اباب الثامن فی التوسل والانتفاع والتشفع بالنبی صلی الله علیه وسلم اعلم
 ان جواهرک وحسن من الاموال المطونه لکل ذلک و هو من سیر القبا لحدیث
 حتی جاء ابن تیمیة فاخترع ما لم یسبق الیه احد سائر الاعاصم وقد وقفت علی
 کلام طویل باری فی ذلک لکن رأیت ان امیل عنہ فان داب العلماء و ارشاد المسلمین
 و کلام هکذا بجزایر من ذلک بالجملة فالعوامل علی ثلثة انواع الاول والثانی وال
 ان قال النوع الثالث ان یطلب لیشل منه صلی الله علیه وسلم ذلک الامر المقصود
 بمعنائه صلی الله علیه وسلم قادر علی التبیح ومن هذا قول القائل صل الله
 علیه وسلم سلک مرافقتک فی الجنة والا تاوی ذلک کثیره و لیس المراد به التخت
 والاستقلال الی النبی صلی الله علیه وسلم فبذلک الایرید المسلم فخر الکلام الیه من
 باب التلیس الذی لا یقصد الناس بسوالهم ذلک الا کونه صلی الله علیه وسلم

سبباً بین اللہ والبیضاء المستغاث هو اللہ ومنزل العوث حقیقۃ وخلقوا والنبی صلے
اللہ علیہ وسلم مستغاث ظاہراً وبعثاً ونبیاً اتی ہکذا فی بعض الرسائل نقلتہ من
غیر ویتیری شفاء الاسقام واللہ علم حقیقۃ المرام شہ ولی الشکر کتابہا نتیجہ فی
سلسل الیہ اللہ فرمودہ کہ اخبر فی النیج ابو طاہر بن الغضائنی کہ کتابی لنبی صلے اللہ علیہ
وسلم کتابی فی بعض حاجاتہ رضوتہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک انتا قریب لک منی
ام ہذا فبحق قریب منی لان بعد الا ما شفعت فی فی قضاء حاجتی کلہا الدنیوی
والآخریۃ سببیکہ جمع مردگان را زایل اسلام بر اعمال زندگان از خوشیانی از قریب اطلاع
پیشنویس چونکہ استغاثت زندگان از مردگان ہم عملیست از اعمال ایشان برین ہم مطلع
گردہ شوند عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
ان اعمالکم تعرض علی قاربکم وعتانکم من الاموات ان کان خیرا استبشر واوان کان
غیر ذلک قالوا اللہم لا تمہم حتی تھدیہم کما ہدیتنا فرأی الامام جری حکیم للزمان
واہم منذرہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا
تفحصوا موتاکم بیات اعمالکم فانہا تعرض علی ولیائکم من اهل القبور والذلیلی
وابن ابی لدیاء وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انہ لم یبق من الدنیا الا مثل الدنیا تمور فی جوار اللہ اللہ فی
اخوانکم من اهل القبور فان اعمالکم تعرض علیہم فرأی المحاکمۃ المستذکر فی شعب
الایمان باسناد صحیح وسیدی شیخ زورق شایح صحیح بخاری کہ شہ عبد العزیز بن محمد بن
احوالش بیان فرمودہ از انجملہ انیم گفتہ کہ سیدی زینون حمہ تمتد علیہ حق وابتشارت دادہ کہ او
از ابدال سببست و مروی جلیل القدرست کہ منبکمال افرق لذکرست و او آخر محققان صوفیہ
است کہ بین الشریعہ والحقیقہ جامع بودند و بشاگردی او اجلہ علمائے متفکر و پاسبی اندیش شتاب
الدین قسطلانی و شمس الدین نغانی و خطاب البکیر طاہر بن زہان و اورا قصیدہ ایست بہ طور
قصیدہ جلالیکہ بعضہ ایات اوزیرت انا لربک جامع شتاتہ + اذا ما مسطا
جور الرمان بنکبہ + وان کنت فی ضیق وکرب محنتہ فنادی انہ یزورق مات بسرعہ

اتی ہر گاہ خود بخود این محققین مریدین خود را وقت مصیبت حکم استغاثہ فرمادہ اند پس
 تہکارا و بغیر از جاہل نمی آید و از عیادت مذکورہ شاہ عبدالعزیز صاحب این ہم ظاہر شد کہ
 قصیدہ جلانیہ کہ آن را قصیدہ مغوشیہ نیز میگویند از حضرت دستگیر ماندگان غوث الاعظم ابو
 محمد القاسم جلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ است بخلاف از عم بعض لشکرین ازہ لیس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ و آنچه ایشان در قصیدہ خود جلانیہ برای مریدان استغاثہ و استمداد
 در مصائب فرمودہ اند شہرہ آفاق است و عن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فی حاجۃ لہ فکان
 یلقت الیہ لا ینظر فی حاجتہ فلقی ابن حنیف فشکاذک الیہ قال عثمان بن حنیف
 ایت النجاة فتوضا ثم ایت المسجد فصل خیر رکعتین ثم قال اللهم انی اسئلك و
 اتوجه الیک بیتی تا و فی حوائجہ نبیتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمة یا محمد انی
 اتوجه الیک الی ربی فتقضى فی ذکرا حاجتک فانطلق الرجل ففضل قال عثمان بن
 حنیف ثم اتی باب عثمان بن عفان فجاءہ البواب حتی خذ بیدا فاذ خله علی
 عثمان فاجلس معہ علی الطنفسہ فقالوا حاجتک فذکرها حاجتہ فقضاها لہ
 ثم قال ما ذکرت حاجتک حتی کان الساعۃ وقال کما کان لک من حاجتہ فاذکرها
 لی ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی ابن حنیف فقال لرجلک ان اللہ خیر اما کان
 ینظر حاجتک ولا یلقت الی حاجتک نقی کلمتہ فی فقال ابن حنیف واللہ ما کلمتہ
 ولکنی شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ ضریر فشدکی الیہ ذهاب بصرہ
 فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتصیر الی رسول اللہ انہ لیس لے قائد وقد شقی
 علی فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ایت البیضاء فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع
 بهذا الدعوات فقال ابن حنیف فواللہ ما تعرفنا وما طال بنا الحدیث حتی دخل
 علینا الرجل کاتر لم یکن ضرب طرہ الیہ ثم فی الطبوات فی البکیر بطرق متعدده
 و مرکز الترمذی عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ک شئت بولین شئت اخرت نلک فهو خیر لک

کتاب
 ۱۰۰

قال قد عرفنا فامره ان يتوضأ ويحسن الوضوء وينعوا بهذه الدعاء اللهم
 اني اسئلك ان توجه اليك بنبيك محمد بنى الرحمة الى الوجهة التي بقي في حاجتي
 بهذا لتقضى لي ما اتممت فشققت في وفي حريرة ففعل يد او في بعض الروايات
 بنى الرحمة يا محمد وعن مالك بن عياض ملقب بمالك الدار قال صاب للناس
 قسط في زمن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فجاء رجل الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال يا رسول الله استنك لامتك فانهم قد هلكوا فانا هو رسول الله صلى الله
 عليه وسلم في الغمام فقال ات عمر فاقرأه من السلام واخبره انهم مصقون
 قل له عليك الكيس الكيس فاتي الرجل عمر رضي الله تعالى عنه فاخبره فبكى ثم
 قال ياريت ما اهلوا الا ما عجزت عنه وراه البيهقي ابن ابي شيبة بن سعيد صححه
 السيف في القحوج ان الذي راى المنام بلال بن حارث المزني احد الصحابة رضي الله
 تعالى عنه كذا قال السيد السمرقندي وغيره وعن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال كنت
 اضي مع ابن عمر رضي الله تعالى عنه فحدثت رجله فجلس قال له رجل اذ كنت
 احب الناس ليك فقال يا محمداه فقام فثنى وراءه ابن النبي في عمل ليوم والليله
 وقال العلقمة الشيخ محمد بن عابد السد المدني في الاضراسي اخبر ابن النبي في عمل ليوم
 والليله عن عبد الرحمن بن سعد رضي الله تعالى عنه قال كنت عند ابن عمر رضي
 الله تعالى عنه فحدثت رجله فقلت يا ابا عبد الرحمن ما الرجل قال اجتمع عصبها
 من ههنا فقلت ادع احب الناس ليك فقال يا محمد فابتسطت وارجع ايضا
 الهثيم بن جيش قال كنت عند عبد الله بن عمر يعني بن العاص فحدثت رجله فقال
 له رجل اذ كنت احب الناس ليك فقال يا محمد كما نما الشيطان عن عقلي انتهى في عمدة
 المتحسين بعدة الحصن الحصين لشيخ الاسلام برهان الدين ابراهيم قال
 مجاهد حدثت رجل بن عمر عند ابن عباس رضي الله تعالى عنه فحدثت رجله فقال
 افكر احب الناس ليك فقال يا محمد صلى الله عليك وسلم فكانما انشطت عن عقلي
 وقال مجاهد قد ذهبت انتهي وورد الال خيرات كل اهل طرق لانه في ههنا ربه

در عجب عجم بلکه در جرمین اشرفین زادها الله تعالی و شرفا و اورده معمول بنحو و ساخت اند
 آورده که اللهم انی تو جبر الیک بمجیدک المصطفی عندک یا حنینا یا محمدی
 لانا توصل بک الی ربک فاشقم لنا عند المولی لعظیم یا نعم الرسولوا طاهر اللهم
 شقم فینا بجاهر عندک انتهى بعد شرح ابن و عاشرح و دلائل خیرات علامه قاسمی مالکی در
 بشرش آورده که ان هذه الدعاء نحوه اخراج الزمذی وقال حدیث حسن صحیح
 غریب للمسنائی وابن ماجه والطبرانی وابن خزیمه فی صحیحهما الحاکم وقال صحیح ط
 شرح البخاری مسلم وصححه ایضا البیهقی عن عثمان بن حنیف رضی الله تعالی
 عنه كما قد تمنا وورثه الامان آورده که ان النداء باسمه صلے الله علیه وسلم حرام
 فکیف وقع لفظیا محمد اقول انه صلے الله علیه وسلم حتما الحق فله ان يتضر كيف
 يشاء ولا یقمن بغيره واما التعلیم بعض الصحابة ذک الدعا و غیره فانه رای انه لفاظ
 الدعوات و الا ذکار یقتصر فیها علی الواخر المسموع کذا نقله من جوهر المنظم
 وازقم تداور حالت عیبت است آنچه واقع است و تشهد من قوله صلے الله علیه وسلم
 السلام علیک ایها النبی رحمة الله بکثرة ما یحذر صحیح بخاری است از عبد الله بن سنجبه الی عمر
 سمعت ابن مسعود یقول عدنی النبی صلے الله علیه وسلم وکلی بین کفیر كما یعدنی
 الموت من القرآن التیمات لله الصلوات والطیبت السلام علیک ایها النبی رحمة
 الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین شهدان لا اله الا الله اتمید
 محمدا عبده ورسوله هو بین ظهر اننا قلنا قبض قلنا السلام علی النبی صلے الله علیه
 وسلم علامه قسطلانی و شرح ابن حریث گفته که یعنی تزکوا الخطاب ذکره بلفظ الجبته
 و ظاهر هذه الروایة انهم كانوا یقولون السلام علیک ایها النبی رحمة الله بکاف
 الخطاب فحیی النبی صلے الله علیه وسلم فلناتما تزکوا الخطاب و ذکره بلفظ التیبت فصا
 یقولون السلام علی النبی صلے الله علیه وسلم کذا قبل فقیه ان هذه الروایة مخالفة
 لروایات الاخر فانها لیس فیها هذا المحرف علی ان هذا التغیر لیس من تعلیم النبی صلے الله
 علیه وسلم حیث قال ابن مسعود ورضی الله تعالی عنه قلنا السلام علی کذا فی نور الیمان

واصلوا و صلوا علی
 سوا ان تشهد علی الخطاب
 فان حیی النبی و بعد ما
 ذکبت تزکوا الخطاب لیس
 متفقون ان الصحابة و غیرهم
 من کان یخبر فی الصلوة
 فی حیی النبی صلے الله علیه
 وسلم لیس صحیح من عندکم
 و قرأه القشیری فی حیی صلوة الله
 حاضران علی النبی صلے الله
 علیه وسلم فله بخا طبود
 صلے الله علیه وسلم
 فی التشریح و کتاب قبض
 تزکوا الخطاب فی قوله
 قوله اننا قلنا
 الحدیث و نقلت من
 و قال علی ان لیس من
 اقوال اصحاب النبی
 صلے الله علیه وسلم الذین
 همرا علم الامت

وشرح حصن حصين مولانا على القاري تحت قوله يا محمد ان التوجه بك الى بي في حاجته
 هذه لتقتضى له وقد جاز في بعض الروايات بصيغة المجرور واقتصر يا محمد صلى الله
 عليك وسلم حاجتي فهو مجاز متعارف انتهى قال الشيخ عبد الوهاب شعراني في البص
 المور في المواشي والعرفاء اخذ علينا العهون لا يجلس قط لوعظ الابد قولنا منقول
 يا اصحاب التوبة دستور يا رسول الله في النية عنك في نعم منك وذلك ليمدنا
 اصحاب التوبة من الاولياء ولا يقع منا تلج في الكلام اما اخذ لدستور من سول
 الله صلى الله عليه وسلم ففانك تزل تايد وعدم الزيف عن السنة في التعليم الارشاد
 لان من جميع الخلائق افاضوا من من رسول الله صلى الله عليه وسلم حقيقة
 انتهى پر الشفق وفضل عاشوراء اور وہ کہ سئل شیخ الاسلام العلامة جمال الدین
 محمد بن احمد الرضائي لا نصارى صاحب هاية المحتلج شرح المنهج عن قول العامة
 عند الشك يا شيخ فلان يا رسول الله ونحو ذلك من الاستغاثة بالانبياء
 والمرسلين الاولياء والصالحين هل هو جائز وهل للرسول والانبياء
 الاولياء والصالحين غائبة بعد موتهم ماذا يرجع اليه ذلك فاجاب رحمه الله
 تعالى بقوله لا استغاثة بالانبياء والمرسلين الاولياء والعلماء والصالحين
 جائزة والرسول الانبياء والعلماء والصالحين غائبة بعد موتهم اما الانبياء فانهم
 اجزاء في قلوبهم يصورون يحقون كما وردت الاحاديث فتكون الاعانتهم معجز
 لهم الشهداء ايضا اذ شوهدها انما اذ اجهاذا يقاتلون الكفار ما الاولياء
 هي كرامتهم فان اهل الحق على ان الاولياء يقع منهم يقصد بغير قصد امودا
 خارقة للعادة يعبر بها الله تعالى على ايديهم بسببهم انتهى ودرج المور ووشح
 عبد الوهاب شعراني اور وہ کہ اخذ علينا العهود ان نلزم لاد يصح اصحاب التوبة
 وان لم يختم بهم ولم تعرفهم ذلك لانهم يتهدون لقطعته في قصور بيوتنا
 ولهم الملو اخذنا بذلك للتاديب عليهم حق والخواطر التي لا يتبغ كايما اذا كان احد يد
 لنا من المقراء الصادقين نبيهم شولابه فان قوسم صوتوا بالتاديب على كل من

ادعى ذلك وقد اوصاني سيدي على الخواص فقال اذا اخرجت من بيتك
 ليسفروا حاجة ضرورية او الى محل التنزهات والمفرجات فلا تجاوز وضو البلدان
 وعلمها حتى تتأمن بقلبك اصحاب النوبة فاذا رجعت فاستاذن في الدخول كما
 في الخروج لانهم يجيئون من يحفظ المقام ويتعرف اليهم فيجبون من يستغيث
 بهم عند نزول اليلاد والمحن انتهي ونيزام محمد بن موسى بن عثمان صاحب النظام
 في السنين خير الامام وروده ذكر الحافظ ابو سعيد السمعاني فيما روينا عن
 علي رضي الله تعالى عنهما قال قدم علينا اعرابي بعد ما دنا رسول الله صلى الله عليه
 وسلم بثلاثة ايام فرمى نفسه على قدم النبي صلى الله عليه وسلم وحتى من تراب على
 رأسه قال يا رسول الله قلت قمعتنا قولك ودعيت عن الله ما دعينا عنك وكان
 فيما اترا لله عليك ولواتهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله انتظفهم
 الرسول لوجد الله توابا رحيمًا وقد ظلمت نفسي جئتك فستغفرني فتودع
 من القبرة قد غفر لك انتهى ونيزام صاحب النظام وروده كه ولما قتل حسين بن
 علي رضي الله تعالى عنهما يوم عاشوراء لصره هيين من المحرم وانشده احدوسين
 وهو يومئذ ابن اربع وخمسين ونصف سنة ونصف شهس و وضع ما وقع
 من العبي حمل اهل البيت من النساء والصبي قلنا مروا بالفتى صاحبة زينب
 بنت علي مستغيثة بالنبي صلى الله عليه وسلم يا محمداه يا محمداه هذا حين بالعراب
 هزل بالدماء منقطع الاعضاء يا محمداه فلما كان سنة ثلاث واربعمائة اخذ
 اهل الكوفة رجلين اعمى منهم الف او خمسمائة رجل كلهم من نسل من حضر قتل
 الحسين رضي الله تعالى عنه وهذا من اعجيب ما يسمع انتهى ونيزام وروده كه قال
 الامام ابو بكر بن المقرئ كنت انا والطبراني وابو الشيخ في حرم رسول الله صلى
 الله عليه وسلم وكنا على حالة اترفين الجوع وواصلنا ذلك اليوم فلما كان وقت
 الغشاء حضر قبر النبي صلى الله عليه وسلم نقلت يا رسول الله الجوع فانسرفت فقال
 ابو القاسم جلس جلس فان يكون المشرق او الموت قال ابو بكر ففتنا

و ابو الشیخ و الطبرانی جالسین طرفی شئی فحضرت الباء علوی فدقی فقتنالمه فاذا
 صعه غلامان مع کل احد منهما ما زنبیل فبیه شئی کثیر فجلسا فاکلنا فظننا ان
 الباقی یاخذ العلام فوئی ترک عندنا الباقی فلما فرغنا من الطعام قال العلوی
 یا قوم اشکو تمالی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی آیت رسول الله صلی الله
 علیه وسلم فی انما فرقی ان احمل بثنی من الطعام الیکم انتهى ویزور وکر کثیر بن محمد بن
 کثیر بن فاعه آورده که جاد رجلی عبد الملك بن سعید بن حیان فحبس بطنه فقال
 بک داء لا یدر اقا ما هو قال الدبيلة فحق الرجل فقال الله الله الله ربی لا شرت
 یه شیئا اللهم انی اوجه الیک بنیات محمد صلی الله علیه وسلم بنی الرحمة یا محمد انی
 اتوجه بک الی ربک ربی ان یرحمنی الی رحمة یغنیه بها من عجة من اهلک مرات
 ثم عد الی بن الخیر فحبس بطنه فقال قد برأت بک من علة اتهمی ویزور محمد بن حبان
 وغوث الصمالی میفرمانید سه یا حبیب الاله خذ بیکه بالجزی سوادک ومنتندی
 ویزور شیخ الامام یوسف بن احمد در قصیده برده میفرمانید سه یا اکرم الخلق مالی من الود
 به + بسوال عند حلول الحادث العمم + وزیر الشیطان در قصیده همزیه نموده اند سه
 فاعتنایا من هو الغوث والغیث + اذا اجهد الوری اللداءه والجماد الله تقره طمعه
 عتاد تکفاح لحویاد ویزور شافعی الله رحمة الله علیه میفرمانید سه بیاد ضارعا بخصوع
 قلب خود را بتهما و التجاوه رسول الله یا خیر البریاء + لوالک اتبعی یوم القضاء
 اذا ما حل خطب مدلم + فانت الحصن من کل الجلاء ودر بیان نامه استغاثه بانبیا اولیا
 کتابها میستقل وزیر شیخان جمع کرده شده اند مثل مصیبت الظالمین المستغیثین بخیر الامم و مثل
 دو قاف الوفا لیسلمهم منودی و غیرهما اگر ندوا و استغاثه بانبیا و اولیاد از بعید غیبت کفر و
 و مثلک قرار داده شود تا احدی از اکابر را بی از حکم شان سخا به دریافت بیکه امر معزول
 به پوپال که بل هم نشانی هم اورا مجدد دین خود دانند و او نیز مدعی این امرست در کتاب خود فخر
 الطیب من ذکر الملک ان الجیست استغاثه بقاضی شوکانی کرده گفته سه زمره را نمی راقما و بار بار
 سنن شیخ سنت مدعی قاضی شوکان مدینه پس بکدام دین و ملت ندوا و استغاثه دیگر

كسان بانبياء اولياء شرك وكفر قرار داده اند و نماز استغاثه مجدد نهيب نمودن و شكافه
 سنت و واجب مقرر ساخته هذا لله بوعهم هذا الشكافات الذين يقتررون على الله
 الكذب في يفلحون و آنچه بعض گفته اند در تلافى القبيات كه مر او از ان حكايه نداشت كه رجب
 معراج واقع شده نه انشاء و استغاثه از مصليين شى است قال غملى فى الملاحه شرح نور
 الايضاح بعد ذكر كلمات القبيات فيقصد للصلة انشاء هذا الالفاظ ملاحظة له فاصلا
 معناها للموضوع له من عندنا كانه يعنى الله سبحانه وتعالى صلى الله عليه وسلم
 وعلى نفسه اولياء الله تعالى خلا لما قاله بعضهم انه كناية سلام الله لا ابتداء وسلا
 من المصلي انتهى و در معراج الدراية آورده كه لا بد ان يقصد بالفاظ التشرية معنا
 ها التى وضعت لها من عندنا كانه يعنى الله تعالى صلى الله عليه وسلم وعلى
 نفسه وعلى اولياء الله تعالى انتهى فى الزهر النافى شرح كزالد قائق لا بد ان يقصد
 الفاظ التشهد معناها التى وضعت له كانه يعنى الله تعالى صلى الله عليه وسلم على
 نفسه وعلى اولياء الله تعالى اى انه يقصد لا انشاء لهذا الالفاظ لا لا حيا انتهى
 و در مختار آورده كه يقصد بالفاظ التشهد معناه ملاحظة له على وجه الاستاء
 كانه يعنى الله تعالى صلى الله عليه وسلم على نفسه و اولياءه لا الاخبار عن ذلك
 ذكره فى اللجئى انتهى و فى الشامية لا يقصد الاحتيا والحكاية عماد فى المخرج منه
 صلى الله عليه وسلم من ربه سبحانه ومن المعلقة انتهى و امام محمد غزالي رحمه الله عليه
 و ارجح العالم فرموده انه ذكره و قيل قولك اى بالذمى حضر شخص الكريم فى قلبك و
 ليصدق الملك فى انه و مبلغه و يد عليك ما هو فى منه انتهى و در اعياب شرح
 عباب شيخ ابن حجر مكي آورده كه خطب صلى الله عليه وسلم كان تشاكة الى انه تعالى يكشف
 له عن المصليين من امنه حتى يكون كالحاضر معهم ليشهد لهم بافضل اعمالهم لكن نذر
 حضوره سبب المزيد المنتج والحضور القليل ويزر تخفة آورده كه خطب التالوسطة
 العظمى الذى يمكن دخول حضرة القرب الايدى لانه و حضوره الى انه اكبر الخلفاء عن
 الله تعالى فكان خطابه كخطابه تعالى انتهى و نيز حال حديثه صلى الله عليه وسلم

ن حال حدیث ابن عبینوی یا عبد الله

باید بینید که او را بزار و محمد خود از عبد الله بن عباس رضی الله عنهما فرمود تا ایت کرده حافظ
 ابو ایوب شیبی معجزا و بعد از ذکر او فرموده که در حال ثقات انتهی حافظ ابن حجر عسقلانی
 در زاد نبره بخوبین او کرده و حافظ شمس الدین جزری ستمه الله علیه در حصین
 او را آورده و در اول حصین فرموده که در همه احادیث صحیح اند و طبرانی در مشیبه
 مصنف خود او را از عبد الله بن عباس موقوفه ایت کرده نیز طبرانی در کبیر او را از
 غنیمه بن غزو ان رضی الله عنه روایت کرده و شیخ عابد سند صحی در رساله خود فرموده
 رجال و همه ثقات اند و در حرز الثمین آورده بعد از ذکر حدیث مذکور که قال بعض
 العلماء الثقات حدیث حسن یختم بالبیلساقر من انتهی فان البینه در روایت ابن
 سنی که از ابن مسعود رضی الله تعالی عنه آورده ضعف در سند این حدیث هست لیکن بسبب
 ضعیف شدن یک طریق همه طرق او حدیث ضعیف نمیشود حال آنکه بسبب کثرت طرق
 حدیث حسن بغیره میگردد و قابل احتجاج نزد اکثر ائمرا میشود و بعد از تسلیف ضعف و فضائل
 اعمال عمل بر حدیث ضعیف لازم است نکاه بقرنی مفرقه با آنکه همه علماء محققین مثل الطرم این
 توومی و حافظ جلال الدین ایسوی و حافظ شمس الجزری علامه طاعی القاری وغیره بر این
 را قائل احتجاج و لازم عمل وقت حاجت دانسته اند بلکه امام نووی و شیخ ابوبرن عمل هم
 فرمودند چنانچه در اذکار تصحیح این فرموده اند و آنچه تاویل میکنند که حافظ ملائکه اند مراد
 ازین حدیث ابن تاویل فرقه شاذه ظاهر بر این صحیح فائده نمی بخشند که مطلق عباد الله صرف
 بقدر کمال خود که خواص از نوع انسان اند میشوند بلکه آنچه این ابی شیبه از عبد الله
 بن عباس رضی الله عنهما روایت کرده الفاظش این ماندانه قال اذا فعلت ذابنه فلینشأ
 ابن عبینوی عباد الله حکم الله و آنچه طبرانی از غنیمه بن غزو ان روایت نموده الفاظ او
 این اند عن البقی صلوات الله علیه سلمه قل اذا ضل احدکم فنیثا ادا رادعونا وهو
 یارض لیس بما انیس فلیقل یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی یا عباد الله
 اعینونی فان لله عبادا الا برأئهم وقد جرب ذلك انتوا قولک قد جربته مرتین
 مره فی اضلال الطریق و مؤثر فی الثقات الدابة و کلاهما کان فی ارض لیس بما

انکس سوی الله وحریتة فوجدة تریا قاصح باسریع لا فکلله علی الناس
والله ولی التوفیق والهدایة مسئله اور جواز گفتن یا شیخ عبد القادر جیلانی شینا باشد
یا بدو است که مانع در این کلمه و بهم افتاده که ورد کردن یا این کلمه منست بدو وجه
اول آنکه در و نداشت مرده را که بنشینند یا غمناک و حاضر ناظر دانستن او و این کلمه در ک
باشد است پس جواز این نداد مسئله سابقه معلوم گردید منست و همی او بیجا گردید و دم
آنکه درین سوال سائل الله تعالی را وسیله ساخته از ولی الله شیخ عبد القادر چهره بخوابد
و این عکس قضیه است اور لازم بود که از خدا تعالی چیزی میخواست شیخ را وسیله میکرد
جوابش اینکه در محاورات اهل اسلام غربا و عجم استعمال است که هر چیزی را که برای خدا مقرر کنند
گویند الله معین کردم و اگر برای خدا بیدهند میگویند الله دادم و الله فرستادم و این عمل شکوهم
و اگر کسی صدقه و جبر است میخواست میگویند که این نان یا این جامه یا این درم یا دینار
هر الله بده یعنی محض برای او با خلاص بنیت نه بر یا و ناموس ازین کلام غرض او این
نیست که از تو چیزی میخواستیم و در حضرت تو خدا را وسیله آورده ام که برای ملاحظه او و این
چیز بده این اراده بچکس از مسلمان نمیکند که خدا تعالی را بدرگاه عباد و بر دین صرف
از دهم خو و انبیا باغوال پیدا کرده ناحق بر اهل اسلام چسپانیدند و این از بعض ظن
ست العیاذ بالله اگر کسی یحنین اراده کرده توسل بمنعکس کرده بگوید تا بلدا اشتباه
قابل تمام است و قد منعہ سیدک و مولائی غوث عبد العزیز فی الابر فی مناقب
سید عبد العزیز حیث قال قال السبیل للوجیه للاقطاع عن الله عزوجل التوسل الی
الصالحین بالله عزوجل لیقضوا الحاجة فیقول لئلا ترقدمت لك و جلاله یا سیدک
فلان الا ما قضیت لی حاجتی و اما کان سبباً للاقطاع لان الزائر قلبا واجب
وعکس افضیة فانه کان من حقدان تیوسل الله عزوجل با ولیائه لان
یعکس اتلی بکن این هذا من ذلك بل قول القائل یا شیخ عبد القادر شینا بالله
مطالبتة عن الشیخ لوجه الله بطریق الخیر والصدقة علی السائل و اطلب التوسل منك
الی الله كما فی کتف الاهاج اذا ثبت ان الانبیاء اولا و لیا بعد الا لا تجال من

مسئله

در بیان جواز
و در بیان شیخ

در بیان جواز
و در بیان شیخ

هذا الداراسع وابصر من الاجتهاد فان فلا هم بعض الملهوفين وطلب منه التوسل
 والدعاء عند الله لكشف همومه واسأله وقال مثلاً يا عبد القادر شيئاً فلا تروى
 به بأساً وشناعة ويكون طلبها للتومخ الشفاعة لاننا نعتقد ان احداً بعد
 الموت لا يملك شيئاً من التصرف في الوجوه بل لا معطي ولا واهب الا الله النافع
 الكريما اودود ولا يطلب منهم الا ما يمكن وهو التوسل عند الله في قضاء
 الاوطار وهذا التوسل جائز كما ثبت بالاجتهاد والاثار انتهى وورقنا ومي علامه
 سيدي العمري البصري الكوفي رحمه الله كسئل عن سؤاله تعالى عنه عن قول الناس شيئاً لله
 يا فلان هل هذه الفظة تعربية ام عجمية وهل نحو الشافعي في بعض كتبه
 وبعض اصحابه هل هي حرام او مكروه ام لا فاجاب قول العامة شيئاً لله يا فلان
 عربية لا عجمية لكنها من مولدات اهل العرف ولم يحفظ احد من الامة نصفاً
 الذي فيها وليس المراد بها في اطلاقهم شيئاً يستدعي مفسد الحرام المكروه لانهم انما
 يذكرونها استمداداً وتعظيم لمن يحسنون الظن به الله سبحانه وتعالى العظمى وطلب
 كرون خير فهو من انبيا منوع نيت چنانچه طلب شيئاً از زندگان اهل حرفت وغيره او اسناد
 فعل بانها منوع نيت فهم في ذلك على حد سواء قال العلامة تيوست اهدل في
 رسالته وقول المسائل وهل يجوز اسناد الفعل لهم من غير اعتقاد تأثير في جواب نعم
 يجوز ذلك وذلك بطريق الجواز شائع فافع وله نظائر كثيرة من الكتاب السنة
 وكلام العلماء فقد جاء اسناد الشيء الى فاعله سبباً وكسباً والفاعل لذلك
 حقيقة هو الله تعالى كذلك يجوز اسناد الاحراق للتا والستر للتوزيع فمخرج الجارية
 وكون الطعام والماء يروى ويعتق فهو ذلك للتؤثر فيه هو الله تعالى الموجد
 لذلك في الحقيقة وكتب الاصول والقواعد مشحونة بمثل ذلك انتهى ونيز امام كوفي في الاسقام
 آوره كالتبع الثالث من التوسل ان يطلب بذلك الامم المعصومين ان صلوات الله
 عليه سلم قادر على التسفيح بسؤال ربه وشفاعة اليه فيعجز الى النوع الثاني في المعنى
 وان كانت اقباءة مختلفة ومن هذا قول القائل للنبى صلى الله عليه وسلم سألك

مروفتك في الجنة قال الحق على نفسك بكثرة السجود والانتار في ذلك كثيرة ولا
 يقصد الناس بسواهم لذلك الاكون النبي صلى الله عليه وسلم سبباً وشافعاً وليس
 للولد نسبة الى الخلق والاستقلال بالافعال هذا لا يقصد مسلمه فصرف
 الكلام اليه منعه من باب التبليغ في الدين والتشويش على عوام الموحدين انتهى
 وعلامه قسطلاني تحت حديث بخاري عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت بجموع الكلام فيما انا انا ثم اوتيت
 مفاتيح خزائن الارض ووضعت في يدي فروده كمال بعضهم هي خزائن اجناس
 ارتاق العالم يخرج نفع ما يطلبونه وكل ما ظهر من ذلك لعالم فان الاسم الهي
 لا يعطيه الا من محمد صلى الله عليه وسلم الذي بيده المفاتيح انتهى - ونيز شيخ بن حجر
 في رقتاوي اورده كنص الشافعي على ان المسلم اذا قال طرنا في نوع كذا فهو
 كقولنا طرنا فيمنه كذا وهذا لا يكون كفر من المسلم ولا كفراً بما بخلاف قول الكافر
 لانهم يفتقدون التاثير له انتهى ونيز در ايات احاديث وقوال علماء مضمون شيئاً مما
 يشود فيها في رقتاوي غير يوك استناد صاحب مختارست ودرقتاوي ذكره ميفر بايد فان
 ذكره للعظيم كما في قوله تعالى فان لله خمسة مثله كثير انتهى الحمد لله رب العالمين ان
 صلواتي وسكوتي على محمد وآله وعلواتي لله رب العالمين والى وجهت وجهي للذي فطر
 السموات والارض لله ما في السموات والارض و در احاديث صحيحاً امره كاللذين بين
 لله والمرسلين المؤمنين وورعيت ابودود وغيره وقع است كه من احب لله الغنى لله
 واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان بيان اوليا الله شيئاً الله طلب نمودن چگونه ممنوع
 كرو لهذا الزعمه الاسرار وغيره اعتبارات اورده كه حضرت محبوب بجاني وغوث صمداني
 قدس سره فرموده انه من استغاثه في كربة كشف عنه ومن ناداني باسمي منذ فرجت عنك
 ومن توسل لي الى الله عز وجل في حاجته قضيت له ومن صلى لكتبتين يقرا في كل ركعة
 بعد ان فاتحه سورة الاخلاص احد عشرة مرة يصلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد اسالته يسلم عليه بذكر في ثوبه خطوا الى حجة العراق احد عشرة خطوة ويذكر اسمي

وبيدك حجة فانها اتفقوا على النسخ بالنقل في شيخ محمد بن يزيد ابادي در روض المناظرين في شيخ محمد بن
 سعيد الزنجاني في روضة الخواطر و شيخ شهاب الدين در روض الزهراء امام عبد الله يا ضحى
 در خلاصه المفاهيم و شيخ ابو بكر بن نصر در انوار المناظرين في شيخ عبد القادر عبد روض و في روض الغريرين
 في شيخ محمد بن يحيى التستري و في روضة الجواهر و شيخ محمد الحق دهلوي و زبدة الآداب وغيره
 و شاه ابو المعالي و روضة قادريه موسوي محمد غوث و انهار للفاخر و امام العلماء قاضي الملك
 در نشر الجواهر و متابعات او و كلام ديگر او بيد الله يا فتنة شو نچينا چهل امر احمرين مبارک
 در كتاب ايريزي في مناقب سيدى عبدالعزیز علي بن عبد الله صاحب روضة الله و در او گفته
 که ما وجعت الى السيد الشيخ عبدالعزیز بن سيد مستوفى باخ للمرة الثانية فرأيت من مكشفا
 رضى الله تعالى عنه و حسن جوابه للمشاودين له فقلت يا سيدى ما فاز و سعد من
 هو قريب منك كلما و قصت له مسألة يجدر كقريباً منه و يشاورك فيها و كيف صرح
 بانا يا سيدى في مسائل انما منك على مسئلة اربعة ايام من اشاور فيها فقال لى رضى
 الله تعالى عنه كلما عرضت لك مسألة و لم تقبلها فخرج الى الخلاء و فعل
 ركعتين قبل هو الله احد عشر مرة في الركعة و بعد ان تسلم غبط على ثلاث مرات
 و اختتمت استحضرت الى حاضر و حك فتاوى في مسائل فانك تجد الجواب فعرضت
 لى مسألة و اكثر على الحمد فيها فخرجت الى الخلاء و فعلت كما امر فى رضى الله عنه فوجدت
 الحمد قريباً بركته رضى الله عنه و كان الاخوان اذ ذاك بين يديك الشيخ رضى الله عنه
 فى مدينة فامرنى بلاد مغربك نامتنه على مسئلة اربعة ايام فلما التقيت بعد ذلك مع
 الاخوان قالوا لاهل كان منك يوماً كذا و كذا فقلت نعم فقالوا اذ ادين بيك الشيخ
 رضى الله تعالى عنه فلما اذ بصحك ثم قال مسكين سيدى محلى بن عبد الله هذه البنية
 فيخرج الى الخلاء و ينزل يامولى عبد الله عزابن مولاى عبد الله عزابن منة ثم
 قال سيدى احمد بن ميلاد قلت للشيخ رضى الله عنه مسألة الركعتين خاصة بسيدى
 على بن عبد الله او بكل من ارادها فقال رضى الله عنه لى بكل من ارادها فحدث الله
 على ذلك انتهى و في روضة كتابه في روضة سيدى محمد بن مبارك فرموده كلامات الشيخ رضى الله عنه

كنت انكف الذهابك زيارته في قبره كثيرا فوقف على في المنام وقال لي ان خاني
 ليست بمجوبة في القبر بل هي في العالم كله عامرة له وما تكلته في اي موضع
 تظلمني بخدي حتى اذا قدمت الى سارينه في المسجد فوسلت بي الى الله عز وجل
 فاني اكون معك حينئذ ثم اشار الى العالم كله وقال انافيد باجمعه فحيثما طلنتني
 وجدته في واديك انظن اني انا ربك عز وجل فان ربك عز وجل غير محصور في العالم
 وانا محصور في هذه السمعة مند رضي الله عنه في المنام وكذا سمعته رضي الله عنه في
 حجة ان العالم كله قد يكون احيانا في وسط جوفى وسمعه رضي الله تعالى عنه
 احيانا يقول ما السمو السبع والارضون السبع في نظر العبد المؤمن الا كحلقمة ملقاة في
 فلاة من الارض انتهى ونيزورين اوراق الزبتان الحجر نئين عجم العزير في بعض حالات شيخنا
 زروق بخاري رحمه الله عليه كثرته كما وراقصيد الهيت برطوقصير جيلانية ك بعضه ابيات
 او نيت شعره ان اللربك جامع لشتاتته + اذا ما سطنا جور الزمان بنكته + وان كنت
 في ضيق و كرب محنة + فناد بيا ذر و ذرق ات لسرعة + انتهى وضمنون قصيدة
 جيلانية ك مشهور بقصيدة غوثية هم همت مشهورت پس انكار اين چي نلر د بلك شاه ولى الله در
 كتاب ابنه في سلسل اعيان الله نيز آورده ك بعضه اصحا فليريه برامى حصول تمام ختم باين طو
 ميكنند اول و ركعت نقل بعد از ان يكصد يازده بار و و بعد از ان يكصد يازده بار كلمه
 نجويد و يكصد يازده بار شيبانيد باين شيخ عبد القادر جيلاني انتهى اين كتاب باين ان تاليف كرده اند
 برامى جمع كردن كلمات حالات اوليا الله وغير صالحين مسئله استمرا و بايل قنود در كتاب
 شرح مشكوة تحت حديث نعت كمن زياره القبر تزودها و زودها و قد قسم التوبة الترابان الى
 اقسام متعددة لا تمام الحزب تذكر الموت والاخرة في كفى لية القبر من غير عز و صحابها
 و اما الفحو الدعاء فتسن بكل مسلمة اما للتبرك فتسن لاهل الخير لان لهم في بهار حرم
 تصرفات و بركات لا تخط مدها ولا ينحصر عددها و اما لاداء حق نحو صدق
 و حيم لخير الى نعيه من زياره القبر و به او احد هما اليوم الجمعة كان كحجتي و في رواية البيهقي
 غفر له و كتب له براءة و اما حجة له و تائبس الماروى انس مما يكون للبيت في قبره

كتاب ابنه في سلسل اعيان الله نيز آورده
 بعضه اصحا فليريه برامى حصول تمام ختم باين طو

إذا زاد من كان يحتمل الدنيا وحق خبر ما من احد يرقبوا خيالوا من يسلم عليهم لا
 عرفه ورواه علي السلام تقي واما سبكي ورفيع الاستقام آووه كره ان المعلوم من الدين و
 سير السلف الصالحين التبرك ببعض الموتى من المصلحين فكيف بالانبياء والمرسلين
 ومن ادعى ان قبور الانبياء وغيرهم من الموتى المسلمين سواء سدا في امر عظيم انقطع
 ببطلانه وخطائمه وفي حط لرتبة الانبياء والاهل بياء من اولياء الى حرجة
 من سواهم من عامتة المؤمنين ذلك كفر بتيقين فان من حط رتبة النبي صلى الله عليه
 وسلم عما يجب فقد كفر نبي ويطهر في شرح مشكوة آووه كره واه من اتخذ مسجدا في
 جوار صالح او صلى في مقبرته وقصد به الاستنظاها برصا واصلوا من اثار عبادة
 اليك للتعظيم الى التوجه نحوه فلا حرج عليه انتهى ونيز ابن حجر وزيارات الحسان مناقب
 ابى حنيفة النعمان نوشته كره ان قبره غوث فضاء الجوارح اعلم انه لم يزل العلماء وذو المناج
 يزورون قبره ويتوسلون عنده في قضاء حاجتهم يرون في حث ذلك منهم الامام
 الشافعي رضي الله عنه لما كان به غلاد فانه جاء عنده انه قال اني لا تبرك بابي حنيفة
 واجي الى قبره وسئلت الله عنده فقضى سريرا انتهى ومن هذا قال شاة
 وفي الله في كتابه الانصاف في بيان سبب الاختلاف صلى الشافعي قريبا
 من قبر ابى حنيفة رضي الله تعالى عنه لم تقبلت ناديا مع رضي الله تعالى عنها انتهى
 وفي الميزان الكبير للشيخ عبد الوهاب الشعراي ان الشافعي ترك القنوت لما ناز
 قبر الامام وادركت صلوة الصبح عنده قل كيف اقلت بحضرة الامام وهو لا يقبل
 به انتهى قال في موضع اخر منها وكولم يكن من التنوية برفعة مقامه الا كون
 الامام الشافعي ترك القنوت في الصبح لما صلى عند قبره مع ان الامام الشافعي قال
 باستنصا به كان في كفايته في لزوم الادب انتهى ودرجيا العالم امام محمد بن علي
 آووه كره القسم الثاني وهوان بيان لاجل العبادة مالم يلج او لمج وقد ذكرنا فضل ذلك و
 احاجة اعيان اللطائف والباطنة في كتابها لسرا التجويد في حث زيارة قبور الانبياء وزيارة
 قبور الصحابة والتابعين سائر العلماء والاولياء كل من تيرك بمشاهدة في حياته

يتبرك بزيارته بقبره بعد قاتره ويجوز الرحالة لهذا الغرض لا يمنع من هذا القول صلى
 الله عليه وسلم لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد هذا والمسجد الحرام والمسجد
 الاقصى لان ذلك في المساجد فاتها مماثلة بعد هذه المساجد الا فلا فرق بين
 زيارته بقبره لا ببياءه وبين قبول العلماء واولادهم في اصل الفضل ان كان يتفاوت
 تفاوتاً عظيماً بحسب اختلاف درجاتهم عند الله انتهى وورقناوسى طلبناوسى
 آورده که نقل الامام الرافي في الحازم ان ابا بكر الخطيب كوفي نايزخ بغداد انه كان
 عند مصلى العبد قبر يعرف بقبر النذور ويقصد الناس لقضاء حوائجهم فيقال
 قبر عبدا لله بن محمد بن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم وهو الاصح واما
 سمي قبر النذور لانه ما قصدت حاجته الا وقصيت قال الخطيب ناقصه مراراً كثيرة
 ونذرت وحصل المقصود انتهى وورقناوسى زيباردي بعد نقل ابن عباس كوفي
 كروم الذي يوجد من قرأتين حوالهم اتهم يقصدون التصديق بذلك النذور على
 خدمته واقاربه ولا تقدر في ذلك ما قد يقصدون من التقرب الى الميت بعينه
 حصول الخير لهم ودفن الضرع عنهم ولا ينفكون عن القصد المذكور الا خيراً بل فيما فعله
 الخطيب ما يقتضيه ذلك ناهيك به ونعم القدره فانه كان حافظاً لها من بلا مد القدر
 انتهى ونيزابن حجر مكي ورثته آورده که يفرق بين نحو العلماء الاقارب ان القصد
 اظهار تعظيم نحو العلماء باجاء مشاهدتهم وايضا فزوارهم يعوق عليهم ثم لا يخرج
 لا يتكلم الا بالحرمون بخلاف الاقارب انتهى قال العلامة القسطلاني في شرح
 صحيح البخاري في بيان حالات الامام البخاري قال ابو علي الحافظ اخبرنا ابو القاسم
 نصر بن الحسن السمرقندي قدم علينا بستر عام لربيعه وستين واربعمائة قال ققط
 المطر عندنا بستر قند في بعض الاعوام فاستسقى الناس مراراً فلم يبقوا فاني لجل
 صالح معروف يا صلاح الى قاضي سمرقند قال الذي قد رأيت راي اعرجه عليك قال
 وما هو قال الذي ان يخرج ويخرج الناس معك الى قبر محمد بن اسمعيل البخاري فيبيع
 عنده فبسه الله ازيستينا فقال القاضي نعم رأيت فخرج القاضي مع الناس و

استسقى به وبكى الناس عند القبر وشفعوا ايضا جبرئيل رسول الله لتمامه عظيم
 عزيزا قام الناس من اجله بخرتبات سبعة ايام ونحوها يستطيعوا الوصول اليه
 سمعته من كثرة المطر غرايته وبين سمعته خزانة صيرة ثلثة ايام انتفا
 ونيز علامين ملان در ديل الغالين شرح رياض الصالحين آورده كه وقد قسم المصنف
 الزيادة الى قسام لانها اما بحجر تذكار الموت والاخرة فيكفي حرمة القيو من غير
 معرفتها صحابها واما نحو طوفين لكل صلح واما التبرك في كل اهل الجيران لهم
 في برانزهم تصرفات وبركات لا يحصى منها واما اداء حق مخصوص ووالد
 الخرابي بغيره من زلفه والدله واحد هو يوم الجمعة كحجة ولفظ طرية اليه
 غفر له وكتب له براءة واما زحمته وناسا الخ برانس ما يكون البيت في تارة اذا راى
 من كان في البيت انتهي ووزناته الرويت آورده كه كل من يتبرك بمشاهدة
 في حباته يتبرك بزارة قبره فانه يتقوى وعلامه على القاري كل من شرح مناسك آورده كه فينبغ
 ان يزوره ويتبرك بهم انتهى ونيز علامه مصوف وشرح شفا آورده كه لا تدع
 ان ياتي مسجد قيامه وقبوا الشهداء اى شهداء احد لا تترك اياتان يارتهم اتداء
 شفاعتهم واولها هم قيس ورسالة وارش ملائكة زكريا الفصاري وشرح او آورده كه ابو
 محفوظ معروف بن فيروز الكرخي كان من المتأخر الكبار ومجاوب لدعوة يستشف
 بقبره البغداديون قبره الكرخي تزيق محرقا ابو عبد الزهري يقال من قرأ
 عند قبره مائة مرة قل هو الله حدس الله ما يريد قضيت حاجته ومثله يكرعن قبره
 اشهب ابن القاسم صاحب الامالك رضوا الله تعالى عنهم وهما مدفونان بمشهد
 واحك بالقراتر يقف الزائرين قبورها ويفرأ ما ذكره متوجه القبلة فيستجاب له
 انتهى ودر توضيح الهدى بعمل القوي در اواب يادة القبر آورده كلاما يعم ينلتم زيارة
 قبوا لانبيا واهل بيت والعلامة الصالحاء والاقياء فقد التزم قوم كثير
 زيارة امثال هؤلاء ورا بركة ذلك وتحققوا لصواب النفع بجلد واستجابة
 الدعاء منهم والتشفع بهم الى الله سبحانه وتعالى في نيل ما يريد فم ما يرض

و اشها و حصوا البوكة بزبارتم یعنی عن تقریوه اننتھی و در صراط مستقیم بودی اعمیل
 و مولوی عبدالحی از چکله محفوظات سید احمد ریحی ولی اللہ کہ فتاویٰ شاہدہ نیز و تعلقے بودہ
 باشد نوشتہ اند کہ و بیان اجمالی آن کہ چنانچہ آہن پارہ را در آتش می اندازد و ز بانہا آتش
 اورا از ہر جانب محیط میشود و بلکہ اجزای نار یہ لطیفہ در نفس جوہر آن پارہ ہن ملاحظت
 مینامند شکل لہون اورا ہر رنگ خود مینسازد و حرارت و احراق کہ از خواص نارست و او می
 بنشد ہر آنیہ آن قطعہ صید معدن از چگرفیات نار یہ خواہد شد نہ بان معنی کہ آن صید یاز
 حقیقت خود و تبدیل شدہ بنا صرف محول گردیدہ کہ این لہریت بدی البطلان بلکہ این بہ
 در حقیقت خود است لیکن بسبب هجوم خود و فعل نار یہ صید پیش آتا و احکام خورد و نهار آکورد
 در زوایہ اختفا محول در زبیدہ پس ہر چه بر ناز از آثار و احکام مترتب میشد ہمان آثار
 بتماہابی کم و کاست بر آہن پارہ ہم بنیواند شدنی فی بلکہ آن آثار احکام حلالہم مترتب
 بر ناریت کہ آن آہن پارہ صاطحہ کردہ و ست آنا چون آن نار این آہن پارہ را کہ مرکب خود
 ساخته عن سلطنت خود فرار دادہ این آثار احکام را بان آہن پارہ نسبت مینوان کردہ
 چنانچہ ما فخلتہ عن امری تصریحی است از آن فارادیکت تلویحی است بان القبول اگر آن آہن
 پارہ را در بنجال بنجال بود ہر آئینہ بصد بان آواز رعینت خود ہا نار و غلغلتہ آنجا و نار
 با صدید در گنبد افلاک انداختی البتہ ساعتی از خود رفتہ از حقیقت خود غافل گشتہ با این کلمہ
 منکلم شدی کہ من احر می از آتش سوزانم و نم آنچه کار و بار طباخان حدادان صنعا
 بلکہ جمیع ارباب صنایع منوط کنست بچنین چولان جوان چہرہ کثرت رحمانی نفس کاملہ
 این طالب را در قمر کج بجار حدیث فرو میکشد ر مہمانا الحق و لیس فی جہتی
 سوامی التمازان سر بر میزند کہ کلام ہدایت النیام کنت سمعہ الذی یسمع
 یہ و بصیرہ الذی یبصر بہ ید الذی یبطش بہا و رجلہ الذی ینشی بہا و در روایتی
 و لسانہ الذی یشکر بہ حکایتی است از آن نہی و نیز در صراط مستقیم در جامع میگردد کہ نصبتہ
 چون نہری بعضی از امور دنیا و عقبی در خلال دل و جا میگردد و در خبر طبیعت و حکمتش نیند
 وقتا اودہ بالکل است مہد بہ عنایت غیب اورا صطفا کردہ بتماہ جیلہ خاصک پادشاہان -

ذوی الاقتدار یعنی مطیعین خود را از سائز عایا تمیز و اداة پجلیه خاص لقب میفرمایند بگریز
 میکنند پس چنانکه چلیه خاص از ذون مطلق در تصرف المنع و اقمشه مولای خود میباشد و
 تمام سلطنت او را خود نسبت بهینا مثل چلیه خاص پادشاهان هندستان را میسر مد که گوید
 که سلطنت ما از شهر کابل غالب دریا شورست همچنین صحاب این مراتب را بر باب این
 مناصب قیبه از ذون مطلق در تصرف عالم مثال و شهرات میباشد و این کبار اولی الایه
 و الایصار را میسر مد که تمامی کلیات را بسوی خود نسبت کنند مثلاً ایشان را میسر مد
 که بگویند که از عرش تا فرش سلطنت ماست انہی و نیز در خانمہ این کتاب از بعضی
 و اثبات سید احمد صاحب آورده اند القصہ حضرت ایشان را نسبت طرق ثلثہ
 یعنی قاور چشمتیہ و نقشبندیہ قبل از مہادی حاصل شدہ الالبت قلوبہ و نقشبندیہ پس از
 آنکہ لیب برکت بعیت و بمن نوجہات آنجناب یعنی شاہ عبد العزیز روح مقدس جناب
 حضرت غوث الشفیلین جناب حضرت خواجہ بہا الدین نقشبند میجوہ حال حضرت ایشان
 گردیدند و تا قریب یک کاه فی الجملہ تنازعی در مابین مدعیین مذکورین حضرت ایشان مانند
 زیر آنکہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضای جذب حضرت ایشان تمام بسوی خود میفرمود
 تا آنکہ بعد از فرض نہ تنازع و وقوع مصالحت برتر کشد روزی ہر دو روح مقدس حضرت
 ایشان جلوہ گرفتند تا قریب یک پاس ہر دو امام بنفس نفیس ایشان توجہ قومی تا قیر
 زور آورد میفرمودند تا آنکہ در ہمان پاس حصول نسبت ہر دو طریق نصیب ایشان گردید
 و الالبت چشمتیہ پس بیانش آنکہ روزی حضرت ایشان بسوی ہر قند حضرت خواجہ چکان
 خواجہ قطب بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز نشر لبت فرمادند و ہر قند مبارک
 ایشان مراقب نشستند درین اثنا بروح پر فتوح ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب
 بر حضرت ایشان توجہی بس قومی فرمودند کہ بسبب آن توجہ ابتدا حصول نسبت چشمتیہ متحقق
 شد انہی و نیز شاہ عبد العزیز در تحفہ اثنا عشریہ آورده کہ حال ارواح در عالم قمر مثل حال
 ملائکہ است کہ بتوسط شکل بدنی کار میکنند و مصدر فعال حیوانی و نفسانی میگردیدند آنکہ نفس
 بنائی ہر ادا نشتہ باشند انہی و نیز شیخ عبد الحق محدث دہلوی در توحیل الایمان شرح عقائد

نفسی آورده که اولیا ما ابران مکتب مثالیه نیز بودند که بدان ظهور نمایند و از خدا طلبان کنند
 و متکران کنند و متکران را دلیل بران برانکار می نیست آبی و نیز ایشان چند بافتوبی
 و با الخیر و آوژه اند که شیخ علاء الدین قونوی میگوید که بعینیت گفته شود که از روح مقدر
 انبیا بعد از مفارقت بمنزل ملائکه است بلکه فضل ایشان همچنانکه ملائکه متمثل میشوند و صورت مختلف
 که ملک چنان باشد که روح مقدر انبیا نیز متمثل گردند و ممکن است که این تصرف بر بعضی
 خواص عباد را در حالت حیات نیز دست دهد و روح واحد را بران متعدد غیر برین ظهور
 تصرف کرده و آتی و در توضیح بهی باعمال التقی آورده که وقد وجدنا اجتماع خواص
 عباد الله تعالى عند مقابر العلماء و المشائخ انما هو لاجل لفاحة و قراءة القرآن و الدعاء
 و الاستغاثه و اراحهم قضاء و حاجتهم لمدینه و قد جربوا ذلك مرارا کثیره و وجدوا
 الفوائد الباطنیة فی زیارتهم خصوصاً فی ایام العریضی لهذا هیتموا شدکها تمام
 فی ان یحضر و عند القبور و یقرأ و الفاتحة فی ساعة اشقل فرح فریها و یوصون
 بذلک ان اجتماع العوام لاجل لفاحة و الاستدلال فی حاجتهم نیوتی کانت و
 اخرتیه اتقی و در شرح بر رخ آورده که ان المیت اذا سمع کلام الزوار و یعرف
 احوالهم یمیدان بعین التخیل فی امره ان کان لذلک امکان عند الله تعالی و نیز آورده
 که در الحدیث از المیت یعرف زائر و بدعوله بال غیر کمال السلام دعاء فی صبح
 الاستغاثه من رتقی نیز آورده که و اما الطائفة الثانیة و هم الابیة و الشهداء و
 الاولیاء فلا یبعد عنهم الاستطاعة و لا تنکر اعانتهم لوقوع الاجار و الآثار اکثر
 اکثر من ان یحیط اتقی و علامه شیخ عابدی در طواع النور نوشته که اجابة الله للمعرو
 الذی صلی علیه و آله و سلم و اولیاء الله تعالی و کشف کونیه کرامته من الله تعالی
 بیخه الصالح فالکاشف للکونیه اما هو الله تعالی و الوالی عند الله جاء عظیم و وجب
 ذلک الجلاء سرعته اجابة الله الدعاء من کذباً بر تدلل المسلم الجلیل باعتبار انهم
 و نیز شیخ عابدی در رساله خود نوشته اند که و لا یقال ان الخلاف فما هو فی غیر انبیا
 الکرام علیهم الصلوة و السلام فاما هم فلا شک فی حیاتهم لاختلاف احد من العلماء

في ذلك الحول والاستعداد لا يزال في كل عصر ناهيك بزوان الخلفاء والواشدين فعمد عظم
 على قصر العقبي سكونهم عن انكار عليك بسبع لكل تكفيلة وذهاب يترد في جوارضك
 واما غيرهم من الاولياء الصالحين فحل في جوار الاستعداد اشمن العلماء المجتهدين فان
 نفل قد ذكر ابن الجوزي صفق الصفوق ان كان ابراهيم المحمدي يقيم قديم معرف الكرخي
 الترياق الحجز ونقل على الامام كاشفي انه قال قبره الكاظم رضى الله عنه تروى في
 مجرب نقل عن بعض المشائخ انه قال وجد اربعة من الاولياء يتصرفون قبورهم
 مثل تصرفهم في جوتهم او اكثر من ذلك احد هم لعرف كرخي ثابتهم الشيخ
 عبد القادر الجيلي رضى الله تعالى عنهما وهدايا اثنين من الاولياء غيرها وقال
 الامام حجة الاسلام محمد الخزازي من يتوسل بغيرك بغيره جياته يتوسل بغيرك
 به بعبارة انتهى ونيز علامه شاهي در روضه مختار آورده كه واما اولياء قائم صفاء وتون
 في القرب من الله تعالى نفع الزائر في جميع ارضهم اسرارهم انتهى ودر كشف الحجاب
 از عبد الوهاب مصري آورده كه فاذا علمت حياة الكل فلا بأس ان ينادي الواحد
 منهم من قبره كما ينادي الحي الحجي ليمتد منه كما يمتد الحي من الحي لا احد من
 العلماء ولا من الجهلاء يتذكر في الاحياء وهو كالأكل من الكلب من الكلب والصحابة
 ومن اخذ نذرتهم كذلك انتهى فرج عهد الحق دهبومي در شرح فاسي مشكوه نوشته كه واما تكملة
 بابل قيو ودر شكر شده اند ان را بعض فقها انكار از جهت آنست كه سماع و علم نسبت اينشان
 را بر ائران و احوال ايشان پس بطلان او ثابت شد و اگر بسبب آنست كه قدرت ايشان
 نسبت مر ايشان را در آن موطن تمام كنند بلكه مجوس و مجوع اند و مشغول با نچه عارض
 شده است مر ايشان از محنت شدت و آنچه باز داشت از ديگران ممنوع كه اين كليبه باشد
 خصوصاً ايشان متيقين كه دوستان خدا اند شايد كه حاصل شود هر احوال ايشان را از قهرت حزين
 و منزلت و قدرت بر شفاعت و دعا و طلب حاجات مر ائران را كه متوسل شده اند ايشان
 چنانچه در روضه قيامت خواهد بود و چيست دليل بر نفى آن تفسير كرده است برضا وى كرميه
 و انما حاجات غرقاً لا يبعث نفوس فاضله رجال مفارقت از بدن كه شيشه ميشود

از ابدان نشاء میکنند بسوی عالم ملکوت سیاحت میکنند بخط ارتقا پس میگردشند
و کثرت از مدبرات طبیعت شعری چو میخوانند ایشان با شهادت و امداد که این فرقه منکر اند آن را
آنچه بای فهمیم از آن نیست که داعی محتاج فقیر الی الله و عامیکنند خدا را و طلب میکنند
حاجت خود را از جناب عزت قوی و می و توسل میکنند بر حاجت این بنده مقرب و درگاه
عزت و می و میگوید خداوند بکرت این بنده آنکه حاجت کرده بومی و اگر ام کرده او را بلطف
و کرمی که بومی داری بر آورده گردان حاجت مرا که محطی کریمی یا ندای میکنند این بنده
مکرم مقرب را که امی بنده خدا و ولی و می شفاعت کن مرا و نخواه از خدا که بد به مطلوب و
مسئول مرا و قضا کند حاجت مرا پس معطی مسؤل مامول پروردگار است تعالی و تقدس نیست
این بنده در میان مگر مید و نیست قادر و فاعل و تصرف در وجود مگر حق سبحانه و اولیا خدا
و مالک اند و فعل الهی قدرت و سطوت و می نیست ایشان را فعل و قدرت و تصرف
نه اکنون که در قبور اند و آن هنگام که زنده بودند در دنیا اگر این معنی که در امداد و استمداد
و اگر دریم موجب شرک تو چه پاسا می حق باشد چنانچه منکر زعم میکنند پس باید که منح کرده
نشود و توسل و طلب عا از صالحان و دوستان خدا و در حالت حیات نیز و این ممنوع نیست بلکه
مستحب است با اتفاق مشائخ است در این معنی که ایشان بعد از موت مغزول
شده و بهیرون آورده شدند نماز است و کرامت که بود ایشان در حالت حیات چیست
دلیل بر آن میگویند که مشغول و ممنوع شدند با آنچه عارض شده از آفات بعد از رحلت پس
این کلی نیست بر دوام و تداوم آن تا روز قیامت نهایت آنکه این کلیه عبارتند فایده استمداد
عام باشد بلکه ممکن است که بعضی منجذب باشند به عالم قدس و مستهلک باشند در لایسحق چنانچه
ایشان را شلخی و توهمی به عالم دنیا مانده باشد و مضر فیه و تدبیری در می نه چنانکه درین عالم
نیست تفاوت حال مجذوبان و گنگنان ظاهر میگردد انتهی و ایضا قال یا بداد است که خلاف
در غیر انبیا است صلوات الله و سلامه علیه هم چنین که ایشان اجماعاً بجا است تحقیق دنیا و می
با اتفاق و اولیا بجا است اخروی معنوی انتهی و ایضا قال اما استمداد باهل قیور غیر بنی
صلی الله علیه سلم یا غیر انبیا علیه السلام منکرش و اندان را بسیاری از فقها و میگویند

قیمت زیارت مگر برای دعا موندی و استغفار برای ایشان رسانیدن نفع بایشان
 پدیدار و استغفار و تلاوت قرآن اثبات کرده اند آن را مشایخ صوفیہ قدس اللہ سرار ہم و
 بعضی فقہار رحمۃ اللہ علیہم و این امر می تحقق و مقدرست نزد اہل کشف و کمال از ایشان
 انکار بسیاری را فیوض مفتوح از ارواح سیّد و این طائفہ را در اصطلاح ایشان المونی می نامند
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ گفته است کہ قرآن امام موسی کاظم تریاق مجربست ہر حاجت در علا و وجوب
 الاسلام امام محمد غزالی گفته ہر کہ تمنا کردہ شود بودی و رجوعہ استمداد کردہ شود بودی بپندوفات
 و یکی از مشایخ عظام گفته است در ہم چہا کہس از مشایخ کہ تصرف میکنند در قبور خود مانند
 تصرفہای ایشان و درجات خود یا بیشتر از آن شیخ معروف کرمی شیخ عبدالقادر جیلی و دو
 کس دیگر را از اولیا شمرده و مفصّل حضرت است آنچه خود دیدہ یا نقلہ است گفتہ و سید احمد
 بن زروق کہ از اعظم فقہار و علما و مشایخ دیار مغربست گفتہ کہ در کتب فرج ابوالعباس حضرت
 از من پرسیدہ کہ امدادی اتومی است یا امدامیت من گفتہ اتومی میگویند کہ امدادی تو میرست
 و من میگویم کہ امدامیت تو میرست پس شیخ گفت نعم کہ وی در بساط حق است و در
 حضرت است و نقل درین معنی ازین طائفہ بیشتر از آنست کہ صراط حصّہ کردہ شود و یافتہ
 نمیشود و در کتاب سنّت و اقوال سلف صالح کہ منافی و مخالف این باشد در کند این را و
 بہ تحقیق ثابت شد است آیات احادیث کہ روح باقیست و اورا علم و شعور بر از آن احوال
 ایشان ثابتست از روح کا ملان را قریبے مکانی در جناب حق ثابتست چنانکہ درجات
 بود یا بیشتر از آن اولیا را کہ ارات و تصرف در کوان حاصلست آن نیست مراح ایشان را
 و ارواح باقی اند و تصرف حقیقی نیست مگر خدا یعنی غرضانہ و ہم بقدرت است و ایشان غنی
 اند در جہال حق درجات و بعد از ماتہ پس اگر دادہ شود ہر مدی را چیزی پس سلطت یکے
 از دوستان مکانتی کہ نزد خدا دارد و در نباشند چنانکہ در حالت جیات بود وقت فعل تصرف
 اور ہر و حالت مگر حق را جل جلالہ و عم نوالہ و نیست چیزیکہ فرق کند میان ہر و حالت
 و یافتہ شد است دلیل بر آن در شرع آہمی و البصافال فی جذب القلوب الی یار
 المحبوب اما نیز کہ توسل در عالم بر رخ و منوطن فیہ در اختصاص و بحضرت قدسی

سات انبیاء و رسل صلوات الله علیهم اجمعین نزد دست و ظاهر حوزاوست در غیر ایشان از اولیا
 الله و صلی الله علیه و آله از جهت عموم جواز توسل در حالت حیات یا ضمیمه بقار و روح میت
 و شکو و ادراک و قریب منزلت او عند الله که بایمان عمل صلح و شرف انبیا ع سید
 رسل صلوات الله علیهم حاصل شده با آنکه حقیقت معنی توسل و تمسک احوال و دعاست از جناب
 صمدیت بوساطت مجتبی و در میکه باین بنده خاص فرمود یا طلب التماس از صمدانیت این بنده
 خواش و دعا از حضرت عزت بوسید قریبی و کرامتی که هر دو است در آن درگاه ورود نص
 صریح و رومی حاجت نیست از جهت وجود بقای ذات منوسل عیالات و وطن اول بلکه
 عدم ورود نص بر من آن کافیت نعم گردیل قاطع بر تفصل آن بجز عرف انبیا صلوات
 الله علیه و آله بهم یا بد من آن درست آید و الظاهر عدم دلیل الله که اگر گویند که موت بجان
 و حصول قرب الهی در غیر شخص معصوم معلوم تنصیص نیست گویم بقا آن در آنها یک
 بیشتر اندازا نحضرت صلی الله علیه و آله خصوصاً مطلق به است فحیو التوسل هم و اوقات
 با فصل با آنکه ورود آثار و نقل اخبار از مشایخ کبار کار بای کشف محرمان اسرار علم مثال
 اند طلسم داده این بنده است نعم بعضی از فقهار درین مسئله خلاف گفته است و لکن
 الحق اخذ ان یتبع و الله اعلم منی و ایضاً قال فی تکمیل الایمان شرح العقائد
 النسبیه در استعانت و تمسک از قریب ایشان بعضی فقهار سخن است لیکن گویند که زیارت
 قبور در غیر انبیا علیهم السلام از برای عبرت و اعتبار تذکر موت بود و از برای ایصال نعمت
 استغفار برای موتی باشد چنانچه از فعل آنحضرت صلی الله علیه و آله در زیارت تفسیح صحیح است
 و مثل شخص صوفیه قدس الله اسرار هم گویند که صرف بعضی اولیا و عالم بر رخ و اکرام بانی است
 و توسل اندازد بار اول محض ایشان ثابت مؤثر و امام حنیف اسلام مجرغزالی گوید هر که در
 حیات دوی بوی توسل تبرک جویند بعد از موتش نیز توان خیرت این سخن هوا فاش لیل است
 چه بقای روح بعد از موت بدلات احادیث اجماع علمائ ثابت شده است و تصرف در حیات
 و بعد از مات روح است نه بدن و تصرف حق سبحانه و تعالی است و ولایت عبادت از
 تقاضای الله است و بقا بدست و این نسبت بعد از موت انهم و لکن است نزد اولیا کشف

و تحقیق مقابله روح زائر بارواح مزور موجب انعکاش اشعه لمعات انوار اسرار شود
 و در رنگ مقابله مرات بمرات اولیا را بدان مکتب عننا لب نیز بود که بدان ظلمه نماینده اعدا
 و ارشاد طالبان را کنند و منکران را دلیل برهان برانکار آن نیت آنتی و ایضا
 قال فی المقام شرح المشکوة فی اخو کتاب الجها و انما اطمیننا الکلام فی هذا
 الکلام فی هذا المقام عملاً کف المتکرین فانه قد حدث فی زماننا شر ذمة
 ینکرون الاستمداد من الاولیاء الذین نقلوا من هذه الدار الفانیة الی الدار العاقبة
 الذین هم احياء عند ربهم و لکنهم لا یشعرون انتهی و نیز مولانا شاه عبدالعزیز
 در تفسیر عزیزی در سوره الشقت در تحت ابن آیت و انظر اذا التقت فرمونه اند که بعضی
 از خواص اولیا را الله را که آله چاره کمیل ارشاد دینی نوع خود گردانیدند درین حالت
 یعنی در حالت عالم برنج هم و هم در دنیا نصف داده اند و متخراق آینه که جهت کمال و
 نمارک آنها مانع توجوب این سمت نمیکرد و او ایسان تحصیل کمالات باطنی از آنها می نمایند
 و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آن نامی طلبند و میبایند زبان حال آنها
 در آنوقت هم مترجم باین مقالات است ح من آیم بجان گرتو آئی یزین آنتی نیز در تفسیر
 عزیزی در جوار دیگر فرمونه که در ذفن کردن چون اجزای بدن تمامه در یکجا بیجا علقه و روح
 باین از راه نظر و عنایت بحال میباید و لو پیش بر این متاسفین مستغین است
 میشود که بسبب تعیین مکان بدن گویا مکان روح هم تعیین است آنرا باین عالم از صفات
 و فائده های تداوت قرآن مجید چون در آن بقعه که در فن است و قح شود به سبب تداوت نافع
 میشود پس سخن گویا روح را باین مکان کردن است و ذفن کردن مسکنه برای روح
 ساختن نمایین است که از اولیا مدفونین و دیگر صلحا و عوینان شفاعت و شفاه جاریست
 و آنها را فاده و اعانت نیز متصور بخلاف مردمانی سوخته که این چیزها اصل است باین
 در این نسبت نهاییه و افع نیست آنتی مثالی التدریجی الله الهالقه آورده که
 مات انقطعت العلائق و درجه الی مزاجه فیلتحق بالمشکوة و صامتهم اللهم
 کالهامهم ویسعی فیما یسعون و درهما اشتغل هو کار با علاء کلمه الله و نصر حزب

الله ودر باطن لهم بمر خیر با من ادم وربما اشتی بعضهم الى طوفا جنة اشقيها كما
شدیدا تا شایمان اصل جلدت فصرح ملك با یامن المثال و اختلطت به قوفا
منه بالنسبة له واثیة وصار كما لجدنا النورانی وربما اشتاق بعضهم الى مطعونهم
و فحقی فاسد فیما اشتی قضاء لشوقها اشتی ونیزوران کتاب و رده که واذا مات
الانسان كان للنسمة نشأة أخرى فیئشی فیضالهم الا لهی فیها قوفا فیما القم من الحسن
المشترك تكفی كفاية للمع والبصر والكلام بهد من علم مثال و نیز موی محمد
مولی خلف الصدق و انا نافع الیدین فی رساله حجة اهل آ و رده که حضرت جناب خلاصه
العلماء حجة الله فی الارض حضرت شاه محمد مغزیز قدس سره الغزیز در رساله نهد در باب التفرک
بودن اشعانت از غیر خدا نوشته اند اعلم ان الاستغاثة بخیر الله والدعاء منه
على وجهين احدهما ان يكون على وجه الاستقلال في التأثير والايجاد ولا شبهة انه
شرك وثانيهما ان يكون على وجه الاعانة والارشاد بوجع التدين بغير الشفاعة اولد فم
الشر لا يشبه ان ليس يشرك اذ وخر في الاحاديث بما عباد الله عبيد ويا محمدا
اني توجرتك التي بقي و وخر في عهد الحثا اعانة الملهو وكذا القاء والزردي
من عند غير الله على وجه المواثا والمرام لا ليس من الشرك في شئ وانما هو
ببب عادي متفر ۶ و المالك ان اعتقاد التأثير القدسي بوجع اشرك بخلاف
التاثير الخلقى والفرق بينهما في الحرب ظاهر بقا لا تفر الا ما يرفلا ويزادا عطاء
المال او فرض الارب كذا يقال كاشفى الطيب المرض انتهى مشكك له سلع موني
به چند از مسائل سابقه هر مائل را وضع کرده و كذا و ليا الله بل كعامه لغوات راجيات و علم
در قیام تحقق است مگر چونکه طالع حادثه و فقه جدیده شاذه عاری از علم و فهم و فاعله از
فهم و ادراك اند و خارجا به غیر از فهم مسلك و دریافت تحقیقت او حکم بالغرض رجم بالغیب
میکنند و ابن ایشان را هم امتیاز نمیت که نه سب اهل سنت جماعت از غیر او
جداسازد پس هر قولیکه مخالف علم ظاهری اهل اسلام یا پند ان را نمیشود کنند و همه مسلمین
لا تحات دین مگره جنس و شرک مینامند لهذا الاستقلال اثباتین مدعی هم ضرر نیست

بسم الله الرحمن الرحيم

مختلف و بلومی و در جذب انفلوینس و دیار الحبوب نوشته که بد آنکه تمام اهل سنت جماعت
 اعتقاد دارند بثبوت او را کات مثل علم و سمح مسائر انما ارا ان احاد و بشتر خصوصاً انبیا
 علیهم السلام قطع میکنند یوحیات مره میریت را در قیام آنچه در احادیث و و دیافنه
 است و در نوشته که بعد از عو حیات و رقیب بار دیگر موت عود میکند بلکه نقیم قبر و عذاب
 آن را تا قیام قیامت او را که میکند شک نیست که او را کثرت عو حیات است لیکن کفایت
 میکند حیات جزوی را از اجزا را و ثبوت آن نوع حیات که مندرم آنها بقیه قیام چنانچه
 در دنیا بود و نه باشد انتهی و نیز از شفا السقام کی لقل نموده که عود روح بجد ثابت است
 من جمیع حوات را هر چند که شهید باشد و سخن در استقرار و استمرار روح در بدن بحیثی بوئے
 زنده گرد و چنانکه در دنیا بود یا خودی روح زنده باشد آن در قدرت و شیت اوست
 جل جلاله زیرا که ملازمت حیات مرده را پیش اهل سنت جماعت امر می عادی است و عقلاً عقلی
 آنچه بر آن میکنند پس اگر قیام پس سسی بر می نصیحت رسد و لجب گردد اعتقاد بدان تنبی نیز آورده
 که وفدو المحققین کمال الدین بن الهام حجتة الله علیه مسائر معینا بیکر بعد از اتفاق اهل حق
 بر عادت روح تر و کرده اند و نماز روح حیات را منع نموده اند غیر آنکه جریان عادت الهی
 بر آن وقوع یافته که بقای حیات بر روح باشد الاصل مکان حیات قدرت پروردگار
 غنشا نیز بر ایامی اجساد بی قیام ارواح با آنها خلانی نیست پس بعضی علماء خفیه قائل شده اند
 بوضع روح در جسد و بعضی هانصال روح تبار و تلم روح تبار معاً انتهی قلا العلامه
 علی القادی المسکی فی شرح فقداکبر مسلمانام ابو حنیفه النعمان رضی الله تعالی عنه علم ان
 الروح لها بالبدن خمسة انواع من لتعلق مغائرة الاککار الا و لقطعا بطن الا تم
 جبناً و الثانی تعلقها به بعد خروج الی وجه الارض الثالث تعلقها بخرق النوفلها
 به تعلق من جهة مغائرة من جهة الرابع تعلقها بخرق البوزخ فاها فان طلاقه و تجردت
 عنه لکنها لم تفارقه فورا قاکلیت بحيث لا یبقی لها الیه لتفان الیته فاها و ادره علیه
 وقت سلام المسلم علیه و مر انه یجمع خلق نعالهم جین یولون و هذ کرد خاص
 که یوجب جاة البقل یوم القيمة بکله و الخامن تعلقها به یو بعث لاجساد هو

اكمل انواع تعلقها بلذ لا يقبل البدن معترتا ولا نومًا ولا شيئًا من الفساد انتهى
 وأخرج البخاري عن سلمان النبي صلى الله عليه وسلم وقف على قتلى يد فقال
 يا فلان يا فلان يا فلان هل وجدتم ما وعد ربكم حقا فاني ما وعدت ربى حقا
 فقال عمر رضي الله تعالى عنه يا رسول الله كيف تكلموا بما اوحى اليكم فيها فقال ما
 انتم يا سمع لما اقول انتمم غير انهم لا يتطيعون يردوا شيئا وايضا اخرج الشيخان
 وغيرهما عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعت الجنات
 واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قلت قد سئوا وان كانت غير صالحة
 قلت يؤذيها ابن تذهب ولي معتمها كل شيء الا الانسان ان سمع لصعق واخرج الترمذي
 وحسنه الحاكم والبيهقي عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جواده
 على القبر وهو لا يحب قبره فاذا قيل لسان بقراءة سورة الملك حقت ختمها فاني النبي
 صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال هي لما نقر هي المنجية تخير من عذاب القبر انتهى ويزيد
 ابن حنبل في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في كتابه في مناقب
 جابر بن مردويه مرفوعا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت اذا وضع في قبره انتم لي سمع حقيق
 ناعلم حتى يولد عنده الحشا ويزيد في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في مناقب الزبير بن جراح في مناقب
 العيشي والخطيب وغيرهم مرفوعا انهم يتلوا من في اركانهم ويزيد في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في مناقب
 الدنيا عن عائشة مرفوعا ما من رجل يزور قبر اخيه ويجلس عليه الا استأنس
 وشر عليه السلام ويزيد في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في مناقب الزبير بن جراح في مناقب
 الحق مرفوعا ما من ابن احد يدبر قبر اخيه المؤمن كان يعرف في الدنيا ان يسلم عليه
 الا عرفه وشر عليه السلام ويزيد في كتابه في مناقب الزبير بن جراح في مناقب الزبير بن جراح في مناقب
 ابى هريرة مرفوعا وردة ما من عبد مر على قبر رجل يعرف في الدنيا فيسلم عليه
 الا عرفه وشر عليه السلام وعلامه على القاري مرفوعا في شرح مشكاة وردة ما من عبد مر على
 واخرج العيشي عن ابى هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال ابو ذر بن ابي انس رضي الله عنهما
 مع ما لقي من كلام انكلم به اذا امرت عليهم قال السلام عليكم يا اهل القبور

من المسلمين والمؤمنين انتم لنا سلف فمن لكم تبعاً وانا انشا والله بكم لا حقون
 قال ابو نزين يارسول الله ليمعن قال ليمعون لكن لا يتطيعون مجيبوا انتهي
 قالا العلامة القاري المكي قول لا يتطيعون مجيبوا اي جوابا يمهل لحي وال
 فهم يرون حيث لا تتمع لما اخرج ابن عبد البر في الاستدكار التمهيد عن ابن
 عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يمر بقبر اخيه المؤمن كان
 يعرفه في الدنيا فيسلم عليه لا عرفه في يوم عليه السلام صححه عبد الحق واخرج ابن ابي
 الدنيا والبيهقي في الشعب عن ابي هريرة قال ذم الرجل بقبر يعترفه فلم يطره عليه
 السلام وعرفه واذا امر بقبره لا يعرفه فلم عليه من عليه السلام اي لم يترحمه ونحوه في
 استبان ابي تيمية بن ابي هريرة قال لا يقبض المؤمن حتى يركب البئر فاذا قبض ناد اقبض في
 الدرد ابتصيفة ولا كبيرة الا وهى تتمع فتوالات التقلين من الجن تجعلوا الى
 الروح الراحين فاذا وضع على سرير قال اباطاما تشون الخد واخرج ابن ابي الدنيا
 ابي الليث عن الراحم بدمك يمشي بيوم الجنزة فيقول لرسمه والناس عليك انتهي و
 اخرج ايضا عن عمر بن دينار وبن عبد الله سيفان حد يفترو ومجاهد قالوا اذا
 مات الميت فما من شئ الا وهو يراه عند غسله حمله حتى يصل الى قبره انتهي في
 احمد مسند الطبراني في الاوسط ابن ابي الدنيا وغيرهم عن ابي سعيد الخدرسي
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت يعرف قسلة من جملة يكفنه ومن
 يدب فيه حضرته انتهي في الطحاوية على مراتب الفلاحم اخرج ابن ابي الدنيا والبيهقي في
 الشعب عن محمد بن اسع قال بلغني ان الموتى يعطون بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبلها
 يوما بعدة وقال ابن القيم الاحاديث ولا تارتد على ان الزائر متى جاء علم به المزار
 وسمع سلامه من ومن عليه هذا عا في حق الشهداء وغيرهم انه لا توقيت في
 ذلك قال اجم من اثر الضحاك الدال على التوقيت حتى وينزل ابن ابي الدنيا عارف فرج
 نوره كقال خلف بن ابي حراشان لا يقبل اناسه ضاحكا حتى يعطى من ميعه فما ضحك
 يمتدته والى يبعي ان لا يصحك حتى يعطى في الجنة هو ام في النار قال فلقد اخبرني ما سلم

انهم نزلوا متبهما على سريرا ونحن نفضلهما واخرج ايضا عن مغيرة بن خلف ان رامونه
 ماتت قصاها واهوا وكفوها ثم انما تحركت فظنرت اليهم فقالت ابشر واغاني وجدت
 الامرايسر ما كنتم تخفونون به الحيد واخرج ايضا عن خلف بن شيب قال مات
 رجل بالمداين ويسمى وحرك الثوب فكشف عنه وقال قوم مخضبة لحاهم في
 هذا المسجد يلعنون ابا بكر وعمر يتبرون منهما الذين جاؤ في يقضون مروحي
 يلعنونهم ويتبرون منهم انتهى واخرج ايضا عن الخمر في اقالا انتفض رجل من بني
 اسرائيل ربيع سنة فلما حضرته الوفاة قال في رحي في هالك ثم مرضى انا هلك
 فاحسبوني عندكم اربعه ايام وثمانه ايام فان ايتهم مني شيئا فلينادي بي جلمنكم
 فلما قضى جعل في تابوت فلما مضى ناشئة ايام ادهم برميخه فنادى جلمنهم
 فلان هذه الريح فقال قد وليت القضاء فيكم اربعين سنة فما رأني شيء الا
 رجلا ن ايتاني فكان لي في حدتها هوى فكنت اسمع منه باد في التي تبليه اكثر
 ما اسمع بالاخري فهدى الريح منها علامه على الفارسي مرفقات فخرج مشكوه تحت صرير
 ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء اوروه كرفان سائر الاموات سيمعوز السلام
 والكلام وبعض عليهم اعمالا قارهم في بعض الايام فعمم الانبياء ويكون جوتهم على حد
 الكمال ويحصل لبعض داتهم من الشهداء والاولياء والعلماء الخط الارض لحفظ
 ابدانهم الطاهرة بل بالتلذذ بالصلوة والقراءة ونحوهما في صومهم الظاهر الى قيام
 الساعة الاخرة وهذه المسائل منها كل البيوطى في كتابه شرح الصدور في احوال
 الموتى والقبول بالاجار الصحيحة والاثار الصريحه قال ابن حجر اما افادته من جيق
 الانبياء جيقا تقيدن ويصون في قبورهم مع استغنائهم من الطعام والشراب
 كالملائكة امر لا مرنه فيه قد صنف ليدهقى في ذلك انتهى وقال تحت شدة كثروا
 الصلوة على يوم الجمعة فانه مشهق يشهد الملكة ان الله حرم على الارض ان يأكل
 اجساد الانبياء اى جميع اجرامهم فلا فرق لهم في الحالىين لذا قيل لولياء الله يموتون
 ولكن يتقانون من اذ الخ امر فيها اشارة الى ان العرض على مجموع العرج والمجد منهم

طریق اول نیست که میگویند مراد از معنی مؤمن فی القبول آیات مذکور است تحقیقت آن
 و سماع از ایشان مطلقاً منعی نشود این مراد گرفتن از آیات ناچار از خود است چنانچه در وجه جدول
 آنکه مراد از معیت درین آیات نهانه معیت حقیقی است و نه عرفی بلکه از فرست که منصف است قبله
 است مکامل علی قوله تعالی ان تسمع الامن یؤمن باینها من الاشیان الا ولین من
 المشوین وقوله تظال ان انت الا نذیر من الایة الا خیرة یعنی اول بیان شنوایی مکتبی که
 در ایشان هیچ وجه بیان نمی آید که دل ایشان مروه اند حتم الله علی قلوبهم و علی سمعهم
 و علی ابصارهم عشاوة صم بکم عمی فهم لا یرجعون اولئک کا لانظم بل هم ضللت
 لانهم الصم الدعاء و مثل الذین کفروا کما لکن یتعق بما لا یمعم الا دعاء نداء صم بکم
 عمی فهم لا یرجعون لهذا ایشان را لغو و ابل ایمان را زنده فرموده در قول خود جل شاناه او من کان
 میتافا جیناه و جفنا له نوله شیء به فی الناس کمن مثل فی النظر لیتخارح منها
 چه درین آیات ایشان را خداوند تعالی بزمین حیوانات و جمادات و علوم الحواس و ادراکات
 بطریق نشانی است و عبارات نامرکوره که ایشان را عمی و صم و اکم که مجسمه حقیقی اند این مراد بر
 اوست علی شناس پوشیده نیست پس درین آیاتها نفی سماع معنوی قلوب را شهبین بچون حقیقی اند
 در دست میچنانکه ایشان را عم کرده اند پس این آیاتها نظائر قوله تعالی انک لا تهدی من
 اجبت لکن الله یهدک من یشاء و یخیرک انک اند پس چنانچه در تمام قرآن مجید از لای بصرون و لای سمعون
 و صم بکم و عمی ایشان ذلک معانی حقیقتیه آنها گرفته نشود و همچنین درین آیاتهاست و و حیاتی
 برای مردود بودن مرادشان نیست که اگر مراد از معیت من فی القبول بالقص و التسلیم معنی عرفی
 آن میگیرد تمام درین آیاتها نفی سماع معنوی هرگز مذکور نیست بلکه درین آیاتها نفی سماع نبوی
 است که خدا تعالی بنی صله اند علیه سلم را فرموده که انک لا تسمع الموعظة التی ایشان را
 شنویدین نمیتوانی که ایشان نمیشنوند نظیر قوله تعالی و ما رمیت اذ رمیت و لکن
 الله رمی قوله تعالی انک لا تهدی من اجبت و لکن الله یهدک من یشاء قوله تعالی
 و انتم تزرعونهم فی الزارعون لهذا قال الله تعالی ان الله لیسع من یشاء و ما انت
 یسم من فی القبول و وجه ثالث برای مردود بودن مرادشان نیست که اگر این هم تسلیم

تایید

نسیم کہ قصداً زین آیاتہا نفی صلح اموات است لکن نفی صلح علیہم محقق اثر او کہ در حدیث
 کہ حکم یومش با بغیر صلح محقق اثر او کہ در حدیث پس از نفی صلح ہرگز لازم نمیکرد و چنانچہ در قول
 تعالی و ما وصیت اذ مدیت با آنکہ رمی سنگریز با زنی صلح اللہ علیہ سلم صادر شدہ بود لکن چون
 اثر بر می بنی صلح اللہ علیہ سلم نبود بلکہ بقدرت ایزدی از نجات نفی رمی از بنی صلی اللہ علیہ سلم کردہ
 شد و همچنین با یغیا کا اثر صلح بر اہل غنی مرتب نبود بلکہ بر ہارت ربانی بود ازین سبب نفی
 صلح از بنی صلی اللہ علیہ سلم کردہ شد نکار شاہ فی صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی بگوش سہم نمیشود و
 طریق ثانی برای اختراع مرد خود ازین آیاتہا این بیان میکنند کہ اگر ایتلیم میکینم این آیاتہا
 معمول در حق کفار اند تا ہم چو نکہ ایشان را درین آیاتہا تہیہ امتداد شد از انبیا دین ہویہا
 کہ دیدیم صلح اموات زیر کہ و چہ شہ کہ صلح در شبہ با تم از شبہ طلوت فیہ اللطوب جواب
 ازین آنکہ پس از دل بر ہی البطلان زیر کہ و چہ شبہ ایجا صلح اجابت نبی است و بلا یب صلح
 اجابت نبی در میت جہنمی انتم است از میت نبی کمالا یعنی نکونہ غیر مکلف و اہل من الا تکلیف
 الی الذل و الجرا پس ازین نفی خاص نفی مطلق صلح ثابت نمیکرد و اللہ اعلم و آنچه بعضی کوتاہ اندیش عبد
 محمد استنبطش میکنند رای الامام ابو حنیفہ من یاتی قبور اہل الصلاح فیسلم و
 و یخاطب و یتکلم و یقول یا اہل القبور هل من خیر عندکم انی اتینکم و نادیتکم من
 شہود و لیس الی منکم الا الدعاء فهل در ایام ام غفلتم قمع ابو حنیفہ بقول یخاطبہم
 فقال اہل جابلو الک فقال سبحانک ذنوبت بذا ک کیف تکلم جادا کانت طوطو جابا
 و لا یملکون شیئاً و لا یسئروا و قروا و ما انت بمسئم من القبور انتھی ابن روایت
 از امام سچکس از شاگردان اورادیت نگردنہ در کتب معتزہ حنفیہ کہیں این آوردہ نہ مذہب امام
 و صاحب امام این بودا کہ امام این غضبہ شہدانا لاجرم صاحب او و مشائخ مذہب ابن را
 محل گفتگو و مسئلہ عامتہ الورد و ساختہ در سختی واجب حاجی رضی از امام واقعی تصریحی
 آوردنہ و آنچه در بابت یمن بعد م حنت شکلیت و جہمی آرند کہ لان المیت لیس لہ سماع
 مراد از آن سماع عرفی است کہ در دنیا بود بکیفیت دنیاوی یعنی ایمان بر عرفت و بیشک
 میت را چون دنیاوی ظاہری مح ختم ع مروح و الحمد حیاتی مصلح نیست این حیاتی

حقیقی است که روح را بدون جسم تمام بدون روح پدید آید یا جسم البسیب عالم جزیره روح حیث است
 و این اهل عرف حیاتی نمیدانند لهذا مال او تقسیم کرده میشود و فروجا و نکاح کرده میشود
 پس آنکه طبیعت حیاتی اوست مثبت حیاتی حقیقی است و آنکه منکرست حیاتی عرفی او را
 و اغنیاء اهل بلاوت منکس فهمیده تراغ پیدا میکنند و اگر تسلیم کرده بهم شود که این مقول احم است
 رضی الله عنه تا هم از او انکار بر یک عطلق متحقق نیست چنانکه در مقوله سخنامی جا کرده که
 هل من خیر عند کفانی ایتیکم و نادیتکم من شهو و این سخن ایشان از اندامیک و کفر و فتنه
 بدست ایشان است ایشان را وسیله بدرگاه صابخیز و نفع نمیکرد بلکه زیادت نافع و مصلی سوال
 ایشان را می نگاشت کما هو لفظ هر من مقول ازین معر امام و گفت که این عاتوبه کا ایشان منجیب
 او موع نمیکرد که لایمکون شینا و لایستیعون جواب ایقضا هر حاجت و نیز قول او
 که و لیس سوالی متکم الا الدعاء فهدا دینهم ام غفلتم صریح نیست مسائل خیر ایشان
 قاضی الحاجات دانستند ایشان سوال میکرد و لهذا امام بر او انکار فرموده معارف که عرف معنی اجابت
 و قضا اجابت است از فغانها او ماسوب کرده کما لایحی علی من را و شو و خاتمه الکتاب
 در بیان عمل صوفیه خصوصاً عمل عادات چشمتیه که در عمده ترین اوقات مثل ایام اعراس
 مثل کج کبری و غیره که استیل عغنا میفرمایند بشر و طشر عیب مجوزه چارست با حدیث
 صحیح روایات فقیهانه اقوال افعال صوفیه صافیة اما احادیث پس بخدی و این ماجه
 روایت کرده اند من ربيع بنت مسعود بن عفوار رضی الله عنه قال جاء النبی صلی الله
 علیه وسلم فدخل فجلس علی فراشی بکجلسک منی فجعلت جوب ریات لنا یضرب بالثوبین
 من قتل من ابائی یوم یوم یذاذ قالت احدی من ع و قینابی بعلم مافی عند فقال دعی
 هذا قولی ما کنت تقولین و نیز در صحیحین که ان ایا بکر دخل علی عائشه و عندھا جاریتان
 تدان و تغنیان النبی صلی الله علیه وسلم متنعش شو به فانه هرما ابو بکر فکشف النبی
 صلی الله علیه وسلم عن وجهه قال ع ما یا ابا بکر فاهما ایام عبید و فی مزایه و کل
 قوم عبید هذا عبیدنا و مثل انیت آنکه و این کرد و آن حضرت عائشه صدیقہ رضی الله عنها
 رسول الله صلی الله علیه وسلم عندھا جاریتان تغنیان لنینام بقا الحدیث و نیز روایت

خاتمه در بیان عادات صوفیه و صحیحین

کرده است بود او در آن روز شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ یک عورت در حضور اقدس حاضر شدہ
 عرض نمود کہ یا رسول من نذر کرده بودم کہ وقتی کہ حضور از جنگ سلامت برآید من در
 حضور عالی وقت زخم و اشعار خواهم فرمودند اوست و نذرک حال از حضور اقدس حکم صادرست
 کہ لا ایفاء النذر فی معصیتہ اللہ تعالیٰ فرمود این اجازت حضرت انس روایت کرده اند کہ چون
 حضور اقدس در مہاجرت در مدینہ طیبہ بجلد نبی النجار قیام پذیرفت آنجا یک جماعت جواری
 نمنا داشتند و وقت می نمودند و میگفتند شعر سخن جو از من نجی بخار + یا حیدر محمد امین
 جاد حضور اقدس میفرمودند اللہ یعلم انی لا جحکمن و نیز یہی از عائشہ صدیقہ روایت کرده
 کہ یک وقت در مدینہ بود کہ بحضور جناب سرور عالم زمان و خزان و کودکان غنما میکردند بیان
 اشعار طالع البدن علینا من ثنیا اللوداع + وجب الشکر علینا ما دعی اللہ فاع + انک
 المشعوا الیناجتت بالامطاع + و نجاری از عائشہ صدیقہ روا کرده کہ قالت مرآة الی رجل من
 الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما کن معکم هو فان الانصا یجھنق للہو
 و نیز نزد می از عائشہ صدیقہ روایت کرده کہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اعلنا هذا النکاح و اجعلوا فی المساجد اضرابوا علیہ بالدفوف و نیز ابن حبان فی غیرہ از
 عائشہ صدیقہ روایت کرده اند کہ قالت کانت عندک جاریة من الانصار تزجتها فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشہ الا تعین فان هذا الحی من الانصار یحبون
 الخاء و نیز ابن ماجہ و غیرہ از ابن عباس روایت کرده اند کہ قال انکحت عائشہ ذات قرابۃ
 لها من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہدیتکم لاعتاة قالوا نعم قال
 ارسلتم معہا من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار یحرمون فہم
 غیرہم بضمہم معہا من یتقول ایتنا کم ایتنا کم فحیا ما یحیا کم ولو لا الخنطۃ التمرء
 لم یتم عنک لاکم من ان احابثکم بخصو جناب یا باجارت شان مہمل ہما شدہ اند و در بعضے
 ایشان بعضے از خلفا را شنیدم کہ اکثر از صحابہ نیز حاضر بودند و آن حدیث عثمان را از صحابہ ثابت
 بسیار تداویج یک گفتفا کرده میشود و نظر الی من تنجب عن الاعتساف نسالی از عامر بن سعید روایت
 کرده کہ قال دخلت علی قرظ بن کعب ابی مسعود الانصاری فی عمرہ اذا جوبریات

یدین قفلت انما صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن اهل بد يفعل هذا عندك
 فقلا اجلس ان شئت فاسمع معًا وان تئنت اذهب قد رخص لنا في اللهو عند
 العرس واما قول فقها پس علامه طحاوی در حاشیه در مختار در باب اجاره فاسده
 آورده که قال للقافی عن ظهیر الدین استحق الوالو الحی ورسالتنا جدر جلا یضرب
 الطبل ان کان الله ولا یجوز لانه معصیه وان کان للغزو او العرس والقافلۃ یجوز
 لانه طاعة انتہی در منتخب آورده که طبل ثقافه کہ بنوازند و آن را یکطرف پوست میباشند و گاهی
 دوطرف میگیرند اطبلان و طبل و در کریم اللغات آورده که طبل عربی و هول ہندی
 آہتی و در صرح آورده کہ طبل ہل آہتی و در کریم اللغات گفته کہ ہل عربی و هول ہندی پس
 از تعلیل الوالو الحی کہ لانه طاعة معلوم گردید کہ بر سگے اطاعت اگر غنا کنند جائزست و ملاہی کہ
 جمع ملاہ کہ اسم آہ است یعنی آہ لہو پس از آن ہم ہویدست کہ اگر غنا بر می فرنی و مجوز کند بر سگے
 طاعات پس آہات غنا در ان حالت ملاہی خواہند گردید نہ در حالیکہ آہات عبادت شوند بلکہ در نیجات
 نام شان معابد خواہد بود و حجۃ الاسلام نام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب خود پوارق الملحاح فی
 تکفیر من یحرم الملع آورده کہ فی انکاد بمماع الغناء و المماع ضرب الدف
 و الاصوات المحسنۃ عن الفترۃ السنۃ و مخالفتہ السنۃ اعتقاد تحریمہا کفر الاعراض عنہا و
 الاکتفاء عنہ فرست و در فی مسلم البخاری عن الربیع بنت معنی بن عفرۃ قالت قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم و جلس علی فراشی و عندک جو برتیاں بضر بان بالدف و بندین من قتل من
 ابائی یوم ید فقال احدہما و فینا نبی یعلم ما فی عندنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم عی هذا و
 قوی ما کنت تقویین فہذا الحدیث الی علانہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع صوت الدف و الغناء
 و الشعر من الجوریتیاں من غیر حاجۃ فمماح الغناء و اصوات الدف من الرجل یکون جابرا
 بطریقہ الاوی قد امر صلی اللہ علیہ وسلم الجوریتۃ بالغناء و شعر الدف حیث قال قوی
 ما کنت تقوی لینی الامر للوجو اذا تجرد عن القران کقولہ تعالیٰ قیوم الصلوات و اللذ القریب
 کقولہ کما توہم ان علمت فہم خیر الایباحۃ للتقریر ایضا کقولہ تعالیٰ اذا حلتم فاصادقوا
 و ہنا یحتمل الوجوب لانه صلی اللہ علیہ وسلم امرہا مشافہۃ فلا یجوز عن الفکر نہ صلی اللہ

عليهما الصلاة والسلام ما كانت تقولوا ولا هو صلى الله عليه وسلم يصحى الى معانيه فاذا
 طلب عليه الصلاة والسلام شيئا من غير حاله تصفاً لمالى الجواب جيباً ذكره وتقولوا تعلق
 يا أيها الذين آمنوا استجبوا لله للرسول اذا دعاكم لما يحيلكم الله ورسوله أيضاً البخارى و
 مسلم عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل عليها ابو بكر وعندهما جورتان يضربان
 بهما ثقولاً لتيب الانصار يوم بغات والنبى صلى الله عليه وسلم مضى بثوبه فانتهرهما
 ابو بكر فكيف النبى صلى الله عليه وسلم وقال عهما يا ابى بكر فانهما ايام عيد فهذا الحديث
 بصراً احتزال على جواز سماع الدف والغناء صوهما والرف على منكرهما وقيل بيان
 المنكر ودفعه عن الانكار لانه عليه السلام ففى عن الانكار عليهم قال تعالى قد كان لكم
 فى رسول الله اسوة حسنة فمن قال ان سماع الغناء حرام ورضي الله عنه حضورها
 حرام فكانه قال ان النبى صلى الله عليه وسلم سمع حراماً وضمه التامى عن الحرم ومن اعتقد
 ذلك كفرنا بالاتفاق فاقبل يجوز هذا فى يوم العيد لا فى غيره لانه قيد جواز فى يوم
 عيد قلنا اتفاق على خصوص التبدل فيتم عموم ان يكون كان فى حالته وفى هذا الحديث
 اشارة الى ان كل حاله يكون فيها فرج القلوب صيتنا طرفى ايام العبادات وغيرها
 فيها السماع بالدف والغناء والاشعار وفى صدقات الحشمة كانوا يهدفون
 بين يدي النبى يرتضون ويقولون محمد بن عبد الله قال صلى الله عليه وسلم ما يقولون قال
 يقولون محمد بن عبد الله هذا الحديث يدل على جواز الرقص جواز سماع صوت الدف والغناء
 فمن قال ان الرقص حرام وسماع صوت الدف والغناء حرام كان ذلك اعتقافاً من النبى
 صلى الله عليه وسلم حضر الحرام واقر غيره على الحرم ومن احتج بك فى ظنه كفره بالاتفاق
 ان قال المنكر هذا كان جائزاً حتى النبى صلى الله عليه وسلم فله قلمه انه جائز فى حضا قلنا لا
 صلى الله عليه وسلم شارع ولا يجوز للشارع ان يكتهم امر ابيهم حتم شرعى بقوله تعالى ان لا يكونوا
 ما انزلنا من البينات واهدناهم بعد ما بيناه للناس فى الكتاب وذلك يلعبهم الله يلعبهم للعبوة
 وقوله تعالى وانا خذلنا الله ميثاق الذين اتوا الكتاب تبسنة لا تكتموا الاية فلو ان فعل الرقص
 وحضور السماع وحضر الدف حراماً كان حراماً عليه صلى الله عليه وسلم يحكم هذه الايات

تبيينه لغيره ولو جازله دون غيره وجب عليه بيانها كما ورد في الخبران اللذين عليه السلام
فأما عن الوصال ثم فصل فلما شأوه قال لست كأحدكم أتى بيت عند لي يطعمني
ويستقيني لما حضر الرقص سماع الغناء والذوق لم يبرأ أحد عن ذلك على جواز
مطلقا وان قال المتكران الرقص لعب العين لم لأنه عليه لصاؤه والسلام لا للدمني
ولا أنا من لذو الدرد اللعب قلنا هذا الحديث مخصوص باللعب المحرم كالتدوير والقمار
وغير ذلك لأنه ورد في البخاري عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان
واقفا على باب بيتي الحبشة يلعبون بحجرهم في المسجد أنا انظر إلى لعبهم إذ أجاز اللعب
المسجد بحضرة النبي صلى الله عليه وسلم ففي غير بطريق الأولي يجوز ومن قال إن اللعب مطلقا
حرام كان ذلك علوا فامر بانه صلى الله عليه وسلم نظر إلى الحرام على حاله من اختلج في ظننه
ذلك كقولنا لا اتفاق فإن قال المتكرو في الخبر لا لعب إلا في ثلث الرقص الفرس ما اعتبر الرجل
مع أهله قلنا هذا حصر الحاصل للاهتمام ذلك لا يدل على تحريمه ما سواه كما قال إنما
انت منذر فقد حصر حاله عليه السلام في الاشارة إلى ان الاشارة
مختص به فقط لأنه خاتم النبيين ذلك لا يفيد الحصر الاشارة لأنه عليه السلام لا يمش
بلمعه وغير ذلك ونظيره ما يقال لا فتى الا عكس ولا سيف الا ذو الفقار يعني اللعب كمال
والعلاء ليس لا هذه الثلاثة وقادت امرأة انصارية في حضرة النبي صلى الله عليه وسلم
قالت اني نذرت ان اضرب بين يديك الذف فقال صلى الله عليه وسلم ان كنت نذرت
فاضرب بين يدي يدي غنمت شعير طم البئر علينا من ثينيات الوداع + وجية التكر
علينا ما دعى الله داع + فقد نعم صلى الله عليه وسلم قول المرأة بالصوم والغناء وضرت
الذف فمن قال ان حضور السماع ضرر بالذوق حضور الرقص حرام فكانه قال ان اللعب
صلى الله عليه وسلم فعل الحرام ومن ختم في ظنه ذلك كفر لا اتفاق ولا خلافة في الزند
لا ينفذ في المحرم فيمن يدل ما ذكرنا من الاخبار والآثار على باحة الغناء وسام ضرر
الذوق الرقص مما يؤكده جواز الرقص ما ذكر في مستدرك حديث ابن عباس عن علي رضي الله عنه
قالت اني النبي صلى الله عليه وسلم انا وجعفر زيد فقال صلى الله عليه وسلم لزيدات مولاتي

فحجلا قال الجعفرات اشبهت خالقي خالقي فحجلا ثم قال في انت مني فحجت الحجلا رقص
 خاص في الطام جزء الخاص فلما جاز نوع عن الرقص جاز مطلقا واستدل المتكلم بقوله
 وكان صلوتهم عند البنتا لاصحاء وتصديت الماء الصغير والتصديت ضرب احد
 الراحتين على الاخرى يخرج منها ضوء قلنا هذا الاستدلال فانه تعالى منهم من الماء
 والتصديت عند البنت ولا يلزم من منع شئ في حال الاحرام منع في مقامات غير ذلك
 المحرم استدلوا ايضا بقوله ومن الناس من يشتري لهو الحديث هو الغناء قلنا معنى
 قوله الحديث انه يجنب سماع الحديث الحق سواء كان قرانا او شعرا وغير ذلك قد ذكرنا
 احاديث صحيحة على جواز سماع الذم الغناء والشعر وقد رد من اشعرهم كقول
 على هذا التص على ان لهو الحديث يختص بسماع المضل الملهي عن الحق الجلاء لا يبعد
 عن الله ما لم يكن كذلك فهو باق على الاباحه فمن قال ان السماع حرام فقد حرم الشرح ما
 لم يرد النص اذ لم يرد في كتاب الله ولا في سنة رسوله صلى الله عليه وسلم نص
 بتحريم السماع والرقص من حرم في الشرع ما يقع انقضى على الله تعالى وكذا اجماع وايضا
 ان سماع العوام ورقصهم يشبه سماع الحبشة ورقصهم بين بيكر رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ولا خلاف في اباحه ذلك فسماع العوام ورقصهم كذلك وايضا ان حرمانهم في السماع
 تشبه تفرجا لام في البساتين لا خلاف في اباحه ذلك وكذلك حرمانهم في السماع وورد في
 الخبر من تشبه بقوم فهو منهم اصح الحق الحظ كبعث الصحابة واولياء الله كالجيد
 تحركوا في السماع كما هو منقول عنهم ان تحركوا في السماع بهما بهم طابا من بركاتهم
 كان منهم وقد رد في الخبر هو كلاء القوم لا يتفق لهم جليهم هم ايضا يلزم لتكرار الرقص
 السماع وضرب للذم والغناء محاربة الله تعالى ومحاربة الله تعالى كغيا بالاتفاق وذلك
 انه وشر في خيرا الصحيح من على ان ليا فقد يازرني في المحاربة ولا خلاف بين الامة
 المحمدية من وجدان الاولياء في المحمديين والتفق اهل جميع قطار على صحة ولايته الجيد
 والشبلي معرفة لكرخي عبد الله بن شفيق وغيرهم فمن هو مذكوره رسالة القتيوية
 في تذكرة الاولياء وغير ذلك فقد صححت عنهم وسيدهم انهم تواجوا في السماع ورسوا

سبحان الله عن حالهم فمن حرم السماع مطلقا فكان ذلك ان هو كراهه والاولياء فطوره واما
ومن نهيهم الى مباشرة فعل المحرم اجمادا هم قولا واعتقادا ومن عادهم باذن الحق ومن
ياذن الحق تعالى كفر براه بحاجه وبما يغضب من الله ماواهجهنم وبئس المصير فاذا اثبت
ما ذكرناه من التقريبات والذكريات الاحاديث ان السماع مطلقا وان منكره اما كانا
او فاسق فهو الكذب استجابا للمویدين وجوبه كالاولياء الله تعالى في التبت الى معلماتهم
اذ هم المحرمون عاينوا الله تعالى كما قال الله تعالى في مقامهم يريدون جهرتهى ملتقطا
ووطحطا وى حاشيه در مختار آورده كه ومن الفقهاء من لم ينههم عن الرقصه وقد عانتهم
فقط عليه لوجود استلزاما وقع لمحضه في اجتناب لما قاله النبي صلى الله عليه وسلم
انبهت خلقي خلقي فجلالى شى على جل احصى في رايه رقص من لذة هذه
المخاطب لم يترك عليه النبي صلى الله عليه وسلم رقصه جعل ذلك اطلاقا لوجوده في الرقصه
عند ما يجتهد من لذة الوجود في مجلس التكر والسماع وفي لسانه خائفة ما يدل على جواز
المغلوب لئلا حركاته كحركات المرتضى بهذا الفتوى اليائنه وبرهان الدين الابناسى و
بمثله جاي بعض المحققين و المالكين ومحل ذلك اذا خصت النية وكانوا صادقين في
الوجود مغاوبين في القيمه الجركه عند شدة الهيام الشئ تبصف بالحلا اقله
وبالحكمه اخرى كاختلاف المقاصد بوضع مخصوصا انتهى وولوى اسميل عقده من استقيم
از مغفلات سياتم صاحب في فته كه بايد و انت كه تمام غمناكي مزدير اختطابا را و يدون فتهت
اگر چه از منوعات شرعيه نيست اما اجتناب امثال اين امور مياد شعرا اهل تقوى و صلح است
و بسبب بهمن و جازا كا بى ساكن راه حق مثل انبيا و صحابه چيزى از امثال اين امور انوريت
يكه آنچه از كلام هدايت انبيا ام يشان بر ذكاسى اهل فطانت هويد ميگرد و نوعى اجتناب
و شعارى بكار بستن اين امورست چنانچه بر وجه اهل حديث پوشيده نيست اللهم تفصح اجتناب
تجريم امثال اين امور پس بنا بر حكمت عامه است بيانش آنكه اين امور بى وجه مفسده از مفسد
شرعيه بالفعل مثل نيست با وجوديكه بسبب كمال غيبت نفس لبوى آنها و شدت خستبار آنها
در طاعت نام اجتناب از ان از جهت هوانام و دشواري نمودن آن گرنه مى كنج از امثال اين

اکتور و شرع در دینش قطع نظر از طوطی و مفاسد حضرت آن از تکالیف مجتبی شرعی میجوید و اقدام برین
 امور لازم می آید و اکثر است مرحوم بختاوت و عصیان گرفتار نیستند بنا بر علی بن عثمانی که برین مثل
 این گفتار که شد برین طبع حق مایا یکد که با مثل این امور اقیما و نوزد و آن که در سید آقا حج جانده و
 در طلب آن بیجان سرگردان نگردد و التفاتی بصمیم قلب بوی آن نماید آری اگر بطریق لغو اتفاقا قیامت
 این لغو پیش آید مجاهدت بانکار آن لغو صورتیست که عرض بحال اعلان آن جائز نشد و فی
 الیقین محرم حلال لازم نیاید نتیجا مخصوصا در مکتوبات مجذبه در مکتوبات و لیت هشتاد و پنجم اول
 آورده اند که سماع و وجهی را نافع است که بر قلب احوال تصفت اند نهی بعد از چند طوطی و نیز
 که قسمی از انبیان اند که سماع با وجود آنکه روقت ایشان را نیز نافع است آتی بعد از چند طوطی نوشته اند
 که با وجود برت میل عروج در مدین صورت سماع ایشان نشوند است حرارت بخش هر زمان
 بعد سماع ایشان رافع بجناتل فریب میسر میشود و الحمد لله و لوی اعیال از مکتوبات خلیفه سید احمد
 صاحب صراط مستقیم در جمیع روایات عشق آبی آورده که از جمله روایات آن ائمه العارفین خوش و
 اصوات و کلمات و قصص عشق آینه و اشعار عشق آینه است آتی و شاه عبدالعزیز صاحب وسیله
 النجات بیضه جوابات سولات عشره پادشاه بخارا آورده اند که جوابتال ثامن آنکه قال
 السرخسی فی المذائم و السماع فی اوقات الشرک تاکید الشرک مع انکاک لک الشرک مباحا
 کالغناء فی ایام الخلیف فی العریق فی وقت محی الغائب و متالوینة العیققة و عدل الولاة و
 الختانه حفظ القران و محمذ الدین فیروز آبادی صاحب قلم و حسن سعادت آورده که در باقیم سماع غنا
 حدیثی آورده که در فی ترجمه البیضا الدهلوی و در متن القضاة آورده که من اکثر السماع فقد اکتفی بعین
 صدیق انهمی سخن این حرم ظاهر می از میر طایلی علی اعلان مساج گفته اند نووی و منفرد شرح مسلم
 نوشته است که سماع بومر این حرم الظاهر می نهی و بعد از در وسط آورده و نه با خطان بن حرم نهی این حرم کرده
 بسبب عدم وجدان دلیل حرمت مساج گفته مگر طایلی که فی بعض صحیح مزایا نشود نه ممنوع اند اتفاق اهل
 حق و قصر صوفی طیل نامی فی سماع غنا این قوم که برای غرض شیونند جائز است در طایلی افضل نیست
 علامه علی نقاری در شرح عین العلم فرموده و اما اعدادا لک فلیکن معناه کاللیل و القیصیب
 سو ما اعتقاده اهل الشرک فاذا الرفع عند المشاهیر فقی علی اصل الکباحرة انتهى و ایضا

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

قال فیروز التوتی و اجازت الصحابة عناء العربیة لکن فیہ نشاء و تزئیر و الحدیث و فعلوه بحضرت
 صلوات الله علیه سلم مثله لیس بحرام حتی عندنا لقالین بجزرة الغناء انتقی فیہ بعضا و اکدا المتغنی
 به جبر تکاید کرده و التامل فی امره فانه صند بل ان اکدا المتغنی به بالسرو و القصر و مما یریح فيه
 کالعبید العربیة الولادة و المختار و حفظ القرآن کذا عندنا جمیع الاخوان فی بعد التزلزل للطعام
 و الکلام و کذا عند قدم بعض الصحاب من الشرف و ما ثور عن السلف من الخلف بل عن الیمن
 صلوات الله علیه سلم انتقی ایضا فیما نقل ابو طالب المکی باختر التماح مطلقا عن جمیع
 الصحابة و التابعین کعبدا لله بن جعفر ابن الزبیر و عاودته و غیرهم فاما محمول علی صاحب لیس فیهم
 شیء من الزبیر الملاحی کسبح القران اشعار العربیة لویا کالحاج اما علی انهم لم یختاروا
 عندهم فان مسئله خلا فیتر فی الملاحی ایضا اجتماعة لیس و محدث و بلوی حضرت شیخ محمد الحق
 رحمه الله علیه کتاب مع الاصل و اختلافات تواریح الشیخ و احرامه فی السماع امره اندک شیخ احمد الدین
 ملازمت شیخ شهاب الدین قدس سره امره مکمل علیهم و شیخ او ریان اجازت داد و هو مشغول نماز
 شد وقتی تواریح بخدمت شیخ بها و الدین زکریا قدس سره امره گفت بخدمت شیخ شهاب الدین
 بودم و قصیده نزل و او ندانم و شیخ از آن ذوق گرفت حال کرد شیخ بها و الدین و در حجه در آمدند
 و چون غریب را کشته تواریح انخواندن و بخوانند آن قصیده امر کردند و حال نمودند و ذوق گرفتند بصحبت هم
 زین حکایت مانع غریب ندانم که بچشم غریب ندانم و قصیده مشتمل بر الاحوال محبت مقامات مجربان عبث
 بشری و محبت حضور دل و بیغ حواطر و قوت باخته تقاضیه کرد و دشمنان و ذوق گیرند چه نقصان دارد
 بعد از آنکه معلوم شد که اصل المصنوع علی الاطلاق حرام مکروه نیست بالاتر ازین حکایتی سنت کرد و مکمل
 نوشتند اندک جماعت مصروفین در خدمت حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه حاضر بودند و قال شعری نشاکون
 حضرت در اصل نشاء بطریان در آمدند از اسحاق بن بطریق طریان رخا فاعا خود حاضر شدند و نیز می آمدند که
 شیخ عمر الدین عبد السلام که از اعیان اکابر ائمه نه پیشا فعی و مقتدرایان ایشان است ایستادگی عالی قدرت
 اول حال بر او بیان شد انکار شریک و نیتان میرفت چون حضرت شیخ ابوالمحسن زلی قدر سوزن است
 علی صلی الله علیه و سلم باز آمدند نزد شیخ عمر الدین رفتند و گفتند رسول الله صلی الله علیه و سلم بقرآگ
 السلام شیخ عمر الدین با نیتان با بیگلام عالی در گرفت از خود رفت پس انان با نیتان خضوفیه بر اعتقاد

والقیاد میرفت بجدیکه در مجلس سماع ایشان نیز حاضر میشد این حکایت صحیحست ثقات آن روایت
 کرده اند شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہ گفته که ذوالنون مصری مشایخ حراز نورمی
 بود در آن ہمزہ رماع رفتہ اند و ببقین رسیدہ است کہ کبریٰ چشمیہ سماع می شنیدند و کس با خیناط
 و شراط و آداب بہتر اوقات در خلوت می شنیدند و گویند در عہد دولت قطب
 ابوصلین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ در ایشان روزہ طے میگفتند و
 ریاضت میکشیدند پس ترکان در موسم اعراس مناسخ عزیزان سماع می شنیدند و منہجوست کہ
 رحلت خواجہ ہم در ضعف بیماری است کہ در مجلس سماع حادث شدہ بود چنانچہ امیر حسن
 دہلوی نیز در غزل خود اشارتے باین قصتہ کردہ است ہجان برین یکہ بینت ہادت
 آن بزرگ با آرمی این گوہر زکان دیگرست + گنتنگان خنجر قلیم را + ہر زمان از غیب
 ہجان دیگرست + قاضی حمید الدین ناگوری در سماع خلوت نام بود حضرت شیخ فرید الدین شکر
 فتح قدس سرہ در باب سماع و اختلاف مردم فرمودہ اند ہجان اللہ کی سوخت و خاک تر
 شد و بگری ہنوز در اختلاف است در زمان سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہم کارواج دیگر
 یافت انتہی کلام الشیخ زہرا گزیرا دہہ نتحقق این مسئلہ طوہ باشد تا از کتاب لمصباح لظلام
 عند نزعہ السلام کہ جوابا باشد سوالات سنی ڈاکٹر عبد الوہاب غیر مفید اند بہ بنید اگر از آن تسلی
 کرد و تا کتاب نغمہ عشاق را باستیحاب مطالعہ فرمودہ دل را جمعیت بختند
 نغمہ لقد استعت لونا دیتا جیتا + ولكن لا حیوة لمن تنادى + ولونانما
 نفخت لها ضاعت + ولكن انت تنفخ فی الرماد + الحمد لله اولاد اخر ا و
 الصلوة علی سید الانبیاء و الہ ظاہرہ و باطنہ الاملج من اللہ الا الیہ ؤ

تمت تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله بما هو اهله الصلوة والسلام على سيد الانبياء فقد جاءه عند الله الكريم
 وعلى اوليائه واصحابه جميعين وبتعدادين وصيحات نامية من ائمة فقير الى الله محمد فيصاعم في الله عز وجل
 جميع المنظام باواد و متخلفين نحو كذا به لهما و ايشا و رعابت حقوق ايزد و تنال اطاعت رسول الله
 عليه السلام و امر و نواهي مقدم دارند و قبل الطلوع صبح صفاق از نوم غفلت بيدار شده لصلوة و تسبيح و
 استغفار مشغول شوند و بعد از اداي نماز فجر تلاوت قرآن مجيد هر قدر كه ميسر آيد از دست ندهند كلام
 الهي بجز و سبيله و شيعة بين النبيين خلق او تصويبه و از صحيح قلبت فرقيته نشوند و كثرت كند بر خواندن
 در و در بني صلى الله عليه وسلم و در روزان با نصد بار كه كنگند بهر نماز صداري جا آرند زياده
 هر قدر كه وسعت و انديجا آزند كه حصول مطلب دين و دنيا بكثرت صلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
 اينست از من شك فليجرب اذا المر تر الهلال فسلمه كالتاس و اياه بالا بصفا + وصيته صلوة كه
 فقير را از اسنان فيض ترجمان شايخ خويش رحمه الله عليه هم نموده و ستمه اينست اللهم صل على محمد و
 آل محمد بارة و سلم و بغيره ايزد شده كه صاحب شير و زنبديل اخلاق زوديله و منقطع از ماسوي الله و
 كرامات و شهبه و فرما شده بمانند و فرموده او را با خلاص قلبي سعادت ايرين دانسته از ضميمه قلب بجا آرد
 و مطالعة كتاب فتوح الغيب حضرت و سنگي بر مانگان قدس سره بمجتمه شرح او حضرت محقق الشيخ
 عبدالحق دهبوي رحمه الله عليه مطالعة كتاب ابريز في مناقب سيدى عبدالعزير از قدس سره از دست ندهند
 وقت مطالعين هر كه كتاب جهان كتاب ابريز شرح خود دانسته بتدبير شرح اخلاص تمام در آنها
 تامل فرمايند اگر ديگر مرشد ميسر نيابد تا ايشان كافي و فاني اند براي الشاد حق و تائيد و نفس طالب
 صادق و ذليل علم عظيم و ضيقه نعمان بن ثابت رئيس مهندسين را غيبت ياده و نالت حقه انسه
 بر وفق كتب مروه فقهيه راجع را از مرجع حساب ارشاد و فقها اصحاب كتب متداوله مثل هداية
 و شرح و شرح در مختار و حواشي اش و غيرهما بران عمل نمانند فتوى دهند از قيل و قال و گفتگوي
 و ترجمه هموي غير فقهدين ناقصين پس بيندين و ديگر فرق ضالة جنبنا زياد و علم التفسير و
 حديث را بر وفق تطبيق اكابر شايخانش كه از مقلدين ما هر دين گذشته اند مثل ابن الهمام و مثل

جلال الدین سیوطی و محلی و علامه علی بن داین حجر استقلانی و علی انقاری طحاوی و شیخ عبدالحق
 دهلوی و غیر جمیع رحمة الله علیهم رحمته و اسنہ نجفی دانستہ تعلیم و تعلم نمایند بطرف نزیجہای فہم ساختہ
 فارسی و ہندی صغاسی فقر نمایند و آبا سی خود را با سی نحی باشند مثل اساتذہ و مرشدین یا
 ایسی مثل الدین و اجداد خدمت بجان مال عین سعادت و این خود آب برای بلوغ حرکت
 وجود خود کین خیر و دہانی اولاد خود دانستہ باشند تمام ہجارت سادات و علمائے دین از پیہ
 النعظیم دانستہ مثل عین دین لوجه الله تعظیم و تکریم شان بجا آرد و از جسم قلب محبت شان دارند
 و از انکار اہل اللہ کہ خراب ظاہر بیدار دل مجتہد باند اقتساب کلی و زردنواز خدمت
 نشان بغیر صحبت طویلہ فیض حاصل کنند باقر با سی خود صلہ حسی کنند چو نشان بکتب بعد از قطع
 شان بایشان صلہ کنند و کتبہای بیہیبت از خود جدا کنند کہ دانش در کتب انکت در گوئی اولاد خود
 را از تحصیل علم دین مثل فقہ و اصول تفسیر حدیث و از علوم آئید کہ مفیدہ تحصیل علم دین اند
 مثل صرف نحو و معانی و لغت و منطق اسلامی بدیع بیکار و معطل نازد و اوقات متنبہ بر مثل
 شب چہ روز آن شبہای جمیدین روز شان بعد از صلوٰۃ مفروضہ بعد از تلاوت قرآن و
 ادعیہ اورا و دعای صدقہ برای آبا و اجداد و غیر جمیع از اقرار بجمیع مومنین مہکنت
 و مسلمین مسلمات تمام مغفرت و ابصال ثواب مستحب غیر متر و ک دانستہ علیہ و ام بجا
 آزند و در ہر عمل طریقیہ عام مومنین از علما و اولیاد عامہ اہل سنت و جماعت اختیار کنند و از
 روش علمائے شاہہ مثل ابن تیمیہ عراقی و ابن حزم و ابن قیم و قاضی شوکانی و عبدلواہب
 نجدی و محمد اسمعیل دہلوی انہل عشان کہ خارق اجماع علمائے ہدایہ در اکثر مسائل اند
 خلاف حق دانستہ اقتساب کلی و زردن و بغیل قال فرقہ شاہہ طاق سلتی و حدیث
 خوانی و علمدانی شان فریقہ نشوند و نتیجہ دو از دہم بیج الاول تصدق برفقہ بقدر
 طاقت خود و وسعت بر عیال از نان و خورش کردہ باشند و مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو لو دخواستہ را زردن دست بلکہ عین ایمان خود دانستہ بخوانند اگر خود بخوش الحاتی خواند
 کش ندانند تا از کسی صلح خوش الحان نشوند و در آیام عشرہ محرم مطالعہ کتب شہادت
 عین کہ دران صحیح صحیح حالات شہادت مندرج باشند کردہ باشند اہل خانہ و عیال

خود را نیز نشود و اینده باشد و شجره اش را در تمام کجا بگذری رضی الله تعالی عنهم در میان نیارند
تا کابل قلوب ضعیفه بدقتقاد و خراب نشود و بهم و دهم و یازدهم محرم روزه داشته باشند و
صدقه و خیرات و وسعت نان خود را در سبیل متعلقین فقره نقد رطافت کرده باشند بعد
از خلفار رشیدین رضی الله تعالی عنهم بهتر صحابی را شرف از بواقی امت دانستند دست
و محبوب قلبی دهند و باز و آن خود و اولاد خود سلوک خوش گذرانی اختیار نمایند و از
خطایهای و قصویشان تغافل و تجایل درزند و وجهی همیشه اگر بطریق سوداگری سوائے
سوداگری حیوانات باشد بهتر است و اگر بطریق زراعت بلا مباشرت زراعت بنفس خود ممکن
باشد تا هم بهتر است و از مباشرت زراعت بنفس خود بپرهیزند که او اصلوات اقامت امور
دین یا عمل زراعت از محلات مجرب است اندالاملتق من الله و وجه نادر و وقت صحبت
کثرت استغفار و کثرت صلوة علی النبی صلی الله علیه و سلم و تنفاه بصالحین از حیوانات
کرده باشند و اگر در صحبت لاپار و مضطر شوند تا آیه کریمه لا اله الا انت سبحانک
انک من الظالمین را دو روزه هر روز دو روزه هزار بار در یک مجلس با وضو نشسته در خانه
جای تنهایی بخوانند و اگر در میان در وضو بشکنند تا در میان او وضو کرده بلا تکلم و طیفه
هر روزه را تمام نمایند اگر روزه دارند فیها و الا هم کار یکسانی نخواهد شد و مودی مقهور
خواهد گردید و با همسانی خود سلوک خوش خلقی آن مبذول هر چه باشند و از مروت ضوابط
ایشان را محروم ندارند و خیر خواهی ایشان روبرو و عاقبت کرده باشند مشوره آن امور
که تعلق بگردان دارند باز و حیات خود نگرده باشند روز جمعه قبل از زوال با وضو نشسته
در عبوات مشغول شوند تا یک مثل سایه سوائی فی الزوال اگر در آن موضع باشد که نماز جمعه
در آنجا بسبب جبران بشرط و جوب شود جواز قائم میگردد و بعد از اول وقت مذکور را
در یک موصوف در عبوات از صلوة علی النبی و ذکر و صلوة ظهر بخوانند زیرا که این وقت است
خطبه خواندن سید المرسلین و آخرین است چونکه سید علم صلی الله علیه و سلم درین وقت در طیفه
خبر شناسی بدین تعالی بان در هر مودی که آن جل جلاله اهل آن حمد و ثناست لهذا این
وقت مبارک را از بعم مبارک خاصیتی بخشنده اند مثل خاصیت شنبلیله

اگر در سخت کار مشغول باشم که با طهارت قبل از زوال مشغول شدن بعبادت نتوانم
 تا بیا و وضو هم توجبه قلبی اللہ و بزرگ سانی متوجه بخدا شوند و این ساعت را از دست
 ندهند و بهتر که از اولاد فقیر و از متعلقین حقیر کلمات سید تا مولانا حضرت امام محمد
 مهدی علیه السلام شرف شود بعد از سلام این مشتاق و دیدار خدمت بعضی خلایق
 حاشیه بس رسانند که فقیر در محبت اشتیاق متابعت خدمت آن قبلیه عالم و عالمیان
 همه عمر بسر برده بر آن بوده و بر آن رفته از دعای فیض حاصلیت و کوی شفقانه
 خود آن را بیرون کنند و السلام علی عباد الله الصالحین اللهم صلح امة
 محمد صلی الله علیه وسلم اللهم ارحم امة محمد صلی الله علیه وسلم اللهم
 اغفر امة محمد صلی الله علیه وسلم اللهم تجاوز عن امة محمد صلی الله علیه وسلم
 دنیا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا و هب لنا من لدنک رحمة انک انت
 الوهاب و اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله
 شهادة تكون للنجات وسیلة و لرقم الدرجات کفیلة لا حول و لا
 قوة الا بالله العلی العظيم حینا الله و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

مکتبہ قادریہ لاہور

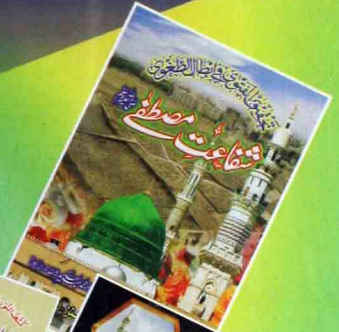
علامہ محمد رفیع کیمبر شریف مدظلہ العالی

یادِ اعلیٰ حضرت مدظلہ • مقالاتِ رضویہ

الکبر للعلویہ کا تجزیہ و تنقیدی جائزہ

مذہبِ اہل السنۃ • نورِ نور چہرے

عظمتوں کے پاساں



علامہ محمد رفیع کیمبر شریف مدظلہ العالی

عقائد و عقابلیات

اسلامی عقائد

سدا بہارِ خوشبوئیں

زندہ جاویدِ خوشبوئیں

مطالعِ اہلسنات

کیا ہم نخلِ شہادت کریں

تعارفِ فقہِ اہل سنت

عقائد و عقابلیات